



ف

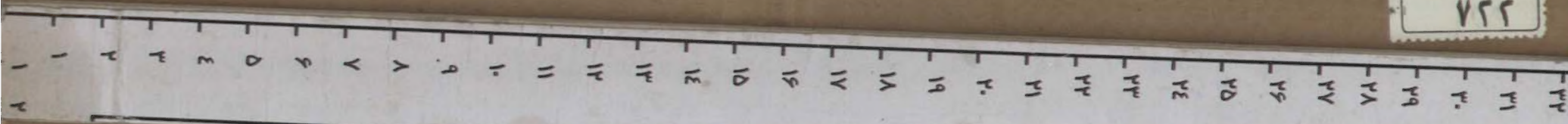
کتابخانه مجلس شورای ملی		
کتاب جدید: آفت (باغ محمد)		
مؤلف: حافظ محمد محمد		شماره ثبت کتاب
موضوع: شماره قفسه		۹۷۳۳۴

	۲۵
	۷۲۲

ف


کتابخانه مجلس شورای ملی		
کتاب جدید آفرین (باغ محمد)		
مؤلف حافظ محمد محمد		شماره ثبت کتاب
موضوع		۹۷۳۳۴
شماره قفسه		

۲۵
۷۲۲



ف

۱
۱
۸
۸
۳
۵
۶
۸
۷
۶
۱
۱۱
۸۱
۸۱
۳۱
۵۱
۸۱
۷۱
۶۱
۸
۱۸
۸۸
۸۸
۳۸

کتابخانه مجلس شورای ملی		
کتاب جدید: آفت (باغ محمد)		
مؤلف: حافظ محمد محمد		شماره ثبت کتاب
موضوع: _____		۹۷۳۳۶
شماره قفسه: _____		

کتابخانه	۲۵
۷۲۲	

[illegible]

مکتب عالم باعلی شاعر بی بدل حضرت قید کا ہی تقدس نباشی
عموم حضرت ابو المعین مولوی حافظا علی محمد قدس سرہ العجوز
ان من الشرح حکم وان الالبان علی
لین وانیف غلام دین متین ابو القدر حاجی القادر علی
العلی

50
55

اطي لناع

خاکسار

قیمت کتاب - درجہ اول عشر درجہ دوم عشر
مع محصول داک

50

55

بسم الله الرحمن الرحيم

صحت نامه (حقیقه آخرت) یعنی باغ محمود و مصطفی ابوالمعین مع لوی شاه حافظ غلام محمد قدس
رحمه الہی قادری النقشبندی مع ویساچک کتاب ہذا ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

اصحیح	الغلط	اصحیح	الغلط	اصحیح	الغلط	اصحیح	الغلط
گر	کر	۱	۶	شوق بر	شوق بر	۱۷	۲
بیند	بیند	۸	۶	وٹارش	وٹارش	۱	۳
بالہ	بالہ	۱۰	۶	عیاتی	عیاتی	۵	۳
گل	کل	۱۰	۷	طبغزو	طبغزو	۱۴	۳
سحر	سحر	۲	۸	مغزی الیہ	مغزالہ	۱۸	۳
رفتی	رفتی	۶	۸	فیض مدت	فیض مدت	۵	۴
کر	گر	۱۹	۸	حقیقت لیفیف	حقیقت لیفیف	۵	۴
بہندی	مہندی	۴	۱۱	موضوع	موضوع	۱۸	۷
آئینہ	آئینہ	۱۸	۱۲	فرد	زود	۱۹	۹
بانگ	بانگ	۲	۱۳	باقداسی	باقداسی	۸	۱۰
زغم	ازغم	۱۳	۱۳	بر	ہر	۱۰	۳
بالہ	بالہ	۲	۱۶	لیکقطرہ	ایکقطرہ	۷	۴
ارغونا	ازغونا	۱۳	۱۷	کہ گرد	کہ گرد	۱۶	۴

درجہ کتاب ۱۲۱

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۱۵	مارا	مارا	۳۳	۱۵	زربیت	وزبیت
۱۶	۱۶	میخامارا	میخارا	۳۴	۱۵	مکترینیم	مکترینیم
۱۸	۱۶	غرض	عرض	۳۵	۲	ست	ست
۱۹	۲	بیکیجاء	بیکیجا	۳۸	۱۱	آو آه	آو آه
۱۹	۸	نوارو	نوازو	۴۰	۱۶	وطن	وفن
۱۹	۱۳	دوتا	دوتا	۴۰	۱۵	مایش	تایش
۲۰	۲	سرپر روان	سرپر روان	۴۲	۸	بیخت	پیخت
۲۰	۱۵	کرم	کرم	۴۴	۶	تدزویت	تدزویت
۲۰	۱۶	نجوی و سوغا	نجوی و سوغا	۴۵	۱۹	گزر	کزر
۲۲	۱	شت تاب	شت تاب	۴۷	۱۶	جانا	جانان
۲۲	۹	از تو	ارتو	۴۷	۱۹	گذراست	گذراست
۲۲	۱۵	برفن	برفن	۵۰	۸	شبانست	شبابست
۲۲	۱۶	تیرا	میرا	۵۱	۵	دمن	دامن
۲۴	۱۵	و غدار	و غدار	۵۲	۱	زوسی	زوسی
۲۷	۱	پانون	پانون	۵۳	۱۵	نگذاری	نگذاری
۳۰	۴	اشمش	اشمش	۵۴	۱	خو کرده	خو کرده
۳۰	۱۶	وشمن بین	وشمن بین	۵۴	۱۱	گدازی	گدازی
۳۱	۸	آبرو	آبرو	۵۵	۲	شوق	شوق
۳۱	۱۳	شریک	شریک	۶۱	۱۶	در	در
۳۲	۳	یکیب	یکیب	۶۲	۱۵	نفت و صفت	نفت و صفت
۳۲	۹	بردی	بردی	۶۳	۸	افسگی	فسرگی
۳۳	۳	سپهر	سپهر	۶۳	۱۹	کشتش	کشتش
۳۳	۹	تقییل	تقییل	۶۵	۱۳	میخوار	میخورد

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۲	خون باز	خون باز	۱۲۴	۹	داد	واده
۶۹	۳	پیش و کم	پیش و کم	۱۲۹	۱۹	عیدوم	عیدوم
۷۲	۴	آفتاب فلک	آفتاب فلک	۱۳۰	۱۶	ویردیل	ویردیل
۸۰	۱۱	جو	جو	۱۳۱	۴	بتفاضل	بتفاضل
۸۱	۱۸	بنگدای	بنگدای	۱۳۱	۸	دل	دل
۸۲	۱۷	گشته	گشته	۱۳۲	۱۳	گرگرم ز عیال	گرگرم ز عیال
۸۳	۱۸	به بیند	به بیند	۱۳۳	۹	خضرت	خضرت
۸۴	۳	رک	رک	۱۶۲	۱۶	برگم	برگم
۸۵	۱۹	رود	رود	۱۶۵	۱۸	کوبه	کوبه
۸۸	۱۷	بیار	بیاد	۱۶۹	۳	حدا	حدا
۹۳	۱۶	گروون	گروون	۱۷۱	۱۳	گوبه	گوبه
۹۵	۵	بیار	بیاد	۱۷۴	۳	جیت	جیت
۹۹	۱۵	عقیم	عقیم	۱۷۴	۱۴	رشک	اشک
۱۰۰	۱۵	همصیف وین	همصیف وین	۱۷۵	۹	آییننه	آییننه
۱۰۱	۱۳	مارج جاه	مارج و جاه	۱۷۵	۱۵	یرنگ	نیرنگ
۱۰۵	۲	ز فکرست	ز فکرست	۱۷۶	۱۲	آشکارا	آشکاره
۱۰۷	۹	عره	عره	۱۸۳	۳	مطلول	مطلول
۱۱۳	۲	نقیس	نقیس	۱۸۶	۴	از زر	از زر
۱۱۴	۱۷	آرام	آرام	۱۸۹	۱۴	سرگانه	سرگانه
۱۱۵	۹	سرفرازی	سرفرازی	۱۹۰	۱۲	ایدام	ایدام
۱۱۵	۱۸	نمود بود	نمود بود	۱۹۴	۴	که آتش است	که آتش است
۱۱۶	۳	گذار	گذار	۱۹۴	۱۹	بنموده	بنموده
۱۲۰	۸	جور	جور	۱۹۸	۱۶	دراوست	دراوست

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۰	۴	زشرہ	زشرہ	۲۵۵	۲۵۵	زشرہ	زشرہ
۲۰۲	۱۰	باروسے چین	باروسے چین			باروسے چین	باروسے چین
۲۰۴	۱۶	زواں	زواں	۲۶۶ تا ۲۵۷	۲۳۶ تا ۲۲۷	زواں	زواں
۲۰۵	۱۰	شتر زجرہ برکس	شتر زجرہ برکس	۲۶۶	۴	شتر زجرہ برکس	شتر زجرہ برکس
۲۰۸	۱۲	پروانہ شمع	پروانہ شمع	۲۶۶	۱۷	پروانہ شمع	پروانہ شمع
۲۰۹	۸	ایزہ نقای لو	ایزہ نقای تو	فی التقاریر			
۲۰۹	۱۸	حہ	طرہ	۲۶۷	۴	ہمشیرہ	ہمشیرہ
۲۱۳	۱۶	گوشہ	گوشہ	۲۶۷	۱۲	اندرون	اندرون
۲۲۱	۱۳	خط سیاہ	خط سیاہ	۲۶۸	۵	پے	پے
۲۲۶	۲	شرا	مرا	۲۶۸	۱۸	مودود	مودود
۲۲۷	۱۰	مشگین	مشکین	۲۶۹	۲	ادیب	ادیب
۲۲۸	۴	چلیا	چلیا	۲۶۹	۲	زریحان	زریحان
۲۲۹	۱۲	سیر	سیر	۲۷۰	۸	ہذا	ہذا
۲۳۰	۵	پرساں	پرساں	۲۷۰	۶	خوابد شد	خوابد شد
۲۳۶	۱۳	بہد	بہد	۲۷۱	۳	جلوہ	جلوہ
۲۳۸	۷	اعتزاز	اعتزاز	۲۷۱	۱۱	ورصد	ورصد
۲۵۱	۳	بقاے	بقاے	۲۷۱	۱۳	نامعین	نامعین
۲۵۳	۷	ہوب	ہوب	تمت			



بسم اللہ الرحمن الرحیم
وہب المستحبات

الحمد لله الذي خلق ثمانية عشر ألف مخلوق ومنهم الحياة واعطاهم العقل ورفع بعضهم فوق بعض درجات - ووعدهم بالمغفرة والنجاة بعد الممات - الا الذين كفروا وطغوا وبغوا واعتقدوا بالا باطيل والفرقات - والصلوة والسلام على منبع الموحى داتا وسيد الكائنات - صاحب الايات البينات - صفوة المرسلين وخاتم النبيين - شفيع المذنبين حبیب الله العالمين - سيدنا ابی القاسم احمدنا المجتبى - ومحمد المصطفى - وعلى الله الطيبين الطاهرين - واصحابه الراشدين - اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين بعد حج وسپاس افاضك على نعمه الراحتم سكتة رشوكت نوشيروان عدالت ارستوى زمان افلاطون ووران خداوند مجازى شاهنشاه حقيقى فغفور وكنى خاقان زمن نغفر المالك سپه سالار فتح جنگ الخياب آصف شاه سادس نظام الدوله نظام الملك

نواب حضرت میر محبوب علیخان صاحب قبلہ بہادر گراں بہادر
 کے۔ سی۔ سی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ خلد اللہ تعالیٰ ملکہ
 و سلطنت و شوکت و ادام اللہ تعالیٰ اقبال و اجلال و ظلالہ کہ مولف ہذا
 از سماط فیض آیات او شرف نگہ خوار سی میدار و چہ عرض نماید کہ این خادم المسلمین
 عبدالقادر محی الدین القادری ابن مولوی قاضی کریم محی الدین صاحب قادری
 غفر اللہ لہا بخدا شریف جناب بنیف شایقان عشق حلیب خدا و مشتاقان
 او صاف محبوب کبریا اطلاق واضح و ایما لا یجہل میگردد اند کہ عاصی مولف ہذا فرزند
 خود سی حافظ محمد علی لقب بہ خیر خواہ سرکار از در مصاحبت و ہم نشینی مدار المہام
 عماد السلطنت میر لایق علیخان سر سالار جنگ لایق اللہ و نواب مختار الملک بہادر
 ثانی گذار شہر بمحصول رخصت رفتہ از زیارت مبارک مکانین جمیلین بقعات حلیبین
 یعنی حرمین الشریفین زاد ہما اللہ شرفا و تقیما شرف گذشتہ در ماہ محرم الحرام سن ۱۲۸۵
 نبوی اندرون مسجد محمد مجرم محرم و احاطہ المکرم بندہ مطہرہ مدینہ منورہ و شہر پر
 برکات متکاثرہ حصول اجازت صلوات زکیات کتاب ستطاب دلائل الخیرات
 از شیخ محمد رضوان صاحب علیہ السلام بہب نمودہ بجلت قلت سکونت شہر محظہ
 ممدوحہ کہ زیادہ از پانزدہ روز نبود با استدراک استکشاف خصوصیات آن
 محرم و در زیارات معروفہ کم فرصتی مندوم شدہ در ماہ ربیع الثانی سن ۱۲۸۵
 واپس بجید آباد رسید و بموجب قول ہذا کہ **ع** شوق ہر دل باشد
 رہبرے در کار نیست با سبیل بے رہبر بدیامیر سازد خویش را بوابتلاش و
 تحقیقات سرکرامت بار و دلائل الخیرات بسیار پریشان و با قیاس لمحات آثار

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

شرافت و تبارش زیادہ از حد سرداران شدہ از حافظ دلائل الخیرات شفیق
 شفقت و التفات شیخ غلام محمد صاحب صدیقی الحشتی سلمہ اللہ
 یہ بلندی و پستی جستجو میکردم کہ ہمہ درین اثنا بفضل
 فضال لایزال الہی و بطفیض حضرت رسالت پناہی و بتوجہ
 جناب غوث عیاتی از رہنمای عقیف فہم و قاری قرآن کریم مشفق و مکرری
 محمد ابراہیم سلمہ اللہ العظیم جناب لطافت زہاب کاشف محاسن مقصود واقف
 اسرار و روئے نکتہ رس فرادان ذہین بے پایاں۔ حافظ الدلائل صاحب الفضائل
 نسیب لغت جو غفر لقب بدیہ گو عاشق رسول شاعر مقبول سعید قرید واحد
 حمید حضرت مرزا واحد علی بیگ صاحب مخلص بہ و آحاد رسیدم بمجد و معاینہ
 حال عاشقارہ شان برائے استعلام و طایف طریف و استفہام لطایف
 متضایف دلائل برکت متعاقبہ بر سر پویشان آل عالی خاندان داخل شدم
 و نکات کثیرہ و نواید خیرہ دلائل و غیرہ بخوبی حاصل ساختم۔ و با آن شفیق نورش
 رفیق القدر صحبت گرم ماند کہ اگر دو روز ہجرت واقع می شد طرین را اضطراب می شد
 و حضرت موصوف اکثر طبع فراد الہام آباد و خدا و امید داشتند کہ بجز مدح و ثنائی
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حرفے بر زبان نبالت نشان او شان
 نمیکذشت چنانچہ کتاب گلدستہ معراج و کتاب احسن القصص معنی خود مع
 نقیحات گنبد مالک و دو جہاں بایں بندہ پرخصیان عنایت فرمودند آخر الام
 حضرت محسن الیہ و فقہا بتاریخ ۹ ماہ صفر سن ۱۲۸۵ نبوی داعی اجل البیک
 فرمودند گو یا جان عاصی و فراق خود فرسودند عاصی بکثرت غم و فراط الم فارت

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

نیرالدوم

آن محب معظم متبلف گشته جلا وطنی لازم شمرده باراد و حصول نیارت سعادت محبت
 اجداد خود عازم بیابان گردید چونکه عاصی از ابتدای آفرینش غلام ازلی و ربی غنی و
 جلی جناب فضیلت آب شاه جیلان حافظ قرآن عالم علوم یزداں پیر پیران
 غوث صمدان و سیکر افتادگان حاجی در ماندگان موجد اوصاف درود و مورد
 اصناف الوجود سر کرده جمیع محبت سر دفتر بارگاه عنایت مصدر فیض محبت
 منظر خلعت و فتوت شهسوار میدان اشفاق و یک نازع منه اخلاق سلطان اولیا
 برهان الاتقیاء محمد بن رموزات فرزانه حقیقت و مخزن شکلات عرفان طریقت
 معشوق منان محمد بک بجان سید سید الان عظیم الثقلین معروف المیزین منبع
 کمالات مصطفوی و مجمع کرامات مرقدی فلذۀ حسین مشهور المشرقین فردو کریم
 خواجۀ فخر سیدنا حضرت سید شیخ عبدالقادر الحسینی و الحسینی و جعفری الجیلانی
 رضی الله تعالی عنه و از غناه بوده است لهذا جناب خواجۀ مدوح این حلقه
 بگوشتش خود را در افتاب انقلاب قلب کشان کشان بدرگاه فلک اشتباه
 ملک پناه خویش و رقع بغداد و فضایل کیش زاد الله شرفا طلبیدند و از زیارت
 طیبات جمیع اولیا الله انجا و جملہ بزرگان کربلا کے معلما و کوفه و نجف اشرف
 و سامره و بصره و غیره مشرف گنایند بعد از ان این نجف عجیف حقیقت لطیف
 و در یک جملہ لطیف کافی ولایت و اتقی کرامت و اعی که عبارت از سران
 والا کے پیش گنبد علوم صید حضرت معز باشد بموجب حکم تعطف شیم مولائی
 و مرشدی و مخدومی و مکرمی و مطاعی جناب سجاده نشین که اسم مبارک حضرت سید
 سیف الدین پیر ابراهیم صاحب قبله نقیب الافندی القادری الجلی البغدادی

عبد القادر
 بنی قاضی

عبد القادر
 بنی قاضی

عبد القادر
 بنی قاضی

عبد القادر
 بنی قاضی

عبد القادر
 بنی قاضی

مظله العالی است و به هدایت نوازش طوبیت جناب شیخ عبدالقادر صاحب
 خلیفہ سلمه الله تعالی فروکش گردید و تا یک چله تکب پله برائے استحصال
 او طار و اسرار ذاتی خود و رانجائے بے لوث بحضور اقدس جناب غوث رضی الله
 تعالی عنه حاضر باشی نمود و بعد یک چله هنوز این غلام نیاز انجام را از حضور
 آن مولای اعلائی خود سیری حاصل نشده بود که خط طلب جتهد و اتقی
 کتخدائی و ختر خردم از راه وطن یعنی حیدر آباد دکن در رسید آن وقت
 صحبتیاں من حاجی ولی صاحب حاجی ہاشم صاحب مہمان غنیمت شمرده
 براہ و فیف بلا تنویف مصروف مستبد مراجعت شدند لاچار بکثیر اوبار انوس
 ہم و الم و افراق آن بارگاہ تجسم بر دل کشیده و پس داخل مکان شدم و در
 تیارسی سامان شادی و فراہمی اسباب کتخدائی و ختر مشغول گشتہ بالا ف
 تر و دات و اصناف نظرات بتاریخ ہستم ماہ و یکجہ شتہ بنوی مسطور اورا
 بجبال نکاح مولوی شاہ محمد ملتانی بادشاہ قادری الملتانی بر ہستم و از انتعاش
 جلوه گری آن بجائے خود حصول انفرار جمیع امور و پیوستی مید انتم کہ بر کس
 و اشکاس آن از جلیاب خفا چنان با فشار آمد کہ ناگہاں ختر کہ کور بتاریخ
 بست و ہستم ماہ مذکور سہ ہزار غنہ باد خالف جائہ زندگی از حق بگذاشت
 اللهم اغفرنا وارحمنا واسکننا فی الجنۃ پس ہشتم زون جوہر و سرور باندہ
 و نور مہدل گشت چونکہ آن ولہن کہفہ و عروس ہفت شبہ با عاصی زیادہ از
 حد مانوس بود لهذا آنقدر جگر خورم و شد و درد و اندوہ و ندبہ مکروہ و نکت
 و نکال حایہ حال را تہشت مال گردید کہ اگر او آب ہفت بخار و اوراق برگہا

ارکان
 بنی قاضی

عبد القادر
 بنی قاضی

عبد القادر
 بنی قاضی

عبد القادر
 بنی قاضی

همه اشجار مرتب گرد و شمع تحریرش بر وقوع نیاید بلکه همچو باد و بشت همواره شود
 حیف و چشم زدن محبت یار آفرشد با روستی گل سیرندیدیم بسیار آفرشدیم
 الغرض بعد چند بے بافعال خطیر انکشاف کثیر نمودم که راضی برضا بے الهی
 نمازدم لهذا امر حق را مقدمه الجیش و ارج نفسی خود داشته از درگاه رب باختر
 منفرت او درخواست صرف برائے ایصال ثواب جمایاب هر حرم تدبیر شده فی وج او
 یہاں تزک و تجل کنا ندیم و اسباب عشرت پر تاب موجوده هر حرم مدد زبر و
 ہمگی زیور لعل و ارمولہ و عروس چندین شیدم و چندے نگذشت کہ در ششم ہجری
 نبوتی فرزند یسوی مذکور کہ عالم علوم عربی و فارسی و انگریزی و غیرہ و حرمین یسوی
 را حاجی مسی عاقلہ محمد حسین علی بود و بقضائے الہی از نفس زندگی پروراند و
 ہمچنین البیہ عامی و چند عزیزان و دیوایں بہت قلیل را و بیایے سفر جاوید
 رحیل گشتند گو یا کر عامی شکستند اللہم اخضر مہم پس تصور نمودم کہ خانان عالم
 خود بحالت تمامی بد با تمام و تمامی امور و نیادوسی با انجام رسید چونکہ بحکم
 مومن علیہ السلام و بی وجہ دیک ذوالجلال و الاکرام ہر سہ دیدہ را و دیدن
 الحضرہ است لهذا مانند چراغ سحری و آفتاب لب بام صوری و محوس
 شدم و دل از ہر سو سوخته مثل کباب گشته و زیست مانند جباب شدہ خیال
 نمودم کہ گمگون خیرے یا دگار خود گذارستن لازم و متعمد بین ہر ہین مناسب
 و التعم کہ بفرامی اشعار حضرت عاقلہ عالم محمود صاحب قبلہ قادری المنفرد کہ
 خال حقیقی عامی و بہت قرات افارسی و چہارہ علوم را مولوی و عالم متبحر
 و جامع کمالیت را منظر بود و ند پر و اختہ چنانچہ مسودات آن در وفاتہ شان

25

卷之四

7

بجالت کس میری پرانندہ افتادہ بود و ہمہ بذریعہ تحریر بہ شیرازہ جمعیت
در آوردم گر با وجود ہمتا تلاش غزلہاے ردیف مفصلہ ذیل بہت نگرہ
و آن ایک ردیف حاو ردیف ذال و ردیف صا و ردیف ضا و
و ردیف طا و ردیف ظا و ردیف قاف چوں بدینوجہ تفکر عاید حال
این نیاز گال گردید مسی میر محمد حسن تلمیذ حافظ صاحب مدوح چند اشعار
ردیف ہائے مذکور برائے تکمیل دیوان کہ آورده دادند اگرچہ شریک ہستند
لیکن پیش کلام محمود و خرف پارہ ہائے بسود اند چنانچہ ناظرین ملاحظہ خواہند
فرمود۔ پس بعض احباب بخت انتساب فرمودند کہ از اجتماع این وقفہ فائدہ چیست
و نتیجہ آن کیست مناسب نیست کہ آنرا بطور دیوان ردیف و از ترتیب دادہ بنویس
طبع و حلیۃ انطباع پرازند تا نمودن یادگار تو بر صفو روزگار باقی ماند و روح پر فروغ
حافظ موصوف مسرور شود و دیگران را از این حظ و انی و فوائد کافی برسد
چوں خواہش نمایاں بدو جہت پایاں رسید عاصی حکم الامر و فوق اسباب
تعمیل حکم ہنہا کردہ اسم تاریخی آن بسم الغفر پید ہا وہ دریں مطبع
(نظام و کن) کہ موسوم بنام نامی و اسم سامی شہر یار این عاصی است مطبع
دریں موقع ناظرین غالباً دریں فکر باشند کہ این حافظ فلام محمود صاحب
کیست و احوال آن بزرگوار چیست لهذا مناسب معلوم میشود کہ قدرے حالات
آن عالم متجربہ ناظرین و گوش گذار سامعین بچشم۔ پس انہوں غنیمت حال حافظ
صاحب مدوح بہریم تحریر حقیقت موضوع و امیکند و شیعہ عبارت و صیت
نامہ شان مورد چہیم ماہ شعبان ۱۲۴۲ نشان بناخن قلم و زبان میکشاید کہ اولاً

جناب حافظ غلام محمد صاحب موصوف در وطن خود یعنی بابا اگر عرفا پسوی
 قطعاً قلم استیلا زکده بحر پائوده شانزده سالگی اکثر کارهای صنایع و معرفت را
 حاصل نموده و بعد اتمام تمامی کتب دست و علم قرائت و تجوید از حفظ قرآن
 فراغت یافتند و حالت حفظ شان بر سر زبان آنچنان بود که با وجود بودن
 هفتده اسم حفاظ خانگی در جماعت تراویح در همه فرقان یک قدم هم نمیخوردند و
 هر هفته را که یکبار بچشم خود می دیدند بگردن آن قادر می شدند آخر در عمر هفتده
 سالگی زمین بے اطلاع اربابی وطن چهار جوزه پارچه ملبوس یک بر دیگر سه
 پوشیده بغرض تکمیل علوم از وطن برآمده داخل حیدرآباد شدند و بعد
 تحصیل تکمیل علوم باقیه و علم جفر و رمل و قیافه بلسله ملازمت قدم نهاده
 روز افزون ترقی کردند رفته رفته نوبت بایستار رسید که پیشی مستور بوشمند
 وزیر داشتند یعنی نواب مختار الملک بهادر بخشین و بر مقرر شدند که اوصاف
 ملازمت و شائسته بابت آن دبیر خارج از تحریر است نواب صاحب مخررا
 یازده اقامه کلی بود او را ببل و دست میداشتند پس حافظ مسدود
 به صیت نام نه مذکور خویش می نگارند که بموجب منطوق لایم الوثوق
 اذ جاء اجلهم لا یستأخرون ساعة ولا یتقدمون برزخی حیات را
 ازین جهان فانی رخت برداشتن و بعالم باقی جاودانی شتافتن ناگزیر و لازم
 است بدین ممر بموجب حکم محکم کلام الله المجید کتب علیه اذ احضروا احدکم
 الموت ان ترک خیر الوصیت للوالدین و الاقرین بالمعروف حقاً
 علی المتقین و طریقه انیق بهیه و سنت سیر نبویه صلی الله علیه و آله و سلم

وصیت واجب و لازم چون موافق حدیث شریف اکثر اعماد امتی بین المستین
 و السببین عمر این عاصی بر معاصی قریب شصت و دو سال رسید لهذا تبعاً
 لامر الله و امر رسول صلعم بوصیت می پردازد که تا پس ماندگان من خلاف نورزند
 به انموجب کار بند شوند باید دانست که این عاصی از بد و تولد تا سال شانزدهم
 بزریر سایه عاطفت پای و الدین ماجدین نور الله مرقد همارش یافت و
 از آن باز غیرت و استغیر حال شده برائے تلاش معاش جلا وطن گردیده و از
 بلده حیدرآباد گردید و تا دو سال در آن بلده اقامت داشته جمیع جنس
 و نقد و غیره مستفید سعادت قدوسی و الدین ماجدین شده از رسم
 کتختانی خود فرارغ یافته باز پس به بلده مذکور رسیده تا به الزمان ساکن
 آنجا است و یک پرگاه از اموال و متروکه جدی و پدری و مادر می گرفت
 بلکه پنجه و الدین شریفین در رسم شادی بطریق رونمایی و بعد ازان به سبیل عطایا
 و هدایا مرحمت فرموده بودند تمام و کمال را مسترد داد و آنچه پدید آمد بعد
 اخراجات خود تا زندگی تمام و کمال بر جنازه بن ممد و حسین مرحومین میگذاشتند
 که ازان مرحومین در عالم پیری و بیکاری پرورش و دیگر فرزندان و غنیمه و
 شادمانی و خیران خود نموند و بعد از وفات آنچه اخراجات تجبیه و تکفین و
 فاتحه شده تا بحال میشود بلا شرکت احدی بذات خود نمود و می نمایم و آنچه
 از نقد و جنس و املاک متقول و غیر متقول نزد خود دارم همه در خیریه و پدید آورده
 من است الحزن پس حافظ صاحب موصوف باستانی به حیدرآباد رسیده در
 محله براق پنجه و دو آمده و حصول علوم صوری و خلافت و اسرار مرمومی

و اجازت سلسله قادریه و تمامی طریقه از جناب حافظ مولوسی میر شیخ الدین صاحب ساکن محله نالاب میر حیدر و جناب حافظ مولوسی صدر الدین صاحب ساکن جلال کونجه و جناب مولوسی سعد الله صاحب ساکن بازار گمانی میان که گنبد شان حال در آنجا موجود است و کسب سخن از آقا جواد بی سواد شیرازی متخلص به حاجب نموده و بتاریخ ۲۸ ماه رمضان با صبر در استبداد و دوستان خود در مسجد جلو خانه نواب معصام الدوله بهار و شبینه خوانده یعنی در نماز تراویح پنج بخش الحاقی پنج از هر ساعت شب شروع کرده بدو ساعت ختم قرآن مجید نموده و هفت اسم حفاظ که یا قضا نشان استاده بودند بلام و کاست برابر می شنیدند مخایان وقت حکم بهادر محمد روح بنام پیش امام مسجد شرفصد دریافت که صبح وقت دو ساعت روز حافظ نکور را حاضر دارند چون حافظ صاحب صبح با پیش امام حاضر در بهار بهادر معز گشتند یک قصیده در شان ایشان خوانده بشنیدند انبند همان دم نواب موصوف بقررتی روپیه ماهوار و ده وقت خاصه خود بر آن تعلیم صاحبزادگان خود ملازم داشتند حافظ صاحب تاملت مدیه و پیام بعید در آنجا مانده چون در عمل دیوانی و دم نواب سراج الملک مرحوم فرزند کلان ریڈنٹ صاحب بهادر حیدر آباد را شوق خواندن مثنوی شریف لاحق شد بدیوان صاحب معز قوه نوشت که شخص اندک مثنوی را نزد میان نوشتند دیوان صاحب بمیر مثنوی خود مسمی میر مهدی حسین صاحب بر آن تجویز آیتش شخص حکم دادند صاحب مذکور همو وقت عرض کردند که حافظ

محمود صاحب قادیانی ساکن اوصوفی درویشی اسرار مثنوی لاثانی اندک دیوان صاحب ریڈر قوه موسوم نواب معصام الدوله بهادر حافظ صاحب با طلبه اشتر بهار بهادر پنجاه روپیه روزانه افتاد سرکار عالی شریک کرده خدمت تدوین صاحبزاده نواب مختار الملک بهادر محمد روح و ریڈنٹ صاحب بهادر معز قوه و رفته رفت حافظ صاحب ایک صدر روپیه بهادر معز قوه کردند مدت بر این بگذشت چون از پیشگاه حضور پر نور نواب ناصر الدوله بهادر و خیران مکرل مختار الملک بهادر از عهده دیوانی فرار شدند بهادر معز حافظ محمود صاحب اما بهادر ایک صدر پنجاه روپیه و بعد چندت و دو صد روپیه معز کرده و هر کار سرکاری و خانگی مشار الیه و محمد علی خود گردانیده بسیار خدمات ازو شان گرفتند چنانچه خدمت کالت نمایین نمود و حضور پر نور نواب افضل الدوله بهادر معز قوه مکان و خدمت انتظام دار العوض یعنی عرضخانه سرکار عالی و خدمت تقیم یومیه داران خدمت اتمام اعراض و تقیم تنخواه و یومیه علاقه داران والا جملی و خدمت خاص فیسی خود و خدمت مددکاری محمد الدوله بهادر ناظم محکم اجراء و اعمال فیصلیات عدالتی سرکار عالی و خدمت نوشتن و داشتن نامهجات سرکارین و دولتمدار و عظمه دار و خدمت تنقیح احکامات منشی خانه تعلقات سرکار و خدمت محکم ترجمه نویسی انگریزی و ملنگی و مرعشی و کند پرسی و غیره و سیدو آئے این اکثر خدمات را از واری سرکاری می گرفتند لهذا حافظ صاحب خرابا ضاوا ایک صدر و پنجاه روپیه بملک صد و پنجاه روپیه ماهوار تمام و کمال بنواشتن مثال ریڈر معز قوه را تا حسن خدمت شریک کرده بودند آخر حافظ معظم الیه بتاریخ نهم ماه جمادی الاول ۱۲۹۵ هجری بنوشتی جان شیرین بجان آفرین سپردند اللهم اغفر له

و ارحمه واسكنه واجعله في الجنة - و این هم مخفی میا و که منجمله سایر
 خدمات مرقومه الصدر خدمت اتمام اعراض و تقسیم تنخواه و یوسیه
 علامه داران و الا جاعی مزبور اند شروع شد از تازیت حافظ صاحب
 بنگرانی بنده و بعد رحلت شان ذات این بنده عاصی مولف به اجمال
 ماند یعنی خدمت نه کو تا چهل سال با اتمام این عاصی بود در سال ۱۳۳۰ بنام محمد حسین
 فرزند خود متذکره صدر متقل کنانیده و دوباره روانه حرمین شریفین را و الله
 شرفا و تعظیما شد م فقط

حالا از برادران دینی و دوستان همه دانی گسانیکه کتاب یاد اراشین
 مطالع خود با مشرف خواهند فرمود امیدمیدارم که موسی حافظ محمود خدا
 را از ایصال فاتحه و عاصی را از دعا های خیر قواموش بفرمایند -
 ه - هر که خوانده عاصی و ارم با زانکه من بنده کنه کارم با
 والسلام علی خیر الختام - اللهم صل علی سیدنا محمد و آله و اصحابه اجمعین
 برحمتک یا ارحم الراحمین و یا رب العالمین جل جلاله و هم تو الله
 امین فقط



تعداد غزلیات

روایف الالف

تعداد اشعار

۹

۱

خداوند تو آسان کن حرمین را مشکل ما را	ما را عشق بر صبر است آن نبود دل ما را
قبول اهل گروان دل ناقابل ما را	ز نایب محبت و ز طفیل مهر خود ما را رب
که با عشق تو آینه اش بود آب و گل ما را	کجا مهر تو سیر و ناز وجود ما رو و هرگز
ز خورشید است کسب نورش غفل ما را	بی بین مهر او دل گشته روشن همچو گوئی
که خبر نمون ندانند کس مقام و منزل ما را	پیرس از منزل و بوانگن عشق ایماقل
که جز در خاک پسند و ز خوار می بمل ما را	بعید اما نمانداریست ایم و در کین ایل
اگر بنشیند و محشرش سپید قافل ما را	شهادت آن خدا خواهند با صد آرزو حقیقه
اگر از لوح جان شود خیال باطل ما را	صفا از چشم عرفان و لطف حق طلیعیل

ز فیض ادب محمد و در لطف سخن نبود

ز نقص ناقصان علی کمال ما را

۹

وله

۲

افروخته شد بزم جهان از سخن ما

گو یا که بود شمع زبان در دهن ما

۶	عاقبت شاهنشاه ملک سخندان را مرا	۹
بی وفا شو خبی که باشد دشمن جانی مرا صورت اشک و آن گوهرم به لعل او رشته دل البت بر پاشمت آثار نظر زیج و تاب ناله گونی جوهر شمشیر کرد یافت از وصف لبش شعر ترس آب رنگ بس بکشد و شم مرا الی قطر باشد چار موج تار شل شد رخ شیرازه دیوان کن شب بخفت باز زبان میرای گفت شمع	میکشد ظاهر زخم طعن نهانی مرا حیرت دل میکند متع پراشتانی مرا موجب است که تیغ سلیمانی مرا حسرت آن طسره شمشیر استانی مرا شده رخ سطرگ یا قوت رانی مرا شد خوی خجلت نظیر موج طوفانی مرا جمع دارد جمله اسباب پریشانی مرا سوخت از سربا باجرم زبان دانی مرا	
۷	اگر خرابی یافت خاطر از غم او نیست غم رنگ آبادی و بد محمود ویرانی مرا	۱۱
نظر افتاد بر دریا مگر مست شرابش را عرق آگین من ای دل تیغ پر آبش را کند شمشیر گل را از توان طعن بر لبش بگردد صفی رخسار او نبود خط مشکین سوزد که نور ساعیه خب غورشید بر نام منو خط نباشد بر رخ پر نور او بنگر بعد از آن بود لب تشنه وصل ترانزل ز شوق مقدم میمون او خورشید زلال گاه	اگر نیم پر ز می جانی هوا جام جالبش را اگر اشک من چشم گشته بایل آفتابش را اگر اندازد جبانان فغان گشون نقابش را اگر باشد جد دل ز کارگون لوح کبابش را اگر از دست تنابر کشم بند نقابش را دلا بر سیه پوشیده نور آفتابش را اگر باشد شور طوفان اجل موج سریش را اگر گردد حلقه زربین گهر روزی رکابش را	

۵	بود چشم تنهای دلم و ای کم بروی او اگر بیدار گردد و طالع خوابیده ام کشت	اگر داغ دل گل غورشید باشد آفتابش را اگر تار و زار از زانوی خود بالین خوابش را
۸	بدست خویش با سیله ز محفل کرد بیدار شوم قربان ز دل محمود از عتابش را	۹
۹	چو عکس چشم میگویند چشم تر شود پید ز تاب آرزو زلف مشکینش عجب نبود نمیدانم چه پیکر نهان شکست از تیر شرکانت نهان در پرده چشم است نقش آتشین روی شوم قربان شست تا وک و ولد و زنا تو کند شمع بزبان و وصف لب نوشین روزی شبه خورشید لعل تو گویدیم عجب نبود فروغ حسن محبوبان بود از زلف خال خط	ز شلخ اشک گلگونم گل ساغر شود پید ز دو و آه من گر گنجت غنچه شود پید اگر هر مو بر تن من صورت نشسته شود پید از آن دهرم از انکم گل خسر شود پید اگر از هر زنده او زنده دیگر شود پید هنوز نماند زده انم لذت شکر شود پید اگر از خاک مزارم لاله احمد شود پید اگر شب در تیرگی بهیست من نور شود پید
۹	بجا محمود و دیگر آفت از ریخ عطش میند چو در محراب محشر ساقی کوثر شود پید	۹
۹	بگرد لعل او نبود عجب خطاگر شود پید چو اندر آرزو سوسن خطا تو جانداوم شبه خورشید مرغان آن چشم عجب نبود اگر در بریم گلشن میل من نوشی کند گل بود از حسرت پستان آن سر و من سیم	اگر مور اکثر بگرد و تو دشتا شکر شود پید عجب نبود گرم از خاک نیلوفر شود پید ز خاکم بعد مردن اگر گل عجب شود پید اگر نوبت از گلشن بکف ساغر شود پید و اگر چاک از چه در انار تر شود پید

کے کو کشتہ شکران او شد شاید از خاکش وامدم زمان نماید حسن دیگر چینی ابرویت شود خورشید محشر را نظر خون وید و اعمی	بجائے بنرہ کو خیر نہ کر خیر شود پیدا کہ قدر تیغ بران ہر دم از جوہر شود پیدا اگر آن رشک مود و مدح محشر شود پیدا
۱۰	لبش کو خطان محمود گر رکھتے تن مارا تعب نیست مانت خط مسطر شود پیدا
مقاتل عکس نہ دانش بچشم گر شود پیدا چنان نقش خیال ماہ رویش بہتر در چشم شہید خنجر ناز تو چون ہمیند از غوغا ہی رستے بود سامان جمیع کہنی گل شود در آب غلبت غرق با انداختن و زخ فرغ حسن کے عین جوگرہ و آشکارا خط	بجائے اشک ہی شاید اگر گوہر شود پیدا کہ از ہر قطرہ اشک ہم ہزارا خست شود پیدا بجھڑمی سوز گر محشر و بگر شود پیدا پریشان میشود آنرا چوشت ز شود پیدا کہ آنجا الفت جانے باہل مضطر شود پیدا کہ تاب شعلہ منشیہد چو خاکستر شود پیدا
۱۱	شہان را شہرت اس محمود از روشندان باشد کہ از آئینہ ہر دم نام اس کندر شود پیدا
چون تخم نے ز آتش عشق تو در جوشیم ما تا ترا در بر کشم سے ماہ مانند بلال گفتش چون سر و بتانت قہر گفت سر کنے پذیر و چارہ در دیباخر انجام شرب کہ چہ پے پاوسیم از شور عشق او لے زاہد این دلق طبع را بیک جام شرب	شمع سان سوزیم سرتاپا و خاموشیم ما باقہ تخم شستہ از پائے سر آغوشیم ما کنے قبا پو شہ بین سر و قب پوشیم ما ز آنکہ بیا رنم آن محل سے نوشیم ما پاسے تا سر دانش سرتاپا پوشیم ما فصل گل واجب بولان بہ کہ بفروشیم ما

۱۲	از لب با کے شور را ز محبت آشکار ز آنکہ ستر عشق را محسوس پوشیم ما	۷
بیکہ از جان شستہ کام آن لب پوشیم ما تا بچوگان نیم زلف تو چون گویا کنیم زان دل از غم منفذ شد ما کہ از جان نہا سے گل گلزار رخساری بخت ہوئے تو بیکہ با دوست مار در زو شب نقش خیال آن مہرے ہر را ہرگز نہی آید بگوش	خون دل ہر دم بجائے باوہ مینوشیم ما گلے از پا در طلب گاہے بسر کو شیم ما گوہر گوش بتان را حلقہ در گوشیم ما چون نیم صبح وایم خازن برو و شیم ما با خیال لہوے او از خود فراموشیم ما چند ایدل روز و شب بہرہ بخروشیم ما	
۱۳	خرقہ پوشیدہ شد در رہن یک رطل گران شکرے محسوس فصل گل سبکدوشیم ما	۷
بیکہ جو باست دلم تا دک شکران ترا فتنہ تقدیق کند تر گسفتن ترا غیر دیوانہ عشق تو نہ انداے شوخ گر لب روح فراغت بکند جان بخشی مدرہ اربابے گذاری ز جفا بر سرا خونم از شوق زند جوش بل جان نیم	جائے ساز و بیکر نشتر بیکان ترا ناز تعلیم بر سر و خرامان ترا شرح شوریدگی زلف پریشان ترا دم عیسی چو کشتہ کشتہ بیکان ترا نگذاریم زلف گوشہ دامان ترا در کف آلودہ بخون خنجر بیکان ترا	
۱۴	بست محسوس و نظر از گل وریحان اندم کہ بگل دید عیان جلوہ ریحان ترا	۱۱
اکنون ز غمرہ تو نباشد حذر مرا	آین داغ دل بود ز خدایت سپر مرا	

<p>تا شد کنار چون چمن از چشم تر مرا تا بگفت ز زلف تو چسبید و در مشام تا شد خیز گشت بل از آتش غمت تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود گفتم که راز عشق ز عالم کف نهان رفته و در فراق تو چون بسلم طیان یا بزم چو خضر زندگی اید دست شربت گرد و ز بعد مرگ نیستان مرا نزار اندیشه ز خضرند ارم بدل که هست</p>	<p>رنگ چمن چو رخسار خلد در نظر مرا سپید نشد بیوی نسیم سحر مرا ریزد بجای اشک ز شرکان شد مرا در کام لطف لذت شیر و شکر مرا رسوا نمود عاقبت این چشم تر مرا ایدل من از حریف بخروسی خبر مرا گرد و نصیب از لب لعلت اگر مرا از لبش است تیر غمت در جگر مرا شور بر از شر ز غمت لب مرا</p>
---	---

<p>۱۵</p> <p>محمود و بول قمر بنیم پس از وفات گرد و چو خشت میکده بالین بر مرا</p>	۹
--	---

<p>آمد چو وصف لب تواند بر بیان ما لخت بجز چشم چکد همه سرشک در جام دیده از غم دوریت بزم دوست با خود بزی خنجر او سر نهاده ایم تنها نیستیم که تنهایی شدند گر انتظار آمدنت نیست از چو در از دیدن رخت بل صد پاره گشت چمن در گوش او بجز زنجیر زبون اثر</p>	<p>هم رنگ چو گشت زبان در بیان ما یا قوت با هم از گهر آید ز کان ما خونایه دل است می از غوان ما قائل چرا کست لعلت امتحان ما قربان تا ز آن بت ابرو کمان ما بر لب سیده دیده براه است جان ما نور قمر بنو و رفوت کست ان ما گر شد اگر چه گوش فلک از فغان ما</p>
--	--

<p>۱۶</p> <p>محمود و غیر حاجب مجنوبان کنون شاهنشاهی سخن نبود و در زمان ما</p>	۷
---	---

<p>تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود تا شد خیز گشت بل از آتش غمت تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود تا شد خیز گشت بل از آتش غمت تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود تا شد خیز گشت بل از آتش غمت تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود تا شد خیز گشت بل از آتش غمت</p>	<p>تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود تا شد خیز گشت بل از آتش غمت تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود تا شد خیز گشت بل از آتش غمت تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود تا شد خیز گشت بل از آتش غمت تا رفت وصف خوش لب بر لبم بود تا شد خیز گشت بل از آتش غمت</p>
--	--

<p>۱۷</p> <p>دارند عاشقان همه افغان ز مدعی محمود و آه ما بود از دلستان ما</p>	۷
---	---

<p>حدیث لطف تو تارفت بر زبان ما بشکل سرو پیان ز ما آردیم بشست آن بت ابرو کمان شوم قمر بر روی ما زنی خنده غیبت جامه عجب کنون اشاره ابرو ز روی همه چو سود بهر حریف که یار موافق یکدل</p>	<p>زبان چو خامه سی گشت در بیان ما برنگ گل چو غم از صرصر خندان ما کرپه بپای زده صد تیر بیکان ما گر گویند رخ ز روی زعفران ما رسید کار و رسم تا با استخوان ما بدست ناده از اهل این جهان ما</p>
--	---

<p>۱۸</p> <p>بپرس حال دل در دمنده است محمود ز طفل اشک که او هست تر جهان ما</p>	۷
--	---

<p>بیان سوز دل آمد چو بر زبان ما زبان چو شمع بسوزد و گریبان ما</p>	
--	--

در این کتاب
در این کتاب

هرگاه بر تو رویت بیدار شود و خورشید
بینی از صورت او حالت صرا پیدا

مصحف رویت بر آن را تو بخوانی محمود

۹

اگر جو آئینه کنی و دیده بینا پیدا

این نه خط است بجز در رخ جهانان پیدا
هر کجا دفن بود گشته تیر شده است
می نماید رسیای خط آن لب جهان
از سر سر و سببی شود قیامت خیزد
نقش خط نیست بجز در لب آن غنچه دهان
پایه تا سر بر دایم رخشم شمع رخان
شوخ عیسی نفس است که از نیم گجه
نیست بر روی تو زلف کیمیا خوشن جن
شدن من زار بر اطراف گلستان پیدا
سبز و از خاک شود صورت پیکان پیدا
که نظلمات بود چشمه حیوان پیدا
گر شود در چمن آن سر و خرامان پیدا
در کف دیو بود مهر سلیمان پیدا
زان شد از قامت من سر و جرفان پیدا
در تن مرده خمد سال کند جان پیدا
گشته از صفو گل شاد رخسان پیدا

بگردار و صفبت رویت تراورد زبان

۹

مجموعه و نشانه اقطار آن پیدا

با قید تو آزاد نمودیم هوس را
بیجا نبود خال بر آن لب مکر خال
هر دل که بر چشم تو بازلف سپارد
ربطه نبود مهر ترا با دل و غبار
بے آئینه رویت و این آینه پیایه
تا چینه بیامالی با تنه عنانی
بر صفو رخسار از گریه چشم نقش را
با شهادت بود الفت ویرانه نفس را
آرد که بر خنجر بود کار هوس را
یکجا نتوان کرد بهیم شعله و خوس را
فرماید که بر لبه لب راه و نفس را
تا تو تو مگر سر کشی آموخت نفس را

محمود پنهان تو ما کنت کم
آن که کنت در اینها با کتب حبس را

۲۲

آنرا که بود آئینه سان دیده بینا
آنجا که لب لب لعل تو در خنده کشاید
دور از سر گویت نزد و این دل پر شو
سر و چمنش باز نماید بنظر لست
شوریده لیل و شب ملین که چون
تا بر تو رخسار تو ز برق تجلی
در رویت و بیند صفت صنع تو اما
خورشید کند گریه بر احوال میجا
شاید که ز زلف تو بود سلسله ریا
هر که بود شیفه آن قدر رعنا
هر لحظه نه بدی سر و بار و نه بصیرا
چون دیده اعظمی شده آینه سراپا

تا که در خیال لب شیرین تو محمود
شد طبع روانش بسخن طوطی گویا

۲۵

آن ماه نقاب از محنت در رخ زیبا
هر کس نقشه افکند بر روی تو ز حیرت
مردم از غم خال و لبش جامه عجب نیست
گر در دل من جاست گزینی تو عجب نیست
از خط سیر حسن رخ یا رشدا افزون
از روی خطا نیست زلف تو نشاید
خورشید شود پیش رخسار صورت حرا
چون آینه بریم ترند چشم تماشا
گر سر زنده از خاک مرالاکه صرا
جا دارد اگر گنج پویرا کنت در جا
ز انسان که شود بر تو در شب چلدا
با ناله مشک فتن و غنچه سارا

محمود بر گوش آن چشم میست

۲۶

هرگز نه در نشه مرا ساغر صیبا

خیم زلفی که بود این دل نا شاد آنجا
دارم امید که هرگز تو ز باد آنجا

سرکوی که نباشد گذر باد آبخا
هر کجا رفته ز جان بخشی اصل تو سخن
اے بسا فتنه بنفشه که برخاست نشود
من دیوانه کنم خرم خرابات که هست
اے حل زار بغیر از تو مراد و کوشش
گشت از تاب خجالت گلستان گل آب
میل گلگشت چمن چون بخت آن طناز
چون کس نشنودت ناله بکوشش ابرو
میستون گشت آبا و بکا هم شیرین

از چه محمود و پنهان دوروی و در کوشش
۹ کز بیدار نباشد در روشن داد آبخا

رخ تو داد چنان آب و تاب آئیندا
حلب گرفت روان خطا چو کرده خط
کشد روان سکندر می خضر چو کند
میر قرار زد و اسائه خسته چون سیاه
بحسن خویش ز بس گشته تن پر می بلبل
گشت جودش و میل موده رعیان کس
شود جمال تو که جلوه گر بدین آئین
بود میان من و تو حساب حیرتال

در این دیوانه
در این دیوانه
در این دیوانه
در این دیوانه
در این دیوانه
در این دیوانه
در این دیوانه
در این دیوانه
در این دیوانه
در این دیوانه

۲۸	در آید از به تجلی جمال او محمود دیده ز پر تو خود اقصی شراب آئینه را		۹
از شور حسن جانا ما باید و لعل نوش تو مشغون مست و خرابیم از چشم مستش نایا در آن مه مار است در دل بر شمع رویش در جان سپری جا کرده جانا درد تو در دل از حلقه های زلفش بگردن تا سایه بر ما افکند آن گل		جز عشق نبود افسانه ما از راج حیوان بیایه ما آباد با و ارمیخانه ما خوشید باشد بخانه ما پر و اندازد پروانه ما آباد و آن شد ویرانه ما زنجیر دارد و دیوانه ما خند و بکشتن کاشانه ما	
۲۹	محمود و خال و زلف سیاهش این دامن باشد روان دانه ما		۷
عهد نشاط شد بگو ساقی به پرت را با همه سرکشی بگو سرو توان چه میکند با کمند زلف او گردن خود نهاده ایم پنجه ز تاب سوزش گزیند طیب من سینه عاشقان شود در برنا و کشتن شوق ز شور بخود می نیست بهر ترنمش		رخت دور باد ده گردش چشم مست را پیش قدم بند او این حرکات پست را نیت بجال سرکشی عاشق پای پست را بهتر سی و لم بر سر سینه دست را چون زده آشنا کند غمزه یارشت را آنکه شنیده گوش او ز مرز است را	
محمود از فروغ حسن آئینه سیاه رو			

۳۰	محو جمال خویش کرد آن بیت خود پرست را
گر شبی در بر کشم آن ماه و دل افروز را حسن بدست او فروزون گردید از خط سیاه گرچه داند نیک یک از بهر قتل ازیب ایس مبارک بگذر و روزی که کو بنگر و دل ز حسرت می پدید چون مرغ بهمن در بدن بهر دفعه سوز دل آید و گریه گریان تابک	از خدا با اندک نخواستیم تا نیاست روز را جلوه در شب است آتش شمع شب افروز را باز آموز و جفا آن شوخ بد آموز را بارخ خوب تو هیچ فسخ خود و زرا تا زده بر جان من آن ناوک لاله و زرا که نشاند آب اشک این آتش جان سوز را
۳۱	که بود محمود کان دلد از روی وفا شادمان سازد ز خود این جان غم اندوز را
هست با هم ربط زلف و روی جانان مرا دلخ دل شد تازه از شوق بیان شعله خو بوسه اعلت که تا شب فرج باشدش محبت جانان صفا آرد کتاب طعنتش خون دل چون خم بپوشد که گریه است چون قبه میناست گردن می نماید چون جباب با همه سوزش که دارد و پند بر هم شود ای سیاه رخ که بجان آمد دل بیازین یا زلفش جلیع سیدار و دل سیاه ام نورده اند بر روی غمت که باشد آفتاب	الفت در برینه با کفر است ایمان مرا آب از آتش رسد هر دم گشتان مرا قوت دل اده آن یا قوت مر جان مرا منصب آینه تخت چشم حیدان مرا همچو گل آخ گشت دامن گریبان مرا چشم گریان گرد و پسر جوش طوفان مرا شعله بر تاب و زرخ و رخ حرمان مرا از لب زلفش خود کن فک در مان مرا شد پریشانی رخ شیرازه دیوان مرا در فیض پروانه شمع شبتان مرا

۳۲	نظم از روی اشجان شد ای محمود و زان چون خضر بس تشنه باشد آب حیوان مرا
زیب کفر و روقی بازار ایمانیم ما در تماشاخانه جمال آن پری آینه دار از پریشانی است گر جمیع او نیست با دود شوق از روی تسلیم صدره جانیم تا کن چون آینه رحمت ز دل آن گنج جان قمری و پروانه گرد و گرد و زلف شوق گرفت و گرفت ما را تیره روزی چون جفتش جوهر با کوند اند و ستان دشمن می شب نشینان است هر جا بخت خوش تار و آذنا کافی کردی ما نیم است دل تشنه لب	زان پناه کافرو کف مسلمانیم ما بر مثال صورت تماشال حیدانیم ما ز آنکه اندر بند آن زلف پریشانیم ما پس گر بجای از لعل تو بستانیم ما زین امید از سیل اشک دیده ویرانیم ما بایک تا سرخیزت سر و چراغانیم ما کز کمال خود نطلب آب حیوانیم ما کز زبان و لک گوشتی بزانیم ما اندر آن خلوت سر شمع شبتانیم ما گرچه او را خرقه چاه ز رخساریم ما
۳۳	دشمن از خوف کند محمود و برانیدش ز آنکه او سنگ برست و ماه تابانیم ما
بین در آینه آن صورت دل آرا ما بهر ارتعاج جفا اگر بر زنی ملا سخن بگو که بگویم سخن کتابتند بغیر هر سه و زلفت نمیده ام هرگز نکته بچهره سبیل اشکم از شره بند	که بنگری سبب حیرت دل آرا ما ز پیش رخ تو دل پس نیکش پارا ز لعل تو از شمع ز سبب جان ما اگر کس بی پهلوی معصی نه چلیپا ما از آن که خس نشود سدره راه دریا ما

چون خضر بس تشنه باشد آب حیوان مرا

توانم آنکه دل از مهر یار بردارم
و لے چه چاره کنم جان ناشکیبارا
گمان مبر که شود کام تلخ من شیرین
جز آنکه بوسه زخم آن لب شکرخارا
هر آنکه بند نقاب از رخ کشاو سزد
که بند دازد ره اعجاز دست موسی را

چگونه ترک کند دین رخش محمود

۹

که آفتاب پرشتیت کار حر بار را

تا کرد دل بکوبه جے خورش را
از یاد برد گوشت ما و لے خویش را
تا دست داده بر سر کو تو ام گذار
هر دم هزار بوسه زخم پائے خویش را
احوال شور من شودت کوشن ای پری
گر نگری در آئینه سیاهے خویش را
بهر عللج در و دل تلخ کام من
فرما و اله لعل شکر خائے خویش را
یا بد شفا بغیر دوا اگر بکام
عیند مرغ عشق سیاهے خویش را
دلهاے خسته را کن از خان مان جدا
در ہم مرز زلف چلیپاے خویش را
و اریکم باز بر سرخ زیبائے آن پری
آئینه و از چشم تماشاے خویش را
خو کرده ام ترا به بیان عشق و بهت
رسم شکار آهوی صحرائے خویش را

محمود افتد از نظر م سداگر نگار

۱۱

آرد بکلوه قامت رعنائے خویش را

بنگر بر بے یار خطا مش کفام را
تا بنگری مقارن هم صبح و شام را
تا قاصدم و قوت نیاید ز غرض حل
آن به که خود بسوی تو آرم پیام را
بنگر بقامت و رخ آن در شکب آفتاب
بر سر و اگر ندیدی ماه تمام را
در کار وصل پیونده دیگ بوس پهنر
بیرون کن از دلخ توین فکر خام را

محروم آنکه محرم اسرار عشق نت
نا کام آنکه می طلبد از تو کام را
اے دل ندیدی از تو بیک جا و دوا
بنگر قرین لعل لب یار جسام را
طاووس دل غ گشته سرا پا ز تاب شک
تا دیده طرز آن حرکات خرام را
تا مید غنای لب دل عاشقان کند
بر گل ز تو ده سمن انگشته دمام را
خون کبوتران جسم بے گنیز
بر خود کن جلال تو فصل حرام را
باید برود و چو سلم در درو رضا
آنکس که چون بگین طلبد نقش نام را

محمود اگر نواخت مرا از کرم چه شد

۲۰

واجب بود که خواجہ نوار و غلام را

روکشی کا گلو تجھے سے کل جو دھوا ہو گیا
آج یہاں وہ برسہ بازار رسوا ہو گیا
گر شہ ابرو میں تیرے خال پیدا ہو گیا
ماہ نو کے پاس میرے ثابت ستار ہو گیا
خط تیرے رخسار تابان پر چو پیدا ہو گیا
روز روشن میرے آنکھوں میں اندھیرا ہو گیا
اوس لب نو خط کا جسم سے کہ چھایا ہو گیا
یک قلم بر باد اعجاز سیما ہو گیا
حسن رخ خط سے تیرے ایمہ دقنا ہو گیا
زور اس شعر رشید کے حق میں یہ گنا ہو گیا
کیا کہیں تم سے شب بھر انہیں مل گیا ہو گیا
والد رشید اسوا مجھوں در رسوا ہو گیا
دکلوپنے رات دن ترسیا جو کلام خیال
تھا جو بیت اللہ ان روزوں کیلکھا ہو گیا
کام ہے صورت پرستی پر مجھے آئینہ سلان
دیدہ منی مگر جب سے میرا دھوا ہو گیا
دیدہ چرخ میں اپنے منکس ہے خطا سبز
آئینہ خائے میں نہ کہو جمع کچا ہو گیا
چشم بند او کے ہوی جبریت عارض کے سے
صورت آئینہ جو مجھ تماشا ہو گیا
اہل عذبت کو سد ہے طالع شہرت نفیب
گو شگری کے سبب مشہور و حق ہو گیا

کوئی کشتا تو مریخو تیرے کوئی آفتاب
شاید جب سر پر کہا اوس شعلہ نے بزم جن
دل جل پر کیا تو مصل کیوں حاصل ہو
پاؤں کے چھالوں تو میرے گفتاشانی کی ہر گج
جو زبان آدھ میں ادا کاسرے ہے باتیں
صاحب جو کھو ہر دم سرخ روئی ہے نصیب
ولے نادانی کہ ساری عمر غفلت میں کٹی
سردیوں کیا شوخ چٹنی لٹک کی تھمت کہوں

۳۷ بار ہا محو اپنے چشم وریا بارے
کہتے ہیں طوفان جسے پانی سے پتلا ہو گیا

مارا ست سجنہ بلخ و گل تازہ داغ
گرد و زشوقی ماہ رخت تازہ داغ
محو است دل بیا و لب نوش اودام
مارا ست پائے تابصر از داغ رشک داغ
ہر دم پند فکر وصالش خیال خام
تاکے زنی ز گہک سبیل دم اسے نسیم
دل پہ سکون نہ قدرت و جان مضطرب شوق
اسے ست میر خاطر از فنا بجوئے

۳۸ محو و زین نوا کہ سراید مریر ملک
گوئی کہ رشک کیسے گویا ست داغ

حکومت دل را مقام یار سید انیم
ہر چہ غیر از اوست از انجیا سید انیم

انتظام کار دین ممکن بغیر از کفر نیست
حسن برباشد فروغ از عشق کز پروانہ
شکوہ یار داریم لیکن طاقت انجیا نیست
جاست وارو یار اگر سوستہ باشد با قیہ
خرفنا پروانہ وصل شمع چون ہرگز نیست

۳۹ دست خود محو و اندر گردش چمن آید
سایہ کامل بدوشش یار سید انیم

در سر رشک خود دل کنون نشان داریم
در سخن ہر اینہ سب فکر جوان داریم
بوی گل از دو دو آو بار آید و سب دم
می پرور در ہر طرف از جنبش با و نفس
گفتش گرد گل روی تو خط بہر حیثیت
اور وہاں تک او جاست سخن نو و یقین
ہست در دلو سو عشق شعلہ رویان آشکار
میرسد تیر و عاشے ما بر آج مراد

۴۰ حافظ قرآن با محو و زان گویند حلق
بیکہ وصف روی او و ز زبان داریم

کودہ ام خوگر عشق او دل قیاب را
لا غری بزرگند غمگین بلے قصاب را

کے فروغ ناقصان گرد و بر اہل کمال
میند از اشک حسرت موج و ایم چشم
سایبان از منبل سیراب بند گرد گل
مشعان دہر را و ریزون مکنون از غم است

خط باشد بر رخ محمد و کشتن انجمن
بر سر آتش و انداختن سیراب را

در کج غمت مثل جابست دل ما
گفتم بغلط مثل جابست دل ما
کنجایش بجز از تو ندیدی کجایی
درو تو مگر زخم شد و آه و سنا تا
اے باد براند از نقاب از رخ تو گل
زان گونه بشوگان تو باشد که کند رو

محمود بود در عشق شود زهره کوه آب
آنجا که بگوید چه حسابست دل با

خال پیدا رنجہ ترے اسے بت برحق ہوا
جبے عریانیکا خلعت چھکوزیب تن ہوا
جاسے سبزہ پنجہ مر جان نکل کتہ میں مان
دل میں اپنے رات دن دہو بتا نکاح خیال
خطا کے دھوکے سو گرا جاؤ دقتیں اوس کو دل

نیت پیش بدو تابی کرک شتاب را
چون نمده تا داده از کفان دوزیاب را
دو میان قند میدارد و شراب را
بجز هرگز نهد از کف کاسه گلاب را

تک و کشتن عجب حسن
نیز سیراب را

در چشم زدن نقش بر آبست دل ما
چون وانگری موج بر آبست دل ما
بنگر که غمش بجز در آبست دل ما
زان ناله کنان همچو بر آبست دل ما
در بند ازان بند لقا است دل ما
در پنجه کبر است عفا است دل ما

روز ہر کوہ آب
سایست دل ما

۲۶

لیا تا شاہ کے گلشنِ زانغ کا مسکن ہوا
پھر نہ بارِ دوش حیر کوئی سپراہن ہوا
شستہ دست نگارین کا چہانِ مضمین ہوا
ہر چرخِ دیر بیت اللہ میں روشن ہوا
نظر اس کلم کردہ رو کے واسطے رہن ہوا

پڑ گئے ناسور غم دے میرے لئے تا جگر
 رخ دل ہو تا ہی تازہ او سکے لیکے شوقین
 یہ عالم طواریتسل عاشقان کا ہے رقم
 سوز دل دے ہی ہوتا ہے میرا ہر دم قرون
 پچھتہ نہ تھا کام ایل آہ و نالائے تیرے
 سخت جانوں کو ہی پیوستہ ہم ربطا دلی
 کیا تا شاہے لگائی واسنے دانستہ فرسی
 تنگ چشمی زریب دیتی ہے اسے مثل بہر
 ہے وہ ناقص جو کوئی کرنا ہیہ و علوی مکمل

ہو گیا محمود چلکاری کے چیلن کا گمان
بستر گل سے نقش جب کسی کا تن ہوا

روزِ جمعہ ان روزِ محشر کے برابر ہو گیا
 ماہِ نو اوسِ شمعِ وکے بزم سے محروم ہے
 رنجِ کئے گئے ہی مرغِ روح نے پرواز کی
 سانسِ بقیہ ہوں تو بویِ مشک آتی ہر لمحے
 ایک بوسہ کے عوض سو گالیانِ تیا ہر وہ
 برسرِ کاوشِ جن شاید اوس کے مرگانِ روز
 کیا قیامت ہے تیرا قیامت کہ بنگامِ خرام
 تاجِ برکت کیا مجھے حاجت ہے بہرِ عرضِ حال

خوبی طالع سے بند اوس در کا جب وہ سوا
کیا جبے لگ کر سر سبز پہ گلشن ہوا
مجلو یہ مضمون خطہ ولدار سے روشن ہوا
اقلاب دہر سے پانی مجھے روغن ہوا
مجھے ناحق دہوت نا آشنا بطن ہوا
سنگ مقناطیس دیکھو جاذب آہن ہوا
کہاں تھی الماس کی سلیم کا اب معدن ہوا
عذیب پوش خلق یہاں جو کوئی چون سوا
کب نکلتی ہے صد البرز جب برتن ہوا

سی کے چپکے کامان
 کیساتن ہوا
 عاقبت دل غجر غور شید محشر ہو گیا
 قامت خم گشتہ ادس کا حلقہ دور ہو گیا
 خنجر سفاک اس کے حق بین شہر ہو گیا
 حلیہ بن کا گل سے مغز آتنا مسطر ہو گیا
 پیہ وظیفہ اپنے قسمت کا مقرر ہو گیا
 ہر سر موئن پر میرے مثل نشتر ہو گیا
 سر کے سر پر پاپک شوہر محشر ہو گیا
 رنگ جو رخستہ اوڑا میرے کبوتر ہو گیا

در این کتاب که در دسترس است
مجلسی قزوینی و دیگران

ای محبت حسن دانتون کے قصوں میں تیرے
دیکھنے بھی مین پناہ اوس پر پی کو آکر بھر
جو گرا آگہو نے میرے اشک گوہر ہو گیا
بچپن آئینہ یک سدا سکندر ہو گیا

۴۳ خاکساری ہے جہان میں رہائی کی دلیل
نقش پا محسوس ہو دگر ہوں کور ہو گیا
۱۵

آشفہ ہونے کا کل رخسار بار کا
مین ہوں شہید حسرت دیدار کا
کشتہ ہوں زہرا فنی زلف نگار کا
کس بات میں کہ تیرے دانتوں کی
چھوڑا جو اسکے زلف کو کیم بعد قمر
کرتا نہیں ہے کوئی نظر جانب ہلال
ہم خاک جب ہے تو جلا پاؤں حسن یار
احجار حسن پر تیرے کیا ہیں زلف و خط
نگر گس کہ ہونہ ہو تیرے آنکھوں نے چار چشم
ایدیدہ فضل اشک کو مت خاک پر لٹا
اثبات ظلم پر تیرے محشر میں سر پہر
دست شہی ہے مایہ دولت جہان میں
نیکی جو تھے ہو دی تو محمود کج کر
ملک غور کر کہ خام ہے یہ شہر نجابت
ہر دم کو تو سجدہ آخر کہ چون جباب

کیا غم ہے مجھ کو گرد شمس بیل ہند کا
آئینہ سنگ ہو میرے لوح مزار کا
کندہ میرے مزار پر ہو نقش بار کا
مونہ پر دیکھو ہیبت گہرا آیدار کا
چاروں طرف سے شور ہوا مار کا
شہر ہے جب سے شہر میں ابرویں یاد کا
محتاج سخاوت آئینہ میرے غبار کا
طاؤس درد و دشمن جاتی ہے مار کا
پیوستہ سر پہاڑی رہے شرمسار کا
پالا ہوا ہے یہ بھی تو تیرے کنار کا
محض دکھاؤ نگاہ میں دل و غدار کا
پایا ہے ایک مضرے رتبہ ہزار کا
کل پر نہ کہہ اگر کسی کار و بار کا
ہر دم کی کشمکش میں ہو کیا حال تار کا
کیا اعتبار زندگی مستعار کا

عشق ابروی تو باز است مرا
دل ز سوز تو بسا ز است مرا
کعبہ کوی تو مقصود نیست
اند رین حلقہ بعبہ کو تہا
چون صدف مہر خوشی برب
زائش عشق سرخ سیمبران
در حرم شوق نثار است مرا
شمع سان شوق گداز است مرا
سفرے سوی حجاز است مرا
کار بازلف دراز است مرا
دل پر از گوہر راز است مرا
دل چو ز جفت گداز است مرا

۴۶ کرد ایما میں آن شوق بر بزم
گفت محسوس ہوا یا ز است مرا

اس زلف کج تو دہم دلہا
ہر دل کہ شور قبول جانان
چشم تو ز لب کہ بردہ غارت
از خاک چو نقش پا نغیر و
صد کوہ بود چو یک پر کاہ
جز خندہ بر عشق سوی جانان
وے محل لب کو کام دلہا
بے شبہ بود امام دلہا
در سینہ نہ اند نام دلہا
ہر کہ قد ز بام دلہا
در عرض انتقام دلہا
قاصد نہر و پیم دلہا

۴۷ محمود بود ز خوش برتر
چون وانگری مقام دلہا

ہزار گوہ بود ہر دم آہ و زاری ما
نکرہ دیو نظر سر کس باہ و زاری ما
بیک قرار بود بے تو بقدراری ما
بجستہ غم کو کہ آمد بغم گساری ما

چہر زبیر استم وزان نخل زردی توام
 بیا کہ جان بلب استاده ہر دین تو
 شمار ہر دم بے شکت و دردم آخر
 بسر و فاختہ سان کو ہا سر و کار
 ز عزت و گرانست ذلت باغوش
 عجب کہ خاندان از آب گرم آتش

کہ بے سبب نبود از تو شرمساری ما
 بین کہ نا بجا هست انتظار سی ما
 دے بیا و نظر کن نفس شماری ما
 کہ قامت تو بود و سر و جو باری ما
 کہ از برات عزیز سی شدت غواری ما
 جو شمع بیتو ہا سوخت اشکبار سی ما

۳۸ نمودہ خاص با عفو عام او محسوس
 شد است عین عبارت گناہ گاری ما

وہ ظالم سوطے ایک دم بین ہو گویں دیکھا
 بجائے گردان ہوا شک میری سہا پائے
 نہ پائی تیر و کچھ ابرو ہر بار نے ہر گز
 نہیں چہ جانتی تیرا ہم تیرا ان جو با تو کو
 چہنہ خند لب اپنا نہ کیوں سخت خبر پائے
 جو باندہ تیرا شیان اپنا تو باندہ تیرا کس ہر و سر پر

بگاہ امتحان اور وین ہکودہ میں دیکھا
 کہ مئے قافلہ کو میری و بایگ جس دیکھا
 میرے آنکھوں کے آگے بارنا اگر بس دیکھا
 نہ یک عدد کو تیرے بلکہ دو چار آنکھوں دیکھا
 نکوئی غمخوار وہاں اپنا نکوئی فریاد میں دیکھا
 عدد و میاد کو اور باغبان کو پیش میں دیکھا

۳۹ خدا کی ہم قسم دیکھ کہ تجھ کو نہانا تو
 بتوں سے دل لگانے کا نہ محسوس دیکھا

نسل کو جو لب جاننے کے برابر سمجھا
 زندگی مرگ ہویں تیرا ایجان عزیز
 نخل اسید و پھل اپنے نہ پایا وہ کہہ دو

خاک سمجھا میں کہوں یا ادے تیر سمجھا
 آب چو انگوٹیں آب دم خنجر سمجھا
 قد کو اوس ہر دروان کے جو صنوبر سمجھا

آتش شوقین جلنے ہی سے ہے کام مجھے
 خواب راحت ہر مجھے رنج جدائی سے ملام
 آجی جانید آخر میں نہیں کہتا تھا
 روکشی اوس رخ رنگین سے جو کرتا ہر وہ

شمع سان پانوں سمجھا کہہ دو سر سمجھا
 فرش گل کے تین مین خار کا بستر سمجھا
 اتو کہنا میرا مان اسے دل مضطر سمجھا
 اوسکو کس بات میں اپنے وہ برابر سمجھا
 گل کے کھول دے کان اوسکو کہہ دو سمجھا

۵۰ اوسکو محسوس ہے کیا تنگی حشر کا خوف
 جو محسوس کے تین ساتی کو تر سمجھا

غرم بدینہ باز بود و رو کن مرا
 گویا بوضف خویش کند آن دہن مرا
 خال لب تو و اد نشان دہن مرا
 از خاک میثرت لب سے تین مرا
 چون نقش پایے و سر کو تیرا مقیم
 از کوئے تو کجا دل دیوانہ سر کشد
 یک موز چین زلف تو تو تو شرم اردہند
 مستم بیا و قامت و روست نکوئی تو
 ہر پیش طوبی قد تو چون گیاہ پست
 چشم تو کرد شاہ میں سو و ابروان
 کو غرق چاہو محبت تم از پے نجات
 دور از تو گرد ہند بخت مرا مقام

ہر دم بشوق شست سفر و وطن مرا
 ز اعجاز اوست سحر بیان و سخن مرا
 بنمودہ پنج اتم جم اہر من مرا
 بعد از فتن کفن بلبق پیر من مرا
 از خاک رہگذار تو بایہ کفن مرا
 زنجیر پست نلف شکن و شکن مرا
 صد سالہ تو خراج خطا و ختن مرا
 از خود ر بود جلوہ سر و من مرا
 آمد نظر بند سی سر و چین مرا
 شد رہا بطاق حرم راہ زن مرا
 جل المتین جو تو با شد رس مرا
 جنت بود شاہ بیت الحزن مرا

سوز و فلک آتش بحسرت و تابک
مانند شمع دور از انجم مرا
اے روشن از تجلی تو خفا و جود
بنامه روی خویش نبردیم مرا

۵۱ محمود و خضره شود از جذب شوق او
در دم سوخته دینک شد از دکن مرا ۵

دوستان در بر جانان برسانید مرا
در دمنده بزم و درمان برسانید مرا
شکر آنرا که شمار اول جمع است نصیب
تا سر زلف پریشان برسانید مرا
تنگانیم و شمع خضره و تو فیکند
بلبل چشمه حیوان برسانید مرا
همچو پروانه لچم از سر عشق طیب
که بر آن شمع شبتان برسانید مرا

۵۲ شوق احمد چو که اگر در مرا محمود
بر در صاحب سلطان برسانید مرا ۱۲

گردیده خط بچسبده جانان آشنا
با گل شد است سینه و بیگانه آشنا
هر دل که شد بگو چه جانان آشنا
و بگردش که بجهت آشنا
اے جان بیانشین بدل خسته لم و می
زیرا که هست گنج بویران آشنا
محو ثنائی زلف معنیر از ان شدم
زنجیر راست کار بدیوان آشنا
تقریب صانع و قد مدینه که سیکتم
زمین رود و دم شد است بیایان آشنا
بهوش و حواس رفت چو از فرقت نبی
میوه شیم نمود و بیستان آشنا
و ده خمر عشق احمدی اے ساقی اذل
زیرا که دل شده است زخمیانه آشنا
در سینه ام ز پر تو حسن شمع حشر
شمع و دم عجب که بر پروانه آشنا
در بکمر و صف گنج خضره آشنا و دم
خواص هست مدام بدو و از آشنا

چون مور پایمال محمد کند خدا
اگر دم حجاب بخت سلیمان آشنا
یارب قضاے من بهدینہ کن کننا
باشم بجاک آن زخمیر از آشنا

۵۳ محمود و محمصطفی از شوق دل بگو
اگر گداست باد بر سلطان آشنا ۹

وید تا آن جان جان آئینه را
و او عمر جاودان آئینه را
وصف دندان با رخ زیبای او
در ج گوهر در نشان آئینه را
از بر اے رفیع رنگ دل نهیست
پیش خود با سالکان آئینه را
چون صفای دل نگر و از سلوک
می نمایند ذاکر آن آئینه را
وز کمال عبرت و محنت بخود
کرده اند روشن چنان آئینه را
گرد رخ چون لشکر مور است خط
چون سلیمان بیند آن آئینه را
چو کند رخواستند آب حیات
خضر و الیاف رفت آن آئینه را
حق زلفیات هر دو را در بگرد
کرد از خود خدا و مان آئینه را

۵۴ پیشتر محمود اسکندر نمود
از دل خود در میان آئینه را ۷

نقشبندی عجب قافله سالارانند
که برمد از ره باطن بحرم قافله را
از دل سالک به جاذبه محبت شان
می برد و سوره خلوت و فکر جلوه را
قاصد کوزند این طایفه را طعن قصور
حاش عهده که بر آرم به بان این گور را
همه شیران جهان ایستادین سلسله اند
رو به از حیل چنان بگسلدین سلسله را
پیر این راه که بنمود مرید خود را
دید بر مقصد خود صاف بان سلسله را

در دمنده بزم و درمان برسانید مرا

تنگانیم و شمع خضره و تو فیکند

بلبل چشمه حیوان برسانید مرا

چون درین راه بر خشد لطایف است	ساک آن گویای کرد ازین مر خلد را
محت و کربت و تحلیف مدینه محبت	واند آسان بدل صدق بان نازل را
فرزند بلند بگویند بابر جنگ را	اولد آتش زید الدین علی ترش همه عز و عدا
در کج راه و صد و پنجاه و نه پیداشده	اولد عمر طبعیش این قدر باد از هنایات خدا
سرعت جنگ که از فضل و الطاف الهی	اولد فرزند بگویند چو پیداشده او را
گفتا من بلاد هابوشش محبت	دل نور بصیرت پدید آید تعالی
نقد و تصای	رولیف البالتحتانیه
آن ماه از رخ خود اگر کشد نقاب	چون شب ترشک تیره شود روز آفتاب
محمود از حساب کن خوف روز حشر	کلان نوره ترا که نیارند حساب

محت و کربت و تحلیف مدینه محبت
چون درین راه بر خشد لطایف است
فرزند بلند بگویند بابر جنگ را
در کج راه و صد و پنجاه و نه پیداشده
سرعت جنگ که از فضل و الطاف الهی
گفتا من بلاد هابوشش محبت

بود بگرد رخ یا طره پرتاب	چنانکه گرد گل تازه سنبل سیراب
بیاد آن گل رخسار بکمی گرم	بجای اشک بریز و مر از دیده کلاب
بچشم و روت بجان هر که دید شد جبران	که بر کلام خدای نهیست جام شراب
شد می چو سپهر ز مردن شود می غافل	که ناگهان بد صبح و در شب هتاب
سر چو بخت تو چشمیت و ایما بیدار	ترا چو طالع من دیده بود در خواب
کجاست سر و بجز قامت تو بار آور	ز سنبل و گل و بادام و پسته و عناب
شود زگره ام آن شوخ تند خو کسرش	که شعله و رشود آتش بے ز اشک کباب
کجاست چشم خوش یار در خم آبرو	که خفته اند و دست سیاه در محراب
مدار چشم و فاذ جبهانین محمود	کر این مسلح و درین مردمان بود نایاب
در چمن تابانند آن خنجر لب از رخ نقاب	شد ز تاب طلع طبل سیراب
در خیال نلف و رخسارش مرا محمود	

محت و کربت و تحلیف مدینه محبت
چون درین راه بر خشد لطایف است
فرزند بلند بگویند بابر جنگ را
در کج راه و صد و پنجاه و نه پیداشده
سرعت جنگ که از فضل و الطاف الهی
گفتا من بلاد هابوشش محبت

۳	بمخول چون موسی بر آتش حضرت حج آفتاب
<p>ز بهر دیدن رویت دلجم بود چنان تویی ز بهر که باور و گستم مرا مقصود سیال بیل سر شکم بود تن لاغر بجمل خوش تو نیست ندارد آب بخت پیش روی تو مهر آفتابان بر لب نور اگر چه شهر حسنش زوالتی بچنان</p>	<p>بسته که نشسته اند در شکب و در از آب یکب قبله هزاران اگر بود محراب چو برگ کاه که افتد بجلقه گرداب بسته که هست نفاذت آب تیسر آب که به بر پر لوله مهر و شمع در بختاب بجست که خوش از چه رو نشوخت نفاذ</p>
۵	بشوق دین زانک خون محرم به دوسه خویش همیشه روان کند سیلاب
<p>ای طعن برتری زو حنت بر آفتاب از دوسه مهر آینه و اشعش هر صباح آن طلعتی که از لعلات ضیا بود نا دیده اند جز لب و دندان و رویتو خطاست بر عذار تو ایام شکموس با بر دوسه تو که کند اسه به برامی ابر و بلال و طرف بنا گوش صبح عید زاهد اگر ندید رخ مهر طلعتان پیش رخ تو گریه زنده جوش چون کند ز بحر قوام نشانه بردن که محو شب</p>	<p>به نهد ز بهر پائے حالت سر آفتاب در وصف طفت تو کند از بر آفتاب بانا و طفت تو یکجاست آفتاب پیدا بجان لعل کند گوهر آفتاب یا ساخت فالیه از جنب آفتاب بچون طلال اگر شود سی لاغر آفتاب ماه تمام جبهه رخ انور آفتاب نبود عجب ندیده بکسی شیر آفتاب بنیم ستاره یا که ز چشم تر آفتاب باشد همی سیاه چشم در آفتاب</p>

۴	بمخول چون موسی بر آتش حضرت حج آفتاب
<p>برقع ندرخ بر افکن نه بایست رو خویش روست ترا چو رسته خداوند شرق مغرب بدر سیاه دین که برداشته رو شش فخر جهان معظم دولت که روزگار درگاه اوست مغز آفاق کش بود آید بختش پل تقبیل هر سحر گر خطبه ابرج جا هوش بیان کنم بر شاخسار سدره جا هوش کجا رسد زیند اگر بگوشت دستار جاکند ای سرور یک ساخته در پام و در گشت گردون سرخ خیل کوکب ترا حشم ز بخش باذلی که کنون جائے ز رواج در و جوج جودت پیوسته پردرد تا که کند خاک سیاه کیمیا گری ز بهیت تو نیست اگر پس چرا بود بختش فلک چو زده با و قهر تو گرد اگر گردش گردون بکام تو منعت بخت میسر گردون کند وفا جایک آب تنج تو غوفان کند بیا</p>	<p>از امپوش ایست خوش منظر آفتاب بر لوح حسن یافته سر دفتر آفتاب چون گرم شب فروزند اردو فر آفتاب بخشد شرف ز فخر کمالش بر آفتاب از دوسه فخر نامیده سا بر در آفتاب بیرون در نهاده رسد سر آفتاب سازد ز صد رسد ره مرا منبر آفتاب مانند نشد گر که بر آرد بر آفتاب بر فرق او بجای گل آفتاب هر شب برسم نو قیام بستر آفتاب ماه تمام خیر و تر افتد آفتاب ز بغل دست تست بهر کشور آفتاب در جوب کان و سعدن بیم ز آفتاب کزد دست ز در فشان نو آمد تر آفتاب چون قرص کبریا به تن منظر آفتاب گرد و کبود چون گل نیلوفر آفتاب و در ره خلاف تو بود بر آفتاب قهر بختم راه به بند بر آفتاب چون فلک خود در آفتاب و منظر آفتاب</p>

<p>مردی چو ختم دیدند از قویش را بر رخسار چرخ سیرتر از هر که دید گفت پیل پیرسان ترا و قیاس از یزید در بزم حسرت تو بود زهره نغمه ساز در چنگا حسن تو هر روزه آورد هر جا که تاب بعد رایت و بد فروغ از راس روشت کند از نور آفتاب در تربیت ز راس تو یار چنین شود تاره بر بدنش خود از سوا و شام از بهر رفیع چشم بر راس روشت اے قلزم جلال ترا ز ورق آسمان خورشید خاطر ابروشت خاطر مرا وز فیض روح راس غیر تو می دهد لطف تو کیا و مرا مس بود وجود کثر خیم رنگ و قوی از آفتاب بیش تا از ریاض خورشید مشرق بهر مصلح سر سبز با گلشن حسرت تو تا بود</p>	<p>از سادگی نماید چون دختر آفتاب بنشسته چون سلیمان بر صخره آفتاب بالقش لایه او نشود همسر آفتاب مینای سیه سپهر و بود ساغر آفتاب مینای باوه زهره و جام ز آفتاب انجا ز ذره نیز بود گستر آفتاب که قبل شود بکسوف اندر آفتاب بے سایه شخص او چو خرامه در آفتاب خواهد ز راس روشن تو بر آفتاب ذرات چون سپند بود و بجز آفتاب و سه زورق کمال ترا از آفتاب از زمین مدحت تو بود همسر آفتاب مجموعه و از طبع سخن پرور آفتاب آرے بکار بس بودی در گر آفتاب آرے کند رنگ ای جوهر آفتاب سر بر بند بنگ گل احمر آفتاب چون گل بخش فلک اخضر آفتاب</p>
<p>ختم تر الفیاب لب خشک و چشم تر تا بنشیند فیض لب خشک و تر آفتاب</p>	

کبریا
استخوان
کف

<p>فرقت سایه آن زلف گر گیر در آب ست در آینه زلف زلف مسلسل عکسی در دل اهل صفایت جدائی از هم و عده وصل مراد او و وفا کرد به بجز و اشته خاطر مراد از بهاری شود وز سنگ زرد فیض تشنگی سیراب چشم آنکس بخدا کور شود و در جهان خیر اهل جفا آنچنان شهر بود گر چه در کربلا سیراب نشد کس هرگز هر که در عشق نبی اشک وان کرد بدل چشم در بر و جهان کور چگونه شود پیش حق سر خرد و رقت بایمان آنکه صورت خلق را از آن خوش و طبر و انسان از فلک که کشان سیار و ثابت روشن</p>	<p>دام ماهی شود از حلقه زنجیر در آب یا که موجب که افتاده چو تکر در آب فرق هرگز نتوان کرد و تیز و در آب سیر در سوز من آنجسته و شیر در آب ننگد گر چینی غنچه تصویر در آب اگر چه غرق است پائیمان شمشیر در آب اگر ز بس شوق مدینه کند تقصیر در آب که زانگشت کند بند خود و شیط در آب لیک در غلدر سیدند بشیر در آب اثرش زیر زمین سانه تعلیر در آب کران در یاد بدینه شد شیر در آب طینتش خاک مزین شده خمیر در آب غیر خالق نکند هر که تصویر در آب خوب در بحر نموده شده تنویر در آب</p>
<p>صید طیر شده و بترقت راکب نبی دل مسرور گشت چو تخمیر در آب</p>	<p>۲۵</p>
<p>مرا به بجز تو باشد مکان در آتش و آب بفرق داغ جنون سبیل اشک تا زانو بسیار داغ و چشم اشک دل کجا ماند</p>	<p>که میکشد دل موده ام سر آتش و آب نیز پائے مراد است بر سر آتش و آب در دل خانه و بیرون بهر در آتش و آب</p>

سینه
چرخ
نغمه
سوز
ننگ
غرق
شوق
گشت
لیک
اثر
کران
طینت
غیر
خوب

دل بسوزد و سیلاب از سرم گذرد
 سرشک و لغت دل از دیده ریوم بگر
 کجاست خال بر خسار و خطا بگر و بش
 عرق بر آن گل رخ طرفه تر تا شایست
 بیا و قد تو بریان دل است و گریان شوم
 بود ز ظلم تو محمود و خوف ناک چن نگو
 سراج ملک که دارند از هوا خواهی
 شمیم خلق خوشش گرفت بدست صبا
 سموم قهر که آتیزدش میان هوا
 تقاضا مرش اگر آن سکون گردد
 اگر بدیده قهرش نگو کند بچیان
 ز شرم خودش از باز نامت حاتم
 بخروج دتش با دخل خود مگرد کم
 شود کباب دل دشمنانش چون هر بزم
 و زبرد او اگر آراسه روشن تو دید
 درین قصیده بالانصاف بین که در شعر
 میجو سخن است این مرا بسحر بیان
 ز فکر شر و طبع روان من حسروم
 مگر که فیض منج تو دادگر باشد

این قصیده
 در وصف
 حضرت
 علی علیه السلام
 است

زنند گریه کسان از سخنوی دم لیک
 همیشه تا بکنست خاک و بادبیر
 چو خاک تره بودشان کند آتش آب
 دمام تا که بگرد و معمر آتش آب
 رود بیا و فنا خاک و دشمن چانت
 بحر ق و غرقش باشد مقرر آتش آب

درین تاریخ حروف جدا گانه که بر است آنگی زیر هر مصرعه دو شسته شده و در سلسله نظم حفظ کننده

۸ یا بر سرخی تحریر کرده شود که از آن معرج دیگر تاریخ می بر آید

شکر از دگر نسیم نو بهار
 از درون پرده لعل صدف
 جلوه گر شد و چمن گل به نقاب
 شد بر و ن لولوی لالای خوشاب
 اسی مغز جنگ را قصر امید
 گشت نورانی ز شمع مهر تاب
 جشن شادمان چنان ترتیب کرد
 کاسان ناویده مشل او بخراب
 بحر حشرت جوش زد اندر جهان
 از تریغ لغز موج سحراب
 پاره گردیده صباح آسمان
 از نوا می نای و آهنگ باب
 بهر شکر خاقش مست جواد
 در نشان گردیده اند سحاب
 بر سر او دل ز فیض عالمی
 در خور خود یافت هر کس فحباب
 تا جهان باشد بود اندر جهان
 یا الهی کام بخش و کامیاب
 سال میلاد طرب آمل او
 خواست چون محمود از فضل صواب
 آسمان فرموده اندوهی حرمج
 ظالم از برج حمل شد آفتاب

مصرعه دیگر که کور ایشست ۴۴
 آفتاب امل از برج حمل شد طالع
 ۱۲۶۰ هـ

۱	روایف الساقی القوقانی	۹
<p>باناک و شکرگان تان هر که سر داشت آن سخت کمان تو که از آن بخیر افکند جزاه بری زان بهش به مهر ندیدم بر صر قید آن کشته گل و شمع نباید که روی اثر اندر دل آن سنگدل کرد یاد نگاشتی تو از کاوش شکرگان در یاد شکر خنده آن لب ایل هر دم بر تیغ تو نهادی سر دیگر</p>	<p>دل چون مجهر پر سوز مشکبک جگر داشت پنداشت که جز سینه دل من سپرد داشت ایکاش که این نخل محبت شمره داشت که عشق تو در غل و سوز جگر داشت باناک جان سوز دل از چشم تر داشت گو یا که مرا در رگ جان نشسته داشت از خون لب هر خیم تو شور و گریه داشت چون شمع دل خسته گریه سر داشت</p>	
۲	از موشی چو موئی شده دیدم دل خود را محمود و بهمانه خیال کمره داشت	۹
<p>گره دل آو آه دل من اثر داشت قربان ادا یاسه تو یاد آیدم آن دور اور و نجات منش از جذب محبت مانند عالم نشد این تن لاغر در طاعت لطف تو دلم تشنه ماندی صد شکر که از محفل ندان شده زاهد اشکیست ای هزار اندر اثر اسه دل چون شده موهوم و چو عتقا شد معدوم</p>	<p>البت دل او دل من خبره داشت هر لحظه خندگ تو بجانم گذر داشت این آه جگر سوز تو ایل اثر داشت آن شک قمر که که بجا نظر داشت گر سوئی لب خیمه نوشت گدازه داشت از بهیده گویش عشق و سر داشت با خاک برابر نشدی گریه داشت شاید که دل من از خیال کمره داشت</p>	

۳	محمود و پنه دیدن آن گلبدن امروز بر زنگش بهمان نظر سوئی درسه داشت	۹
<p>لحاح تو مشک بر جرات افشاست بیا چشم تو ز گیسو مدام حیر است شب که غرق نگر و دلم چو کشتی نوح بیا دلمه طهر از مشکای بتان قتیلم از چهره مرزنده کن خشم دگر هزار حیف شب بجز من نشد روشن صبا بسبیل زلفش گذر کن ز نهادر ز دولت تو چنان بس خون سبکالم</p>	<p>خط تو مرسم ز نگار سینه ریشاست ز تاب لطف تو سبیل منی کیشاست که چشم و دل سر شکم تنور و طوق است چو بار کوفه سر دل بخون چش است شسته ام که بر تیغ تو آب جوی است ز طاعت تو که آن شک با ما است هزار جان گرامی به خیم است که روشن بخیر از بار حبیب و امان است</p>	
۳	جمال حور فریب چسان دل محمود زب که محو قماشه رویه جان است	۹
<p>خط سیاه کجا گرد روی جان است شمیم زلف تو گرد و دشت ام من برسد مبارک از سر زلفش گذر کند دانه بمهر حسن تو آن ماه منظره که ترا ز قتل خسته دلان فستاده پا گوئی اکمش تو اسه بت ابرو که نام از دل تیر بر اسه چاره خود از طیب بر سیدم</p>	<p>بدست مور چکان کشور سلیمان است سیاه روزی بخت من پریشان است که جاسه این دل گم شده پریشان است هزار یوسف دل در چرخه زنده است دام در سر کوی تو عید قران است که هر جان نزارم ز غمگسار است تقد که ز پنه دل جای بر من چه دران است</p>	

جواب گفت که بسبب اشتیاق دورانی	تراز گشت کز آن دو لعل خندانست
۵	کسیکه کند دل از مهر گلرخان محسود بیاد دارد که از جان خود پیشیا ناست
از نظر بازدم ز کبر آن پرغور انداخت چو بر آئینه را مثل پر پروانه سوخت بسکه کا بسیدم غم موسی میان او مرا زان کشم نموده حسرت لاله آسا که باز چون بجاک ده غلظم بچو طفل اشک آه پایچشم ز شرکان بهر پا انداز تو	چون سرشک از چشم خود بکاره دو لعل انداخت تا فروغ رخ و روان شمع طور انداخت از نظر باد و در چون شرکان مود انداخت کان میبهرم از آغوش دور انداخت کز نظر بکاره ام آن شک حور انداخت حرومان دیده ام قرش سمور انداخت
۶	در دجبران پیش او محسود چون گویم مرا بخیبر جام و معاشش از شعور انداخت
شهر شیرین است از خنده شور انداخت آب از فرد مجالت گشت هر کان تنگ آتش غم مشتعل میگردد از جوش سرشک آفتابان او گر شد بادل مضطر غریق دلش شد امر و زشتی کشته بید او او بایش خورشید رفته با من گویا کار	شور انداخت عشقان نامبور انداخت در جهان شور طبعان بسکه شور انداخت دیده گریان مرا اندرتنوا انداخت اکاین همه شودش که امواج مجور انداخت اینگد و ز زیر زمین شور شور انداخت دیده آئینه را چون چشم کور انداخت
۷	قیست جز تعقیب بخت به شرکان نازین از نظر محسود ما را ب قصور انداخت

۴	رویتو فو بهار گلستان آتش است گردوغ تو خال سیدین گرفت جالت خون آتش است و لعل آتش شر شرشک ساقی به دد آتش باید مرا که دل پروانه دار فاخته جان میکند شمار رویتو سرخ چون شود از شعله شراب از دود آه و شعله سوزان شوقی او از سوز عشق بار صراپای من تو راغ	خال رخ تو لبیل بستان آتش است بندوبست مدام نگهبان آتش است بے تو مرا بهر سر و سامان آتش است در بزمگاه عشق تو همان آتش است زیرا که شمع سر و گلستان آتش است اے تند خور لعل جان آتش است بار ادم سید شبتان آتش است گوئی که سر و جگر اغبان آتش است
۵	در وادی محبت خوابان قدم من محسود و دیان بین که بیابان آتش است	
۶	در بزم عشق مروج دامن آتش است جالت سرشک لخت جگر میچکد ز چشم از آه پرشدار شهیدان کوسه او شده ابر دیده شعله فشان اشک گرم من خط نیست آنکه رسته ترا که لعل لب اشکم ز سوز سینه بخورگان زند شدار	ساقی بیار یاده که دوران آتش است کان گیس که بود کنون کان آتش است هر سو که بست گزینستان آتش است یاران خد کسید که طوفان آتش است پیدا بخار چشمه حیوان آتش است خاشاک بین که دست بگیران آتش است
۷	سوز درون خویش نیار و بر زبان محسود و کوجوشم زبان آتش است	
۸	با کل عارض تو نستر از یاد من رفت	پیش نهادن تو در عدل از یاد من رفت

با جزای که کنعان و چاه کنعان با قدر عارض و زلف و خط آن شک چمن در نظر کرد خوش آینه مراد و ولیک جلوه آن صحنم بر دستان دل از جاس محور و تیغ جو آئینه چنانم که شوق در سر کو تیغ چون نقش قدم افتاده تاب بودی تو نظر کرد و چو شب در محفل	دل تماشای چو بچاه دقن از یادم رفت سنبل و سرو گل و یاسمن از یادم رفت پیش بالا می تو سرو چمن از یادم رفت که تماشا می بت و بر چمن از یادم رفت چشم نظاره بهم بر زدن از یادم رفت آینچنانم که خیال وطن از یادم رفت آگفت پروانه که شمع گلن از یادم رفت
--	---

۱۰	بوسه ای میخت میباید با شام محمود نهیست ناله مشک ختن از یادم رفت	۹
----	--	---

با خیال تو چنان غوغایت از یادم رفت ناخن از غمزه چو دندان بت شیرین بدل پیش لعل در دندان تو ای که بجات خواستم شمع شب بجز تو گویم یا تو بچو نقش قدم از ضعف چنان افتادم بخدا با خطا گرد لب آن آئینه برو ز آتش عشق چو افتاد مرا داغ بدل گفت چون کشته خود دیدی چون آلوده	که غم غربت و شوق وطن از یادم رفت تیشه گوهر گوهر گوهر از یادم رفت گوهر ناب و حقیق بچمن از یادم رفت روز و صلت بخدا آن سخن از یادم رفت کز سر کو تیغ بر خاستن از یادم رفت ای خضر طوطی شکر شکن از یادم رفت از سر نو همه سوز گهن از یادم رفت جلوه لاله خویشین کفن از یادم رفت
---	--

با هوائی قدر آن تو گل خندان محمود بخدا جلوه سرو چمن از یادم رفت
--

از روان تار مرقی در بدن من باقیست آه ما سوره لم بر شدنی نیست که تا تا دل گم شده در منزل جانان نرسد که شود در چمن از سرو روان باسکین بچو گل در چمن عشق ز سر پنجه شوق افت مو کران کرد چنان زار مرا تو میپندار که از تیغ تو دل در دوسر استحانم بچفا کرده دمی بیستم باز که کنم دیدن خورشید تستان هرگز با خزان ساز و غنیمت شمر ای مرغ چمن	دیده را آرزوی روی تو دیدن باقیست بهر نظاره بدیوار تو روزن باقیست در غش بچو جرس ناله و شیدون باقیست تا خیال قد جانان بدل من باقیست جیب صد چاک شد و گوشه دامن باقیست که بتن تار نفس کسیر سوزن باقیست شمع سان تا بتن سوزن گردن باقیست ظن بد در دل آن دلبر بظن باقیست تا بدل آرزوی کن رخ روشن باقیست اگل بیاد ار شده خار خوش گلشن باقیست
---	---

۱۲	مرغ جان دست نهادم ارچه ولیکن محمود حیف صد حیف که خالی نفس تن باقیست	۷
----	--	---

بسته که ابروی او قبله دعا منست علاج درد دل من ز لعل خود فرمای سبب بیتیگی روزگارم آئینه سان چرا شهید ادایت بگرم ای قاتل خیال چشم تو کرد و آنچنان مرا ببار نیز از حقد بکارم اگرست ای چشم	قبول خاطر او عین بدعای منست اگر این مفرج با قوت بس دوی منست اگر این کدورت من موجب صفای منست اگر بوسه لب لعل تو خون بهای منست اگر شلخ ترکش به کف صفای منست اگر حقد بروی جانان کشتای منست
---	--

ز بیدی حکیم ناله روز و شب محمود

۱۳	بسته که دل ز زبان برده دل را بسته نیست	۹
<p>هر که و البته آن زلف سراپا پیداست بیکه دارم بوسه بوسه لعل مرا گرچه در بلوغ وجود است خزان نیشش خیر پستیدن صورت کاری در بر ز گیسو صیاد تو اسه شوخ و لم چون شود زلف لعل تو در اکام و لم بهر قتل من دل و او بکف تیغ گیسو که توان کرد و قدم سوز دل خسته بی</p>	<p>وایم از شور پریشانی دل نمیکن است لمخی بجز چون شهد و شکر شیرین است یاد روی تو مرا موسم فروریختن است هر که آینه سالان دیده معنی بین است چون تدریست که در لایم بخت بد بین است که دلت با من ناکام نهان بکین است که گفت نازک دین باز گر آن بکین است جاده بر آتش پاپایه قلم چوبین است</p>	
۱۴	چون بود وصف لب و زبان محمود لاجرم نظم پسندیده او رنگین است	۵
<p>چو دیدم جلوه آن سرو قامت پیش روی او گل در گلستان گر قسم بوسه و آرزو گشتی ز عشقت کردم سوز و عجب نیست توانستم کجا در کویت آیم نماید در نظر سروم ازان پست</p>	<p>و لم گفت که قد قامت قیامت هزاران دید از لبیل طاعت اگر خواهی بگسیر از من غرامت که ز آتش که بود خص و اسلامت نمی آوردم از آتشک ندامت که هستم و الا آن سرو قامت</p>	
<p>گر شد محمل آن ماه محمود که جز گروشی نمی بینم سلامت</p>		

بسته که دل ز زبان برده دل را بسته نیست
بیکه دارم بوسه بوسه لعل مرا
گرچه در بلوغ وجود است خزان
نیشش خیر پستیدن صورت کاری
در بر ز گیسو صیاد تو اسه شوخ و لم
چون شود زلف لعل تو در اکام و لم
بهر قتل من دل و او بکف تیغ گیسو
که توان کرد و قدم سوز دل خسته بی

۱۵	بر سر کویتو هر که خاک نشین است یادش به کشور قناعتم امروز قطره اشکم بیاد آن لب و دندان ترک سیه مست نیست قاتل مردم فی حکم ترک می بگفت ز راه زلف ترا هر که مشک گفت خطا گفت	۹
۱۶	هست چو محمود و مهر جم لب لعلش ملک دل جهان آرایش زیر بکین است	۹
۱۷	یار ای پر دای ما را بر دیدن داشت غنج و گلشن شدی رسوا طعن لبیلان پوسه ز لعلت گریه گر خواهی باز گیسو سر زبانی هوای سر کشی از سر نهاده گر بنید روی آن سزاده خوین و است آه دل مش خیال شهر را و دشتیم قطره اشک ز جگر انداز چشم برون آن سیم جامه و آید بلبین ریض	۵
۱۸	جان لب شد از غم و پرسان حوالش شد یار از محمود و گویا سیدان داشت	۵
در سلسله بند غمت سلسله نیست گر شود جنون در دل شان لولایت		

بسته که دل ز زبان برده دل را بسته نیست
بیکه دارم بوسه بوسه لعل مرا
گرچه در بلوغ وجود است خزان
نیشش خیر پستیدن صورت کاری
در بر ز گیسو صیاد تو اسه شوخ و لم
چون شود زلف لعل تو در اکام و لم
بهر قتل من دل و او بکف تیغ گیسو
که توان کرد و قدم سوز دل خسته بی

<p>جزا شک و آن کنی آن آه روانست آن گرم رو و دشت جنونم که چون خون از آه بنا کنم که چنین بے اثر افتاد جز چشم زدن شکل جاب ای دل آه در زادن عیش از دم روح القدس باد</p>	<p>در وادی عشقش گذر قافله نیست بے خار مراد رکب پا آید نیست ورنه ز دل سنگ تو جانا کلاه نیست دریستی و هستی با فاصله نیست بر شلخ بجز بریم ز حلاله نیست</p>
<p>۱۸</p>	<p>محمود بر ایل سخن ایل سخن را از دایه سخن بر حقیقت صله نیست</p>
<p>بوسه را کار تا به پیغام است و نهش است نقطه موهوم چشم عالم زب که است برو غیت خط بر غدا ز نازک یار مهر بان جسم کوشش را دیت کشنگان نازش را گفتش پر ز خون و لم شد گفت بے رخت با به دستاره سخن بے می جان بر لب آمده ام سین چاکه دلیل چنگی است</p>	<p>دل حسرت نصیب ناکام است وین سخن هم ز روی ایهام است قامت یار غزل با دام است بر گل از تو ده سمن دام است بر تن از خاک برده احرام است نه ان لب لعل نقد دشنام است این می آز می ستر است این جام است تا سحر گاهم از سر شام است همچو خرشید بر لب بام است نشود ناز چاک تا قیام است</p>
<p>۱۹</p>	<p>مکمل گاهی نصیب محسوس است بوسه را کار تا به پیغام است</p>

باز عطف
باز عطف

<p>بر دم گره ز انبوه غمت یاری هست از جفا ترک محبت بکنند دل کز مهر دل بجان آدم از در و نه پید طیب هر که بنم بود از گردش چشم تو خراب اگر مرا سینه صد دانه شد از دست چه غم گل که ز نیلونه کند پیر بن خویش قبا پای از حلقه فرمان تو بیرون نه بند در عبادت بکنم روزه بجز آب حرم</p>	<p>۱۹ باز شادم که مرا شل تو بخواری هست اگر ترا میل وفا نیست مرا لای هست که درین گوشه مرا خسته یاری هست تو مینداز که در و در تو به یاری هست شاد از غم که بخت شسته ز ناری هست شاید از رشک اندر دل افخاری هست هر که را با سر زلف تو سروکاری هست که مرا قبله جان ابروی دلداری هست</p>
<p>۲۰</p>	<p>گفتش از دوست وصل تو دار و محمود گفت آری چه تو دل با خسته یاری هست</p>
<p>اگر چه باران دما نش سخن در کار است هر که بنم زده نش گمانست ایدل تا شود سوز و دم بر بجه روشن شمع تا بر آید دل افتاده از آن چاه و قن چون جدا سازش از کو تو جانا آخر با خط و عارفان نتوان گفت ایدل قد و گل نیست عمل ج دل بهار و مرا تا ز غم چاک چو گل در غم آن شوخ مرا دل چو ز جفت نواز است مرا باز از شوق</p>	<p>لیکش از بهر سخن هم و بنه فر کار است زان دبان بهر یقینم سخن در کار است آنچه سوختم آنچنه در کار است ز آن سر زلف درازم رسته در کار است دل غربت زده ام را وطنه در کار است اگر مرا سیر گه با سمنه در کار است بوسه از لب شکر شکنه در کار است فصل گل غنچه صفت پیرنه در کار است آتش عشق بے سیمت نه در کار است</p>

بهر از خون خود و خاک سر کوی نیست	کشته ناز ترا اگر گفته در کار است
۲۱	کرده محمود از ان جالب سر کوی نگار اکثر پیل گویا چمن در کار است
امیل آن عهد شکن بر سر تان نیست	میرود از غم او جان غم جان نیست
گشته تا جلوه نما حسن تو است حور لقا	ویده نیست که چون آینه جان نیست
چون کند شور شر خنده لب زخم جگر	در دل رشیم اگر دامنکدان نیست
در جهان خاطر مجموع نیاید هرگز	هر که دلبسته گیسوی پریشان نیست
حلقه کن لب آن رخ که بد حسن جگر	هیچ گوئی به ازین زخم چوگان نیست
و ده که شد خاک وجودم به زمین غم پایال	اکو چو دوست رسم تا سر دامن نیست
دل جو پروانه بگرد تو بر آمد چون دید	اکو به از روی تو شیمی ایشیتان نیست
پیل آساکچنی ناله در آن کواپیل	اکو نسیم اثره در گل افغان نیست
۲۲	نه بین هر گل مدد تو سراید محض نیست یک پیل گویا که غزل خوان نیست
تا دور و دم خیال لب نوش دلبر است	مستغنی از قصور تسنیم و کوثر است
تا چشمه حیات لب جانقراست او	خضر خطش با نرین لب تشنه جبر است
گویا است مهر حم لب لعل تو است نگار	کش کلب بخت کشور معنی سحر است
مارا بجز قطره هراشک اختر نیست	مایا عکس ماه روی تو در دیده تراست
خورشید باطل اندیدی اگر تیرین	بنگر که روی و آبرو است تن بهر اراست
دل در ره سحر ابروی جانان کشاد بال	ماند مرغ قفسه نماگر چه بهر اراست

ماند مرا نبرد قاصدے چه غم	زنگ پریده رخ زردم کبوتر است
ان لم یجی از ترتمه آید پس از وفات	کز لایم خمر خاک وجودم مخمر است
نید بر من حلقه زنجیر بچو موے	این جسم ناتوان من از بسکه لاغر است
برگرد لعل نوش تو باشد خط سیاه	یا خود بجوم مور چکان گردو شکر است
۲۳	گر حرف تلخ از لب شیرینت گفت باز مخمر و زان مرغی که قند کمر است
رحی را با جفاے دلبر کار نیست	جود گل یا پیل بیدل بود با غار نیست
چند است پروانه بخت سواے خام	شمع را پیش رخ او گری با زار نیست
من تنها بخودم چشم چشم مست او	بلکه در این حلقه یک تن قاتل و پیشانیست
هر که دلبسته گیسوی پریشان نیست	چون کتمه یاران کجاست خفته هم بیدار نیست
هیچ گوئی به ازین زخم چوگان نیست	میدم آسان اگر دامن و شکار نیست
اکو چو دوست رسم تا سر دامن نیست	هرگز میل شاه گل و گلزار نیست
اکو به از روی تو شیمی ایشیتان نیست	در دنیا آئینه مهر گز نیست انکار نیست
اکو نسیم اثره در گل افغان نیست	دیده گرد و حقیقت بگرے بیکار نیست
تا رخ آن گلشن حسن است دل را در نظر	شکو با دارم ولیکن بخت اظهار نیست
خیر نه دارم که از خط حسن روی او فروز	ز آنکه گوش گل ترا بر ناله های زار نیست
خیزد کاسه پیش گیر ایل که در این کارگاه	
بر لب افسره از بیداران بیدار اگر	
بس کن این رو فغان ای ملین بهیضه نال	
۲۴	یار ما محض و مودع و سرایه و لے چون توان کردن که بخت نامساعد نیست
و لے کو از غم جان خسران است	بجای مطلب خود کامیاب است

برابر ویت چو دیم نقطه قال غمش بگرفت جایم در دل تنگ مگر در او سر سوانی نه سر ز خط رخسار آن در غیبت پیدا ندیدم چون رخ آن ماه بے مهر از آن بوسیدمش آن معطف رخ نباشد خال بر آن لعل نوشین چرا در گوشتش نیم چو پیران تشه سیراب کس از بجز دنیا	بدانشتم کفر و انتخابت عجب بنگر که در یاد رجابت که بنیم روست آن مایه تقابست که کف اهر در دل شب تابست به بیداری کنونم غم خوابست که دانهم بوسه بر قران تو ابست کس افتاده اندر شهادت ابست که فصل گل مرا عهد شب تابست که بنیم جلوه موج سر ابست
هر عشوه که آن در کس بر کز وطن آموخت بر رسم قبش نبود مشبوه بیداد آن مهر و گلندم که در عشاقی و شوخی بود از رخ زیبای تو و زلف من سا مترایم سوختن و ساخته با سوز هست از چه سبک روح نسیم سحر آما بیا و لبست دل شده گویا که منم پوشش به از بهر رخسار دل شیرین	چه چشم از خصم آتش طبع محمود کس را کو غلام بود ترا بست از بهر فریب دل نادان من آموخت هر شیوه که آموخت از خویشش آموخت از قامتش بوی گل و سر و چین آموخت هر لطف و صفائی که گل و یاسمن آموخت شمع از من دل باخته و از بخت آموخت و از شکی و سیرابی ز من آموخت از شوق شکر طوطی شکر شکن آموخت هر علم که در کوه کنی کوه کن آموخت

محمود شدش سحر بان معجزه زانروی که ز لعل فسون ساز تو طرز سخن آموخت	۲۶
و صف لب چون قند توان چندان گفت بپسته و چشمان قه با دام و ذوق سبب به خنجر لعلش ز بهر بار گل اشکم دل مایل جو تو چنانست که او را آندم که گوید سر و زخورشید بر ام ماه که در بختش تو خدارا سخن تلخ	تا چند سخن زبان لب چون قند توان گفت بالای تر اسر و برومند توان گفت و امان مراد من الوند توان گفت با این همه بیداد تو خورند توان گفت با قامت غنام توانمند توان گفت از آن لب شیرین شکر خند توان گفت
این زمره شعر دلاویز محمود در پرده عشاق و نهاده توان گفت	۲۷
آن موسی لا غرم که شایم پدید نیست دارم هزار ناله نهمان در گود لے پیدا نم تو ناوک دلد و ذآه را پر سی چرا حقیقت سودای عشق او دارم لے بر آتش از ان شمع جانگداز بستم قیم کوه خرابات گر چه لیک	و ان باد صرمم که مکاتم پدید نیست ز انبوه آه راه دما نم پدید نیست اسدعی مبین که گمانم پدید نیست ایدل من که سود و زیانم پدید نیست لیکن بزم سوز نهانم پدید نیست بنیم مقام پیر مغفانم پدید نیست
محمود مرغ نغمه زخم و زناست دوست ماهی صفت اگر چه زانم پدید نیست	۲۸
چه آزار لبست آزار محبت مبارک کس گرفت از محبت	۲۹

لایق علم بود
است ادقایی
همان ۱۳۰۰

ز دوسے زرد وداشک سر غم آخر
نہاں دار و عداوت گرچہ با ما
خراجم گرچہ لبیکن کردم آباد
پر کا ہم بود کو غم و دوست
ز خوبان جهان باشد تو هستی
بر غم مدعی کارے آن شوخ
نخواهد جام می کن چشم مستش
بگردن آن غم افکنده دل را
بجز گل شکر لعلت ندارد

عجب نبود که مانند نام محمد شود
ز عشق او بطور ما بر محبت

دلی دارم گرفتار محبت
ز تاغیرے که دار و عشق مارا
مرا بجان شد مهر و هنر نان
گل داغی زخم چون شمع بر سر
فروشد عشوه زان آن مایه تاز
نسازد جز لب نوشت میجا
و ما دم میخورد از خون دل می
دل از بهر غم از رشت جان

بکش محبت تو را بے جسم جان
اگر باشد گنه کار محبت

خواهد دل ناکام از دو کام محبت
جان باجن آغاز محبت بود ایدل
داریم بی چشم بره گوش بر آواز
بے مہری آن ماه نگر کز لب عشاق
باید که بود در فلکش خنجر آن محفل
نبود عجب ارشت لب از کثرت دینم

محمود و مراد طلب داشت خاش
دل رفت دور افتاد درین دام محبت

اے کاش بیاں رسد ایام محبت
ز آغاز نمی بست دلم مہر آن ماه
ناکامی و بدنامی و طعن است و قرض
باوام گرفتار نگردد دل و حشی
در بوی سوداے غمش تا بنگذارم
پاداش دعا گفتم و دشنام شنیدم

یکبارہ لب از آب خفشت بعد آب
نوشید چو محبت موئے از جام محبت

شیرین بے که خسرو ملک ملاحت
شور ملاحتش نمک ہر جراححت

بناخت محفل
در صبح
شربت
که در این محفل
و قیامت
و در این محفل

خود کرده دل چنان بجای کش از وفا
آنجا که ذکر حسن رخ آن پری کنند
با آن صبا حسی که بود در دوسه یار را
دارد که هوائی گلی کو بهر چمن
ز ابد بیان حرمت می گویند و یک
مانند گاه این شن کا بسیده ام دلم
و اعظم عیب خلق چه کوشی که تر عقل

مقبول خاص و عام اگر شد عجب مدار
محمود را که طرز سخن برقص است

تسلی که دل فراق تو ام تن میسوخت
شب گذشته گدا از یک شمع محفل داشت
چو گشت گرم جسم شب از نشاط شراب
ببرغم باغ صنوبر ز رشک سرتاپا
ز حسرت رخ و ذلف و خطا و بنا گوشت
از ان شراره شوقیک در محبت است
جدا ز کویتو مانند بای بی آب
بشرح آتش عشق تو دوش گاه بیان

بر آتش دل محمود که زده و امن
بجالتش از دل آن شوخ کبدن میسوخت

شما و قیامت
در صبح
شربت
که در این محفل
و قیامت
و در این محفل

مرا سنگین دلی نامهربانست
ز تاب شعله شوخ رخ او
ز تاب سوز دل چون مرغ سیاه
بوصف غنچه لعل تو اے گل
ز سوز بچید آن سر و گشت دام
بیاد آن گل نورسته دل را
بگرد لعل او خط نیست پیدا
مرا دل چون پداف سوراخ سوراخ
دل گم گشته تا وان گیرم از چشم

بر دور یک سخن محمود و صد دل
مگر در نطق او سحر بیانست

هر که اسرار جمال تو کما حق است
که توان دید نگار قلم صنع خدا
هر که بر شان گدایان تو دید ایست
در غم زلف تو اے مدل من هر که بدید
تا سوا و خط رخسار تو دل را دادند
دید هر کسکه بجز آب سر سگم دل را

نیست انوس ترا قدر و فای محمود
چون منت باد اگر ان کار تو خواهی است

کسیکه کام دل از لعل خوش جان یافت
 ز رشک خال تو سوز و مراد دل ناکام
 دل سیده بزل لب تو دید جان حزین
 ز تاب و یونگ را بعضی باغ مصبا
 ز بوسه تو شفا یافت دل بیمار
 روبرو خال لبش دل ز آفتی و پرمی
 هزار طعنه زند عند لب بر رخ گل
 بناب او رخ آفتاب را گردون

۳۷
 بوصل آن گل خندان رسد مگر محمود
 چو شبنم آنکه درین باغ چشم گریان یافت

چنان به چرخ توام هسته حال گردید است
 کیسه در سیر کویت ساخته منزل
 کجاست تو هم ابروی بار خال سیاه
 بلعل روح فزایش که زندگی با را
 خط سیاه بنامد گرد آن لب نوش
 ز بهر باره تان کو کجاست بگردیدن

۳۸
 بجاست ساحرم از خلق گوید ام محمود
 که شعرین بهر هر طعل گردیده است

در بر افیاد روی بار وین مشکل است
 گل پیش باغبان به باغ چیدن مشکل است

نایدم دوست جانان جان هم ایل گردیم
 نصف کردم از خون شمرند و جوشن بهار
 هر دین ز که تواند موسی مقصود برد
 اگر خست اندر میند عذر دارد کاقاب
 خطر خسار از این گنج اعجاز است زانکه
 از شیر اریان ناله بلبل بکش ناید بگوش
 هر که اصل است ناید ز تو واضع در وجود
 ز کجاست تیغ بدگر را خود خیسیدن مشکل است

۳۹
 سخن محمود و سیداد حق جابر رخس
 ز آنکه زینب را بر آتش آرمیدن مشکل است

بهتر ز لب نقش تو شکر توان یافت
 جز قامت عنانی تو عشاق کهن را
 ز انسان که سها در بر خورشید شود گم
 در صدق صفا گوش که جز آینه ایدال
 به شاه صفت چاک نساز می دل خود را
 روشن شود اگر و کرد درت دل پاکان

۴۰
 جز بوسه آن لب لب نوش بتکرار
 محمود گفت مکرر توان یافت

در فلک از شوقی زخمت بر رخ و غایت
 باشد شکل خانه ویران بے چهره رخ
 روشن ز تاب طلعت او چون لغت نیست
 در هر دیکه ز آتش عشق تو دل غایت

در دل مراست یا ول لب جان فزائی تو
در پیش ماه رو تو مهر است بے فیما
شد بے نشان بفکر میانش و لم بے
بارا اگر چه از دو جهان فارغ است دل

جز آب خضر هیچ مراد را بلغ نیست
ز انسان که پیش مهر فروغ چراغ نیست
راه عدم کی که رود زو سران نیست
یکدم و یکیش از غم جانان فراغ نیست

۴۱ بے سوز دل بومصلح نرم چون خیال خام
محو آتش چو زیر آغاج نیست

برنگ غنچه دل خون خورده است
ولم تیر ملاحظت خورده است
مرا در پرده دل آتش افکن
چه پرسی حال دل از من که جز این
نمن یک بشده حسن تو هستم
بصدق دل بدانم یا محض

اگر میان چاک چون گل کرده است
لب زخم نمک پرورده است
آمین حسن رخ بے پرده است
نمیدانم زخم خون کرده است
اگر چون یوسف بنزدان کرده است
اگر یا بمهر غذا پس خورده است

۴۲ بده بوسه بچشم و اسه شکر لب
که از حسرت نمک پرورده است

اگر ترا بر گل رویش قطره درکار است
هر دم از دوش برآرم سر و گری چون شمع
اثره در دل آن بر نشد از ناله شام
خون جان را رو اندوید چو اشکم از غم
قاف تا قاف اگر شهرت عتقا جوئی

چون صبا در سر کوشش گنجد درکار است
از بے قفل گرت تازه سب درکار است
ایدل غمزه آه سحر بے درکار است
در رنگ جان جلش نیست تر بے درکار است
اے دل زار خیال کمر بے درکار است

جا بزرگ گل اگر بر سر عالم خواهی
اگر چه محمود حسن است ز پانا سراد
نقص کس را منکر اگر تو کمالی طلبی

در گلستان جهان مشت زرد کار است
لیک چون آئینه صاحب نظر درکار است
عیب خود باز بین گر نه بے درکار است

۴۳ زدن ایشار که جان تیغ نیز ز محمود
اگر ترا وصل بت نیمه بے درکار است

بان عشوه مخور ای دل لب تشنه که آب است
آندیده که رویتو ندید است بود کور
افسون و چشم تو بر دمسد دل بیدار
بے پرده زو آتش بجان شهده حشش
خل لب او اگر دمسیر مست مدالم
اے شیخ چنان ترک کنم زندی بستی

چاه و قن ببار پر از موج سراسر آب است
و آن دل که عشقت نشد آباد خراب است
افسانه زلفین تو غبار گریخ خواب است
و بنظر که سپوت زرخش زیر نقاب است
ز انزوای که آینه فیون بشمار است
خود خاک من مشت خیر از بے ناب است

از جای هر کسین سخن نقش بر آب است
باشد بدل دوست گرا زو حجاب است

۴۴ بے چشمه نوشین تو اے مد دل محمود
چون ماهی از آب جدا و رتب و تاب است

دل چاره طلب آه ز چشمان حبیب است
چشم تو بود در هنرین دین و دل مردم
پیر ستم سیال چون آن شوخ خود آراست
بر بود دل از سینه و من شاد از انعم

مرگ از بے بیار علاج دو طیب است
رو بے تو تیاران دو دفتر شکیب است
یار بسخن آئینه سیر باد قریب است
اگر بے بعید از من بیار قریب است

شیر نیست اگر تلخ بجوید لب نوشین
ورنگ زنده دست نگارین بید است
این طهر که بار دل شمشاد است
بار آوردار سرو بی امرب است

محمود شدش در من نشین قول مغنی
کے گوش بر آواز غرافات خلیب است

۴۵

خط بر اطراف چهره یار است
مهر تابنده در شب یار است
خون بدل غنچه پای دگل سرو
از لب و قامتش گلزار است
سرو مانند کجا بقامت او
بے بر آن این پراز بر و بار است
لخت دل بر سر مشره گوئی
همچو منصور بر سر و بار است
بهر دور مان خود دل بسیار
چاره جو یار ز رنگس یار است
واسے بروے شود چه چاره او
خود طبعش عام یار است

کرده مسکن بکوسه او محمود
جائے میل بیے بگلزار است

۴۶

گرچه مثل تو دل آزار جفاکاری نیست
باز جز مهر و وفا تو مرا کاری نیست
خویش را سوخته پروانه ز غمت چمن دید
شمع را پیش رخسار گری باز کاری نیست
آفتاب غم جفا نیست ترا مهر و وفا
خنده زن گشت چه گوئی تو گواری نیست
غیر زلف تو که پیوسته بود با رخ و دست
خنده زن گشت چه گوئی تو گواری نیست
نیست دانه مگر اندر گره زلف تبار
مزن کی سانس بومل تو و لیکن بخدا
حیف دل انقدر از زلف تو خریداری نیست
جسته عشاق تم از دامن غلغله بیرون
بدتر از زندگی بحب تو دشواری نیست
خبر گرفتار تو آزاد گرفتاری نیست

بجایان آمده است از قول من نهی
عاشقی نیست که از غم بدیش باری نیست

باش نامر حشش با تو کند کار نکو
اگرچه محمود تیر از تو گن گارے نیست

۴۷

هر که اویدن رخت روز نیست
هر دم او را فیض فیروز نیست
خال حسن رخسار کن در روشن
گبر را کار آتش افروز نیست
هر که بازلف او سرے دارد
در پریشانی و سیر روز نیست
سوخت چشم تو خانه مردم
کار ظالم بی جهان سوز نیست
بست تیر تو راست چون سوزن
زان همیشه بکار ولد و روز نیست
دلخ شوقی تو جمع سازد دل
چنینا کے بسال اندروز نیست

همچو محمود هست فرخ حال
هر که اویدن رخت روز نیست

۴۸

محقق برون جان اگر چه شکل افتاد است
دکے چه چاره کنم کار باطل افتاد است
زود و آه رخ آئینه سیاه کنم
که در میان من و یار حایل افتاد است
بین این دل تاوان است صیقل پس
بدام عشق قصه رخ عاقل افتاد است
منو مهر که اشک کرمک شیب تاب
کجا بماء رخ و مقابل افتاد است
بسر و ولاد از انقامت مرغ گلگون
ز رشک لغ بدن با خود دگر افتاد است
بیان شروگل از ان رخ و قد نیست از
بطین قمری و طعن عنادل افتاد است
وقایع که قتلیم گدشته از غم قتل
بفکر بخش بازوے قائل افتاد است
ز بار روے باغبار میکند زاهد
گذشته از رخ و فکر باطل افتاد است

از منعمان نزد پیره بهشت نمان را از خاک آید نبر خاست چون سر شکمگر	قریب بحر بین خشک ساحل افتاد است هر آنکه از نظر صاحب ل افتاد است
۴۹ سرش فرو نشود پیش تا نقصان محمود کسی که بر اثر شیخ کامل افتاد است ۵	
سر شکم از شره یکدم چو چشم گریان ریخت فروغ حسن بهشت آبرو سے یوسف را مبا و لذت دردت شود و فراموشش ز شرم چون عرق انفعال شبنم گل	بزار بار بخت آبرو سے طوفان ریخت ز دست نظر اخوان بجا کنگدان ریخت ملاحظت قریب خرم دلم نم سکدان ریخت پیش روی تو بر خاک در گستان ریخت
۵۰ الگوک منت آهش شمار اے محمود اگر برده خاک که پیش باب رحمان ریخت ۵	
اے لب نوش تو شان نمک است لب شیرین تو تا شور آید بخت شکر حق نمک شکر تو زندگی از لب جان بخش تو یافت	بلکه زونام و نشان نمک است آب حسرت بدمان نمک است دسمدم درد زمان نمک است کامیوان نه زبان نمک است
۵۱ گفت نصیحت احمد و دارالایمان گفت محمود که جان نمک است ۲	
با برنگ آن بیا گلستان سلطنت محمود خواست سال قیامت سر و تن غیب	زیبا بختن چو در چمن آرزو بخت
خورشید دایم جبه جلال آمده بخت ۱۵۱	

۱ ردیف الشار المثلثه ۹	
بقید بل بعد آن زلف پر شکن باعث ولم زلف نورست از چه دقن که بود برو نیم چو بون ز زلف پر چینش بپایمالی سر و چین بود اے باد شوم چگونده گجیان گشت آن خط سبز رہ ز قید اسیر شدی دل ارد بدست چرا اگر ستم سچو شبنم ار نشد صفائی چسب آن لاله سمن بر شد	که هست لبستن و بوانه رارسن باعث نجات غرقه گرداب رارسن باعث شود بغارت صدناف رختن باعث طراز قاست موزون یا رسن باعث بفرق یوسف دل مرچوقن باعث کمند حلقه آن زلف پر شکن باعث فراق غنچه آن لعل خنده زن باعث پے افسردگی برگ نستران باعث
۲ خیال لعل لب نوش خندا و محمود سراست از پے شیرینی دهن باعث ۴	
سراست جامه عشقت بزیب تن باعث خیال آن قد و رخسار و زلف گشته مرا ز بهر غارت نقد دل و متلع خرد بسوز این دل پروانه و شعله ای نیست اگر چو فاخته نالم عجب مدار می دل بکوه او ندیده تاب رفتنم بر گز	که در نمود حب است پیر من باعث بمنع سیرگی و سرو و یا سمن باعث شد آن نه ز گیس قان سخن باعث که هست شعله آن شمع انجمن باعث اگر گشت جلوه آن سرو سمن باعث اگر بود مرا اشک قطره زن باعث
اگر بسوز در مان تو یافت ره محمود عجب مدار که گشتش ترا سخن باعث	

روایف الحیم

۱	تسخیر کام غم آن شکر لب اچہ علاج خواتم کشمش نگ در آغوش وے	غیر خوردن دل خوانان طب اچہ علاج بیم آزدگی و پاس ادب راجہ علاج
	گر چہ اس خضر کند زندہ ز تو آب حیات عقدستان بھم و ساز صبحی ویش	لیک دل مروہ آن حسرت لب اچہ علاج غیر تن دادن غم و بت عیب اچہ علاج
	روزگارے برادر دل خود می کو ششم بے تو لکین دل غم سوز سازم سبب روز	لیکن بیدل بھم غیر سبب اچہ علاج لیک بڑائی وے خوابی شب اچہ علاج

گر چہ با در دو غم سحر تو ساز و محمود

لیکن این جان و دل وصل طلب راجہ علاج

۲	مرض عشق ترا غیر ترک جان چہ علاج بچارہ سازی در و دل اچہ طیب مرا	جز آنکہ دیدہ فرو بند از جهان چہ علاج بجز از ان لب لعل شکر نشان چہ علاج
	جز آنکہ بر سر کوے تو پایمال شود اگر چہ در و تو در دل نہان توان کروں	برای چارہ این بھم تا توں چہ علاج وے چو اشک و ان میکند عیان چہ علاج
	وے کہ گشت تراز از غم فراق اورا ز قید چاہ شد آزاد اگر چہ یوسف لیک	بغیر وصل تو اسے ماہ مہربان چہ علاج برائے کشمش از بند کاروان چہ علاج

اگر چہ کشمش محمود نیست و در دل او

وے جو تیغ کشد پیر متحان چہ علاج

روایف الحامہ

۱	عجب ز ذکر مدینہ کر شد بیان صبح ز نور او بیقین دان بے منور است	اگر آنجا هست ز نورش مرا نشان صبح تمامی جاے و حریم مسجد و مکان صبح
	ز چہرہ ہی خدا مان بارگاہ و رسل شد است خلق ز نورش و او نور خدا	نماید آن کہ چکد نور و زمان صبح برای دید ما بینا بہین عیان صبح
	پیش گنبد خضر عجیب لطف شدہ چو جلوہ گر شدہ دین محمدمی بھان	اگر از بہار جنان و زرو شنان صبح ز استعانت مرشدش نشد زبان صبح
	صبح اگر چہ ہر یک جا صبح دیدہ ام خداے پاک ز ہند خادم مدینہ کند	وے چو صبح مدینہ ندید شان صبح مرا گشت زرو ز نازل رہان صبح

چو از عطاے فقرے بگذرد دل محمود

بیافت فیض صبح گشت ہم از ان صبح

۲	اور او بر قدم رسالتاب روح گردید چون تصور عسوق مبارکش	ساز داخل ہشت مشورے حساب روح از خود شدہ غفور زبوسے گلاب روح
	در اشتیاق سلسلہ زلف عنبرین بخشد شرف ز خاک در او خدا سواک	سنبیل سان بخوار کہے پیچ و تاب روح گرد و سر فرازی دین کامیاب روح
	متوہ نقش نعل نبی بر سر دل است دور نا عشق او کہ نشو و نہ کے و شش	بہتر گوے در قبر خود جواب روح ساز و خدا ز آتش و وزخ کباب روح
	یما کی کہ بر در باب سلام سوو چون دل وظیفہ کرد ز اسائے پاک او	زین کار خیر گشت حصول ثواب روح حاصل شدہ صفائی و ذوق و شتاب روح
	ہر کس بروے خاک و راو کہ رو نکرد	بیشک و ز خاک لذت خراب روح

صبر و سکون ز عشق او هرگز ندیده ام بالید رو سیکم بدلیس از دزدل خوش بو تر از عبیر و ز غنبر و مشک هم ایدل چه چیز بهر فدایش جواهرات	کافور و شمس است مثل دولا لب روح چون ماه چارده شود و آفتاب روح اگر دو چو پامیسال شد بو تر از آب روح بل جان فدا کنیم چشم پر آب روح
در مرآت دلم چو نمایانست مرشد م محمد و گوگرد باشد این راه مواب روح	
یا الهی تو کردی من را بهر کی روح روئے احمد کو بشارت هر یک کی روح شرف چشم کو اپنے منی کردن رشک تو میکشان کو بهی چاه او سبکی به غرور رتبه تاب کو دلح دین به پیونجی مهر تضرار با به و یکم که رخ احمد کا	به میرے دلکی فیض احمد مختار کی روح آئینہ رویت بد به میرے سردار کی روح کو میرا فخر بصر سید اسرار کی روح مصدر معصوم حسن ہے شہ فدا کی روح مرآت نور ہو سی بلده اخیار کی روح مطلع نور ہو کیون شد اشراق کی روح
دل محمد و گوگردے دل غلامی چون او سوره نور کی تفسیر ہے اوس یا علی کی روح	
صلوات یار و بدل تم پر ہو مسعود و صبح درود پڑھنے کا بدلہ صدق دل سننے خدا و جملہ قرشتے پر پیکے تم پر درود اگر یک دفعہ پڑھ لگوئی بصدق دل قرشتے رب کے پڑھیں سو درود اوس کی	اگر تہمت حجت حق ہو دینی مسعود و صبح ق اگر گزشتی پر ہو پڑھتے تم مسعود و صبح تو ہمیشہ ہر پر ہو مومنو مسعود و صبح اوس او سپر رحمت حق کو سنو مسعود و صبح پڑھ لگو دس فدا و پیکر کوئی مسعود و صبح

محمد و گوگردے

محمد و گوگردے

محمد و گوگردے

در عاقبت نہ ہو کیون درود پڑھنے سے شفیع تیرے ہوں محمد و گوگردے و جهان بیاد معصیت اپنے نور و مسعود و صبح	
ہوئی مدینہ میں ہر اذان کی صدا صبح ستر خزار آتے فرشتے وہاں میں ہوں کھلتے ہیں غنچہ ہائے دل غاصیان ہاں وانکی صبح کا حال کسی پر کھلا نہیں افندہ محکو طیبہ میں ہو پچاس جو اگر اکثر بزرگ و کی تجلی کو پائے میں	عاشق کا دل ترنایا ہے پس ان صلا کی صبح اتنے ہی شام کیون نہ ہو وانکی جلا کی صبح باغ جنان سے جب جلی باو صبا کی صبح دنیا کی مول سے بھی ہر پر کر پیا کی صبح جان و جگر و جسم بھی کر دین فدا کی صبح جا کر مدینہ جب لے میں با فیسا کی صبح
محمد و گوگردے سے ہے طیبہ کی آرزو مٹانے جا کے وہاں کی صبح دیکھ آئے صبح	
روایف الخار معجم	
چنانکہ گشتہ گل صحن باغ و لیسان سرخ ہمین ز دیدہ پر خون نشد گر میان سرخ برائے کشتن پروا غیب شعلہ و شمع ز بسکہ خوں شہید تو جو شدا نعل خاک بجیک شعلہ خرو بر درہ خنجر سے از شرم اکدام آمد پا پائسا بر سر خنجر	شداست از مے گذار روی جانان سرخ اگر شد بزرگ گشتان تمام دامن سرخ کے نہ خدنگ سفید و پیکان سرخ زمین کو تیرے گردیدہ چون گشتان سرخ چو دیدہ فدا کی گشت گشتان سرخ اگر بچو صحن گشتان شدہ بیابان سرخ

محمد و گوگردے

نخون این دل پر خون مگر کشد مہمان بیاد دست لکچرین زویدہ خونباز	اگر هست لعل لب یار تا ز نخلدان سرخ شد است ہر مژدہ ام بچو شاخ مر جان سرخ
ز لبیک جوش زند خون این دل مجروح شہید خال لب لعل او ہر آنکہ شود	تنور رندہ ام اکنون بنور طوفان سرخ ز خاک برق داوید ہزاران سرخ

۲	بیاد آن لب یاقوت سان بود محمد صوفی مرا مقررہ اشکر چو لعل سلطان سرخ	۹
---	---	---

آفتاب نیست برخسار مہجینان سرخ ز رشک لعل تو اش خون چنان دل جوشید	اگر کردہ عکس شفق بوسہ ہر زبان سرخ اگر لعل شد بلبل معدن بیخشان سرخ
ز شوق تیغ تو از لبیک نیزند خون جوش شعلہ لعل لبش گر قسم کنم گردد	شد است سنگ ستر بر لب شہیل سرخ زبان خامدین بچو شاخ مر جان سرخ
لبش لاله عذاران چشم خونبارم اگر کہ بایل سبزان ہند گشتہ دلم	برنگ گل شد یکدست جویباران سرخ کہ ہست چنان جگر منہ داند نہان سرخ
کجا شود بہو خون من اسیر صنم اثبات بنوش بادہ کہ از ہر سیر نقل مجلس تو	ز خون اگر چہ ترا گشتہ تیغ بران سرخ دل برشتہ کنم چون کباب بران سرخ

۳	زہر تو صفت لعل او رخ محمد صوفی بود بختل رنگین بخت سبجان سرخ	۷
---	--	---

منہ کج بہ کوئے کسے قدم گستاخ مزن بفکر میان دو ہانش دم گستاخ	اگر بے ادب توان رفت در حریم گستاخ اگر بے کس نہی دور رہی دم گستاخ
زبان بریدہ شود از سیر یہ کاری	ز راز حرف نہدی کہ چون تسلیم گستاخ

کسید فتح شہاد رکف گدایانست مستلح و ہر قلیل است خود اگر مینسی	مباش غرہ تو برش کرد چشم گستاخ مشو تو بپیدہ برکشرت دم گستاخ
نوشتہ کاتب تقدیر سر نوشت نازل	دران تو دم مزن اکنون پیش دم گستاخ

۴	نبود پیش تو محمد صوفی را مجال سخن اگر تو ساختی از غایت کرم گستاخ	۵
---	---	---

گل ہر انہیں آنحضرت ہوسے ہے وہ رخ کون کہتا ہے تزلزل حلیہ پاہو وہ رخ	آتش شعلہ طور کا شعلہ ہے وہ رخ شاخ سنبل کے تلے لالہ حمر ہے وہ رخ
چاہ زہر مہ ہے ز نخلدان جگر لالہ سود خال سرخ ہے چہ چین زلف کا حلقہ ہر ہند	کعبہ محبت میں عاشق شہید ہے وہ رخ ذوق دیکھ دبا دینے کو دریا ہے وہ رخ

۱	بس ہے محمد صوفی بختے پاؤ محمد لطیف سرخ پاؤ کو آئینہ مصفا ہے وہ رخ	۱۱
---	--	----

۱	رویف الدال المہملہ	۱۱
---	--------------------	----

وہ کہ میا و مرا انقدر ادا نہ کرد دل و دیران مرا لطف تو آباد نہ کرد	گر شد پایم گل و از نفس آزار نہ کرد جان نگین مرا پریش تو شاہ نہ کرد
عمر ہاشد کہ من از تشنہ لب می میرم گر خطہ سلم تو ز حد رفت بحال من	وہ کہ سیرا ہم اندان خنجر بیداد نہ کرد گا ہے از جوہر تو دل نالہ و فریاد نہ کرد
یہ پیاسیکہ دور و دور بود خورسندم توئی آنسو سہی قد کہ بہ ہنگام خرام	آہ از بوسہ یہ پیغام مرا شاہ نہ کرد ہم سہری باقد حسانی تو شمشاد نہ کرد

<p>آنچنان ناوک مژگان توام زخه بل سرمه سا بود که گرس آن سخت کمان در ره عشق توای دلبر شیرین حرکات مردم دیده توئی خانه بر انداز سر شک</p>	<p>کرد با الله که گه نشسته بود و گه کرد خور و صد تیر که این دل فدا کرد همسری با من دل باخته فریاد نکرد اگر با و لا د که خسته تو بیدار نکرد</p>
<p>۲</p>	<p>۹</p>
<p>بر تو ایمل گذر فاعل اگر در افتاد پیش آئینه روی تو ز حیرت بولطق چون پریشانی دیوانگیست تو دید بهر قتل من دل باخته جان از ازل چشم تاثیر ز آه سحری دارم باز مصطف حسن بود و روی نکو تو مگر کرد بر خاک به آخر وطن ام سخت کمان در دل از ناوک جانسوز شدش زخه نزار</p>	<p>مصلحت بود که قتل تو با خیر افتاد طوطی خط تو چون صورت تصویر افتاد همچو قباب از غم او در دل زنجیر افتاد غم ابرو تو صورت شیر افتاد بے اثر گر چه مرانال شبگیر افتاد گرد او خطای صورت نقیر افتاد دور هر که ز آغوش تو چون تیر افتاد هر گاه بیک ترا جانب غمیر افتاد</p>
<p>۳</p>	<p>۹</p>
<p>اگر بهیم آن دو سلسله پر غم او فتد باشد بیا و گوهر گوش بتان مرا حقه عرق تراست بر آن لاله گون از غم بر آس سلسله دل در غم او فتد هر قطره که از مشرق پر غم او فتد مانند آنکه بر گل بر شبنم او فتد</p>	<p>از غم بر آس سلسله دل در غم او فتد هر قطره که از مشرق پر غم او فتد مانند آنکه بر گل بر شبنم او فتد</p>

<p>بار لیت از غمت بدل من اگر غم آئینه را مبین که نخواهم زد سر شک شیرین لبان عشق چو فریاد جان مهند هر کسکه از لب تو چشمت شربت حیات شود لیت ز دل من نازان نازین غزال</p>	<p>بر دوشش کو خوار پیشش خم او فتد بر صورت تو دیده تا محرم او فتد گر شود بر لبش نوشش تو در عالم او فتد بنیاد عمارت او چو خضر محکم او فتد کز خوشش بخشش غزالان هم او فتد</p>
<p>۴</p>	<p>۹</p>
<p>بمدوشش با قدر تو منور نمیشود آن ماه طلعتی که اگر بر کشی نقاب ولاد او عاشقی که بود تشنه گام وصل با گیت صییر خطت از شمیم مشک بر روی ست خال سیرگر جگر فغاند قایم پیش شمع حسن تو بیچکا نازم که طر فزینش شرکان او کنند از خاک کشتگان غم انتظار او</p>	<p>هم رنگ بارش گل احمد نمیشود خورشید بارش تو برا بر نمیشود سیراب او ز چشمه کوثر نمیشود هرگز مرا شام معطر نمیشود با آفتاب سازش صغیر نمیشود سیماب و ار این دل مضطر نمیشود کار یک هرگز از دم خم نمیشود پیدا گلی بجز گل صبر نمیشود</p>
<p>۵</p>	<p>۹</p>
<p>از چمن گریه من مست و مغلان گندد صیحه گر بچین آن گل خندان گندد سرو از پای فتد فاخته از جان گندد بیل از گل گندد گل ز گلستان گندد</p>	<p>سرو از پای فتد فاخته از جان گندد بیل از گل گندد گل ز گلستان گندد</p>

بهر آشوب و لم سلسله جنبان گردد مرغ دل بال کشاید ز سر شوق مرا دل گرفتم گذرو از سر زلفش سالم روزی از جلوه کند طلعت آن رخ فلک رخ و زلف تو اگر شیخ و برهنه بیند روشن عشق بیاموز ز پروانه و شمع	اگر صبا در خم آن زلف پریشان گذرد تا دیک ناز تو از سینه چو پران گذرد لیک چون از سر آن چاه زندان گذرد آفتاب فلک سر بجز بیان گذرد این کفر خود و آن از سر ایمان گذرد کین سر سوز و آن گل شمع از جان گذرد
---	--

۶	بچو پروانه بودای تو سازد محمود شمع سان که لبش آتش سوزان گذرد	۹
---	---	---

دل را برای مثل جانانه ساختند بهر شراب منت ساقی چهره ابرم مرغ و لم اسیر نگر و دچرا ز شوق دل را پوشد سواد خط سبز و خطان شد جمیع ساز و برگ پریشانی و لم از خوسه خود بتان بدلم سوختند و لغ از آتش جلال گل و شعله های شمع کردند حلقه حلقه بری طلقان چو زلف	اگر بهر گنج جاس به ویرانه ساختند چون چشم یا صورت پیمان ساختند وام از خط و زغالیت اند ساختند پایال بچو سبزه بگانه ساختند تا بهر زلف و لب من شانه ساختند روشن چراغ کعبه به بتخانه ساختند دانش برای طبل و پروانه ساختند زنجیر بهر این دل دیوانه ساختند
--	--

۷	محمود از دو ساغر پر باد و کارما رندان بزمین همت مرده ساختند	۵
---	--	---

دل را خیال زلف تو دیوانه میکند	آتش را رخ تو پر بخانه میکند
--------------------------------	-----------------------------

بنو دچرا قصور چشمش بچشم من اگر کرده است جابل من عجب مدار بر تاب شمع عارضت ایماه آفتاب از شور میرود دل آشفته ام ز جاس پیرایه کنینم از خاک کوی دوست	دور می چگونه باد ز پیاده میکند گنج است و گنج جاس به ویرانه میکند خود را فدا عبادت پروانه میکند مشاطه چون بطره او شانه میکند بر جسم کار خلعت شامه میکند
---	--

۸	محمود خامه تو بود مختار کزو هر نقطه کار گوهر یکدانه میکند	۱۱
---	--	----

در چمن آن گل نورسته اگر می آید پیش این چشم گهر بار اگر می آید نقش سحر است افسون سر کلان بر سر و شو و شو قیامت بر پا تا دیک ناز تو نازم که به چو کمان گوئی عفاست که گردیده امیر قسم پرده بر راه رخ افکن تو که نیم خورشید جان قیاب لب آمده استاد امرو برود و دیده ترا ز دل جهان مشتاق چون نظر خط است اوئی آید با	خنده و جیب خود انداخته سمر می آید ابر نیان ز خجالت همه تر می آید هر چه نیک ز حسن نظر می آید اگر امر و زبانه از دگر می آید سینه شکافت و تا جگر می آید در دل چاک چو یادت کمر می آید در نظر و آوازه آشفته نظری آید آن به عجب فراموش گری آید اشک در آتش بنجر سمر می آید خط لکرو ام به مرغ نظری آید
---	---

عجبات مسکریانی بکار محمود باله را بین که بهم آغوش می آید

<p>۹ ناوک باز تو بر سینه گرمی آید آن پرسی می پرواز تاب تصور کش نیست آغاز بگر و لب و خط سیاه چشم با دام و دقن عیب انارش پستان دل چرا دید ترا چشم و لب سیل بگرد خنجرانده کمرت هست نشانه زیان</p>	<p>۹ برش از شوق دل خسته سپری آید که مرا باز با خوش نظر می آید شکر و سوسه تنگ شکری آید وین عجب بین تو که از سر و شرمی آید ست از تلخ بکام از شکری آید ورنه که موس میانت نظر می آید</p>
<p>۱۰ در وطن رنگ به نیست بردای محمود آبر و چون گیسوا ز گرد سفر می آید</p>	<p>۱۰ باله گوئی که بر اطراف مسمی آید با هم از بطن صدق فعل و گهر می آید که ز شبنم رخ گل تازه و تری آید جای شایخ گلشن از خاک شرمی آید زودم سوختن آواز دگر می آید نه غم پای و نه اندیشه سمری آید</p>
<p>خط چو گرد و رخ نیکو تو بر می آید همه و اشک برون لخت جگر می آید از عرق روزه ترا آب و گرمی آید گشته نقدی انگشت ترا بین کبرون اینگه پروانه دم از عشق و اکثر میزد مشق و اسه شمع که دل سوختگان با هرگز</p>	<p>۱۱ با خیال لب و دندان نگارین محمود نقطه رش و خلعت جوهری آید</p>
<p>هر سطر موج که به سخنان نوشته اند خط نیست آنکه بر رخ چنان نوشته اند بر چاکه شکی چو زخمدان نوشته اند</p>	<p>۱۲ در ماجرای دیده گردان نوشته اند تفسیر رجواشی قران نوشته اند دل را اسیر چون میکنان نوشته اند</p>

<p>چاک جگر کج و کجا سوزن سحر شد خط باین دل لب نشنه را بهر هرگز ز سیر لاله و گل نشگفتد و لیم</p>	<p>کاین بخیه را بسوزن شرکان نوشته اند تا اصل او که چشمه حیوان نوشته اند کاین خنده را با خن بیکان نوشته اند</p>
<p>۱۲ محمود بوسه رخ آن گل خندار را اگر با نقیب زلف پریشان نوشته اند</p>	<p>۱۲ دل را بشکل آئینه حیران نوشته اند گل را بشکل چاک گریبان نوشته اند کافران را که حافظ قران نوشته اند</p>
<p>آه آنکه وصف آن رخ زیبان نوشته اند گر لاله بهر لبسل نالان نوشته اند ذکر رخ مخططه او سبک کم سرا سوسه ز دقن چپان ز رودین ال غریز یک جسم اند و دو خطا غار گشت حیف بر خاک گشته خط او سبز و نیل کین</p>	<p>۱۳ محمود راست کوچه جانانه سر نوشت بمخون بقیسمت تو بیابان نوشته اند</p>
<p>هر جا که وصف آن رخ زیبا نوشته اند روسترا چو لاله حمرا نوشته اند نیلو فری ز چشمه خورشید رسته یا خورشید را کجا بود ایامه من فروغ بیجان بچویش چون نشوم کنز انیل مرا بیا عشقم و جو ر و ر اگر مرا</p>	<p>خورشید را بصورت حرا نوشته اند چشم ترا چو نرگس شهلا نوشته اند خال سیاه را چو سوبه نوشته اند پیش رخت که چون یه بیضا نوشته اند در بند آن و زلف چلیپا نوشته اند درمان از آن و اصل شکر خا نوشته اند</p>

در این نسخه
در این نسخه
در این نسخه

<p>خال سیاه نیست بر رخسار روشت و دیدم کتاب حسن تبار را و مق و مق گوهر چنان مقابل دندان او شود که سر کشم ز حکم تو کاندرا نزل مرا</p>	<p>و الشمس را بر حبه بجا نوشته اند روسترا بصفی چو طغرا نوشته اند کاین عقد را نظیر ثریا نوشته اند از کمال تو سلسله بر پا نوشته اند</p>
<p>۱۳</p>	<p>محمود شاه کشور پر سوز و حشمت حکم مرا بصفی صحرانوشته اند</p>
<p>آنانکه وصف لعل شکر خا نوشته اند و صفی خط زعفران نوشته اند اگر نشد ز سر دمان تو بچکس جز بوسه نیست این دل بیار اعلی بے منت پر ز خون جگر شسته و لم زین گریه عیان و از ان خنده نهان اگر لطف زندگی است بیار است بخیر سازم چه موشگافی وصف میان او</p>	<p>خط را بشکل طوطی گویا نوشته اند یا از سیاهی شب پیدا نوشته اند هر جا نوشته اند بایم نوشته اند کاین لحن است جمل اطبا نوشته اند آری نعیم این من و دنیا نوشته اند چشم من و تو با غریب نوشته اند بیزارم از زبان تو تنها نوشته اند معدوم و محو صورت غنچه نوشته اند</p>
<p>۱۵</p>	<p>محمود خود بواسطه گوهر سخن طلب مرا نموده دریا نوشته اند</p>
<p>گر که طالب دیدار تبار خواهد بود بیر بهار گل رخسار خود اے شوخ ساز کس نه اسرار میانه ندید هیچ خبر</p>	<p>چون من دل شده چشمش بگرانج بد بود کاین چمن بگنبد باغستان خواهد بود تا قیامت اگر این سر به میان خواهد بود</p>

<p>از سر زبشتن خوشین اے جان جهان هر مزار یک بر درسته من جای گیاه هر که در دل سرا افغان پس میزد چه عجب گر گل بتاب ز خاکش روید سود حاصل نتوان کرد و لاجز زبان</p>	<p>ما گد شتم اگر بر تو گران خواهد بود کشته خط تو اے شوخ مان خواهد بود کار او شام و صبح شور و فغان خواهد بود آنکه پامال روی ماه رخا خواهد بود تقدیر فایده در جیب نهان خواهد بود</p>
<p>۱۶</p>	<p>گشت محمود و سر شتم ز چه از لای شراب گر نه خاکم بعد از کوس مغان خواهد بود</p>
<p>آنرا که دل بیا و تو جانا قرین بود آواز بر نیاید از ان کشته کوشه بید اند در خیال لعل تو از چشم خون چکان نام آورم ز گوشه گزینی خود از ان بخرام خوش که چهره و چشم قتادگان و مسلم همین نه از لب لعل تو آرزوست کامل کند جلا اے وطن ایدل اختیار تا صورت کمال پذیرفت در محیط</p>	<p>از خور می خسته خلد برین بود از چشم دلبر که دلا سر رنگین بود هم رنگ گل مرا شکون استین بود پیر سر در مکان قدم چون گین بود در رگداز ناز تو فرشت زین بود صد آرزو اے تازه بجان خیرین بود و اندر آنکه کش خرد درین بود و در اے ز بکمر لازم ذکر شین بود</p>
<p>۱۷</p>	<p>محمود سینه پر و روشن در کنار جان از لب که تر غنچه او دل نشین بود</p>
<p>از آنکه نخت یا در و طالع قرین بود آنرا که بوسه لب لعلت میر است</p>	<p>و ایم قرین وصل تو اے نازنین بود که دیگرش خیال گل و انگبین بود</p>

محمود و سر شتم
ز چه از لای شراب

<p>اگر شوق وصل ابرو سے آن نہ بیست چمن ناکامی از رخ تو مرا جانی شکوه نیست میسوخت شمع محفل میگفت و میگفت غیر از جفا طلب کن از منعمان دهر از خاک لاله دل غجل سر کشد هنوز ویران و لیک نیست مرد عشق را وطن اگر منتقل ز نوشتن لب لعل یار نیست و لہا ز حرم من داند بدام تو او رفتند</p>	<p>خیال ز کشش مال بچرخ برین بود کاین دیدارم آه ز غنای حبسین بود کافل قدم بجای دہ الفت برین بود کار از خاصه گس انگبین بود یارب چه سوز عشق زبیر زمین بود غرور شرف برائے مکان از کین بود اسبجیات پیر چہ ظلمت گزین بود با طرہ تو خال سید تا قرین بود</p>
<p>۱۸</p>	<p>محمود بے وصل رخ آن صنم مرا در تجسس نفس واپسین بود</p>
<p>خیال رویتو از دل بدر نخواهم کرد اگر ز دیدن کوئین دیدہ بردوزم بغیر لعل تو را بجایات همچو خضر بسان نقش قدم ز بر بے دست وطن خوشم بپسنگدلی در شگفتن خاطر ز دست برد مصافار غم زدست ہی مرا بس است لب تشنگ دیدہ ترین بجای اشک چہ خون جگر ز دیدہ رود سوائے سوزن مرغان و تار زلف کس</p>	<p>بہر و ماہ ازین پس نظر نخواهم کرد مگر ز رویتو قطع نظر نخواهم کرد بہ حبس زندگی خود و بسر نخواهم کرد ز خاک کوس تو غم سفر نخواهم کرد چو غنچہ تکبیر سیاد سحر نخواهم کرد بزنگ گل ہوس مشت ز نخواهم کرد خیال سلطنت کبر و بر نخواهم کرد نظر بحدن لعل و لہر نخواهم کرد منم کہ بخیہ بچاک جگر نخواهم کرد</p>

<p>اگر چہ چو شمع بسوزد نسراق سرتاپا</p>	<p>ہوئے وصل تو از دل بدر نخواهم کرد</p>
<p>۱۹</p>	<p>مرا کہ بر لب اوست چشم دل محسوس خیال دیدن گلب گرب تر نخواهم کرد</p>
<p>دلہم کجا ہوس ذوق انجبین دارد از ان دلہم طلبہ بگفت گستان را بزنگ نقش قدم رہنما عالم شدہ بہا ہی ہوسہ لعلت زلفت دل چشم شب وصال مہ واد عشق فتنہ میباش اگر چہ سر و زند لاف دلیرے لیکن کشودہ طرہ و غیر فشانے شانہ مگر اگر چہ بر جگرے دست خود دنیا لالی چہ حال عاشق دل خستہ باز می پس زبے جمال کد خشت زخسہ من جوبی</p>	<p>اگر شوق ہوسہ آن لعل شکرین دارد کہ ہوسہ زلف تو دوزیدہ یا سمین دارد سرباز ہر آنکسکہ بر زمین دارد ہزار لعل چہ خشانہ آستین دارد کہ چرخ فتنہ بیدار و رکبین دارد کجا تراکت آن قد و نشین دارد سہر خرابی ملک تار و چین دارد کند چہ خستہ دل مینوا ہمین دارد تن تزار و دل خستہ و غمین دارد چو ماہ چارہ ہم بکہ خوشہ چین دارد</p>
<p>۲۰</p>	<p>سیاہ رو سے جہان است آن کس ای محمود کہ جا گوشتہ بے نام چون کمین دارد</p>
<p>بجوی آن لالہ را می دل شیدا وطن دارد کہ اندر گردن خود رشید لعل رسن دارد کہے کاشقہ آن طرہ و رخسار و قد باشد بشوق ہوسہ لعل می آلود تو ای ساتی</p>	<p>اگر چون یوسف خبر امان بشد چاہد وطن دارد کہ اندر گردن خود رشید لعل رسن دارد چہ پرواہے تماشای گل و شر و سمن دارد دلہم چون جامے سرتاپا شکل من دارد</p>

<p>چو یوسف بود چاه زندان گریه دل ما ز خاک مقدس طاهر کن خوابد حسرت ولا خال سینه بود بزرگوشه چشمش رقیب یوسیت بر سر از لعلش گزشت آرس مر از آن پس دل میکشد نظاره افکندن چو دامن شوق نبود تعجب گر بود رنگین</p>	<p>گشاید از چاه و در زندان شوق پیکان دارد شیدنا ناز و کز و امن محسوس کن دارد غزل شیر گزشت ناز مشک خشن دارد فلک چون خاتم جمهر انصاف هر من دارد که حبیب جانم گل صورت آن عزیز دارد که بر گردن لب لعل تو خنجر من دارد</p>
<p>۲۱</p>	<p>بخت و خوبی تو محمود و احقر چشم و چهره دل بگل مردم دیده سفر اندرون دارد</p>
<p>ز طبع خلق دل مبتلا چه غم دارد ز ظلم و دوست دل زار ما چه غم دارد جو کو کین لبم گر چه کوه غم افتاد دل فسرده من شکل خنجر تصویر هر آن کی که ز دست غم تو شد پامال کی که سایه دیوار است بر سر او اگر چه گشت بد و غم تو دل بیار کی که ز لب لعل تو خورد شراب نوش اگر چه ز آتش غم سوختم چه پروانه شکست دل گستم دور چرخ بیه پروا</p>	<p>قتیل عشق ز تیغ جفا چه غم دارد چهره غمرده ز جور صبا چه غم دارد ولیک آن بیت شیرین ای چه غم دارد نگرد و از دم صبح و آج غم دارد بر یک نقش قدم از فنا چه غم دارد ز نارسائی نفس با چه غم دارد چو هست لب لعل شفا چه غم دارد ز سم افعی زلف و تاج چه غم دارد چو شمع آن بیت با شتاب چه غم دارد ز خال و اندک آسبیا چه غم دارد</p>
<p>ز غم گر بر صفت در زمانه آمد محمود</p>	

۲۲	غلام حضرت شیخ خدا چشم دارد	۹
مر از لعل تو امید کامیابی بود شفا ز بوس لب یافت دل بیمار نوشته ترجمه دیدم بگرد سوره نور بلبل حید زب جوهری نشد ظاهر مراد و مردک دیده و خیزل سر شک سپرد جان از نساق تو نا امید و ندانم این که بر آمد ز پرده شیداوار ایام شهر که سیکه منع رسیدیم	فغان که چشم تو ام بر سر خرابی بود کرد از ترسم گلکند آفتابی بود خط سیه که بر آن چهره کتابی بود که تاب ابرو است او تیغ آفتابی بود بیاد چشم تو چون مردمان آبی بود که از وصال تو اش چشم کامیابی بود ز شورش لعل یاز بجه حبابی بود بکوه سیکه سجاده شش شرابی بود	
۲۳	هر آن غم که بمن رفت زان غم محمود اگر صاب نمائی ز عیالی بود	۷
دل که آن سلسله زلف گر بگیر کشید گفتش ابرویت ایامه نماید چو بلال روز است اندر دولت ایامه نه بخشید نکت بود ز لعل لب او هر چه فرو گرم عیش است یاران گمراشید مرحبه بود بر غم جگر و جان فگار	بود و یواند کشش بن گونه بیک کشید چشم مستش من از عیده شمشیر کشید بسکه در کویتو دل ناله شبگیر کشید گوهر و صف که در رشته نقیر کشید که چمن آتش تابسم در کشید از چنان سخت کمان از دل من کشید	
	بنگراے موه شگافی که ترا وصف میان کاک محمود چنین در خط تحریر کشید	

کجا هست کجا پیش اسیر بخانه می باشد
 ز دور دل خاکساران را سرکشانه می باشد
 برنگش می گوی گل گرد و سبک و جی کجا پابند
 خطا باشد دل شورید را سود از لطف او
 فغانم با عشق آرام او گرد و کسید انم
 اگدا می ماه روشم شبستان خیالم شد
 اگر کسی فرار کشنگان خط سبز خود
 خیال غیب را ندول نماید که مرا متزل

۲۵
 هر آنکس شناسی آن بت ناستنا گردد
 چو محبت موش دل از خلق جهان گد می باشد

تا که ز غمت این دل جان باخت نالد
 چون از غم سر و چمنه فاخته نالد
 گل بارخ خوب تو چو بیل کند افغان
 ساز و چه اثر و دل آن پرفتن حیار
 تا شب محبت نگراید دست که قائل
 از شرم و دانت بچمن غنچه بیل
 سر کرده جید از تن عاشق زنجار
 چون بیل جو غم او خانه دل را

محمود و ز سوز دل خود بارخ چون زر

۲۶
 در بونه چهران تو بگذاخته نالد
 بجای اشک ز چشم شرار لرزد و ریزد
 غیب مدار که بعد از وفات خلک وجودم
 و که که قطره خون بود بر در چرخ چشم
 چو شبنم که در روی گل از نسیم بهاری
 بغیر لعل تو ام لخت دل ز جانشین مرگان
 دل مرا چه بجز چون ز بیم زهره شیرین

۲۷
 بسین ز دیده محمود و کش زخم دل مضطر
 بدامن از خمره سیاه لعل لرزد و ریزد

تا و ک آن خمره صفت شکن جوق آلود
 کشته دست نگارین ترا اے قائل
 سین چون شمع چمن خون ال لخت جگر
 نیم بیل دل من بین که نجاک ره او
 نیست از ناوک باز تو اگر گنج مجروح
 در شکایت چه غیب گر چکد خون سخن

۲۸
 بسکه در دل خلدم نشیند و راسه محمود
 می تراود ز لب من سخن خون آلود

آرایش خط بر رخ یا راست به چینه
 یا سرو کین نسبت آن قاصد رهنا
 دین آینه بر نقش و نگار است به چینه
 کان بے پروا این پیر و بار است به چینه

گل چہرہ و سوسن خط و بالا چہان سرور
بحراست مرا چشم دور و عنبر جبری
باریگی موسیٰ کس نازک آن یار
آن فعل سرشکے کہ مرا تو بظہر بود
در زلف سید نیست نمایان رخ آن ماه
در ابرو نہ نو نشود ظاہر و پید
شیدا ای گل عارضی آن سر و مکنند ام
حق دار و اگر ہمہ منظور شود دل

۲۹ از صحبت نا جنس چہ نال دل محمود
گل را بچمن صحبت خار است بہ بیند

ہر سید کہ آن کشتہ پیکان تو گردد
چسند تو اسے چشمہ امید کہ محروم
آویزہ کوشش تو رسد گوہر پروین
دل با ہمہ جمیعت اگر دے تو بیند
برگشتہ او گر یکند طبع بس گویا
دل سینه صد چال سپر کہ مکتب شاید

۳۰ چون فاختہ بر سر و دل عاشق محمود
بر گرد و سر و رخسار آن تو گردد

کے گدائی کو تیرا اختیار کنند
اگر ناز بر ہمہ شایان تا جہاں کنند

اشارہ کرتے کردہ گرچہ چشم تو نیک
دلہ رہو بیک عشقہ شوخی چشمش
ضعف نیست چو تاب سخن بصورت طفل
زیادہ حسن رخ یار میشود از خطا
چو شمع نیکت عتبہ فشانہ از دامن
بد ہر ماہ دولت بود تہیہ سستی
ز آسمان نبوہ مطلب و گرامارا

۳۱ بیان چو راست کفر بچسا ہمیش محمود
بدست چپ نتواند کسے شمار کنند

زمین دل خستہ خیال لب جانان نرود
از پے چارہ میر منت عیسیٰ کہ ترا
پا بر دل گرچہ بند دل ز سر کو تو نیک
در چہان خاطر مجموع کے راست نصیب
فصل گل حیف کہ از ضعف چو تصور برا
ہمہ رونا و کب و لبر مر و اسے جان جنین
دل کہ خور و بچور تو و بیداد و رقیب
الفیت شمع رخاں رشتہ جانست نرود

بیند از طبع شیدا گل رخسار ترا
ہمچو محمود ز گویت بگشتان آرد

بکار مست گو کے دل اعتبار کنند
غزالہ بین کہ چہان شہر را شکار کنند
زگرہ در و نہان را دل اسکار کنند
کہ حسن آئینہ ظاہر بے غبار کنند
صبا لذر جو از آن زلف شکبار کنند
بلکہ کہ صفر یکے را و و صد ہزار کنند
اگر جز بآن مہر بے مہر ممکن است

آنکه خوابان جهان را رخ زینا بخشید
و آنکه بخشید ازین گونه گل حسن و جمال
و صف اعجاز لعل برافسون و حمار
که بر من منت ساقی پی جانی که مرا
یا دموست که نازک آن یا ر مرا
که شود ماه مقابل بچالش که شوق
غم عشق تو بل حوصله افزو و بی
لخته حسن تو تا فهم کند دل او

چه غم از درد دل خسته مرا است محمود
۳۳ اگر طبعم ز لب نوش مدام بخشید

بیتو شکم هر تن از چشم پر غم میسرود
میسرود لعل حق بر عارض آن که خدای
پست را از خند است به نمک بند لب
یا بیت عیسی دم من که زبان بخند طبع
در فراق غنچه لعل لب آن گل مرا
این دل شود دیده شده و بسته زلف تو باز
عاشقان را زخم شوقست هر دم است عیب
خیر من که ز کوی آن میداد که زخم غمین

کعبه ای محمود و کار و نام از من گل خنجر

۳۲ بلکه آنجا بیشتر باد صبا کم میسرود
روشن تیان زیبا همه گرچه ناز باشد
بر سر من منور بر چه کنت خیال کوه
دل من سیر چشمش شده آنچنان که گوئی
چه عجب که دل نبندد دیگر شمع که بیان
سزدت ز خون طهارت که کیش عشاق
بر غیر گفته گو یا سخن ز اهل خلوت

طلب و فانیاید زبان نمود محمود
۳۵ بخدا جفا پسندد همه گریا ز باشد

چون ز شوق تو ز باغ غم بدمان میگرد
گر کنم شهید لب نوش تو ظاهراً هر دم
چون یقین نیست ز لعل تو سخنها گویند
پوست لعل تو که ز سود تو با قوت است
آب حیوان شود از شر مبطلمت نهان
چون شود اشک نشان دیده در چرخ آن
رشته جان من میسرود با صد دل
رویش منور صفت شمع زنگ آنکه دلش
در پی محمل آن جان جهان این دل زار
ای جوان پستی از پر طلب زانکه عیان

کعبه ای محمود

بیتو شکم هر تن از چشم پر غم میسرود
میسرود لعل حق بر عارض آن که خدای
پست را از خند است به نمک بند لب
یا بیت عیسی دم من که زبان بخند طبع
در فراق غنچه لعل لب آن گل مرا
این دل شود دیده شده و بسته زلف تو باز
عاشقان را زخم شوقست هر دم است عیب
خیر من که ز کوی آن میداد که زخم غمین

۳۶	بلبلکاری سز منزل آن گل محمود روز و شب همچو صبا گرد جهان میگردد	۱۱
چو دل شوریده زان لعل توانا شد ز جا آواره صد دل گشت از باد مرا بیگانه دل از هر دو عالم دل سگشته در کویتو پامال توانا گشته ام از ناتوانی ظیفیل کاروان عشق این دل دل خون گشته در را و غم او بیاد آن لب خندان چو گریم کجا گردد با بروسی توانا شد ز لیخار اگر میان چاک شد چون		
۳۷	من ای محمود زان گریم که باعث مرا آن خنده دندان نشاند	۷
همسری خورشید اگر با آن میزبان کند دید بر بند پیش لعلش خندان شرم دل بیار چشم مست و لعل نوشینش بدم در کس اسرار محبت نیست کار هر دلی عاشقان با حسن آن شوخ پس بگریز شور		
خوش ایام ده و در چشم جهان سوا کند شوخی از بند نقاب از چهره او واکند گر چو ساغر خند و گریه چون چنان کند وین سخن با فہم او را کی دل واکند همچو وحشی ہر طرف آوارہ صحرای کند		

در این بیت
چون در آید
و در آید
و در آید

در این بیت
چون در آید
و در آید
و در آید

۳۸	میشود محمود و در یاد رخ او لغت محبت آئینہ طوطی را بے گویا کند	۷
میل گشتن گز گشت کن بھی بالاکند سر و چون ہمسر شود با قامت عنایم او بر گل شاو آب بند و سیان از شکرت معنی صورت پرستی جلوہ گر گردد و پرو فیض عشق است اینک ساز و قد افق بلبل لعل خشم ز ساز و شہر و بانقص کمال		
۳۹	پیش حق محمود نبود قول باطل را فروغ سامری کے دعوی آرد بید بیضا کند	۹
آن صید اسیرے کہ گرفتار تو باشد مارا نبود با تو بجز مہر و وفا کار پادشاه و فاضل از تو جفا نیم و بارے زین درد دل خستہ سزد گریب ز جهان مانند من غم تو واسے ماہ و دین شہر پیر این خود غنچہ قبا ساختہ گویا در فلک پایا ہمہ آثار نیابند اے رونق بازار و فاکیر و عورت		
پوستہ دلش از آزار تو باشد ہر چند کہ بیدار و جفا کار تو باشد خود گوی کہ این شیوہ سزاوار تو باشد چون عیسی او گرس ہمار تو باشد بچارہ غریبی کہ بر نہ ہمار تو باشد نہ اسے بدیش از گل بے خار تو باشد آن فیض کہ در سایہ دیوار تو باشد سفر و دل بکن کہ خرم ہمار تو باشد		

<p>۹</p>	<p>محسوس که در چشم تو اش نیست بهائی باشد سبب رونق بازار تو باشد</p>	<p>۴۰</p>
<p>آن قدر بار چغبار بود که از کار افتاد جان و دل و بدن ازین مرحله شوارفت روز باشد که دل غمزه بهیزار افتاد طرح موزونی او چون قدر و لدا رفتاد چشم هر که ترا بر گل رخسار افتاد شهره حسن تو در گنبد و قمار افتاد هر که در فکر سرخ کمر یار افتاد ماه نواز تعلق خلق بیکبار افتاد</p>	<p>هر که کار بر دل غمزه بایار افتاد لغتم آسان بر من از عشق بتان دل اما زمین منت که مگر بهر عیادت آئی والد سر و اذان فاخته ساقم که بسل غ جلود گمش و گل در نظرش خار نمود شتری نه ترا گشت از ان که خوبی کاست چون می تشانی بجز از نام نیافت شهره شهر و ابرو تو باشد اے ماه</p>	<p>۴۱</p>
<p>۱۱</p>	<p>کافران مژده که از جلوه آن بت محسوس کارش از سحر و سجاد نهزار افتاد</p>	<p>۴۲</p>
<p>چو شمع بزم سراپا تمام میوزد چو شمع تاب سحر دل ز شام میوزد همی به شمع که ماه بهت نام میوزد ز رشک آن لب با قوت خام میوزد دل نه بخت لبود اے خام میوزد بنفشه در چین دمی بجمام میوزد دل منور بگاه خمیرام میوزد</p>	<p>دل ز آتش عشقش مدام میوزد بیاورد میو اے ماه جان فروز مدام ز رشک طلعت مجلس فروز و لب برین جگر فسوده نهان لعل ز لب دل سنگ امید بوسه آن لعل آتشین دارد ز شوق لعل فی آلود و خط سبز نگار ز رشک جلوه باله اے کن سراپا ناز</p>	<p>۴۳</p>

<p>دل رقیب حسرت جوان بمید غزال حدیث شوق رقم چون کنم که در این راه بشمع سوز دل خسته را کن تشبیه</p>	<p>از ان زمان که مرا گشته رام میوزد چو خامه میرودم بیکد و گام میوزد اگر این بر اے تو و ان بهر نام میوزد</p>
<p>۴۴</p>	<p>افتاد است چه آتش را بجان محسوس اگر بر دل تو دل خاص و عام میوزد</p>
<p>غم برین در طلب صحبت یار آخر شد چرخ پوشید رخ ماه شب افروز چو دید بنگر تازگی و رنگ که از جوشش صفا بچشم گم گنم ناله ز میتیانی دل شرده است بخت که از طالع روز افزون باز اول فصل بهار آمد و از جلوه گل</p>	<p>رخت از کار دل خسته و کار آخر شد روز غور شید ز تاب رخ یار آخر شد لاله را اول حسن تو بهیزار آخر شد که ز سحر تو مرا صبر و قرار آخر شد صبح امید و مسیه شب زار آخر شد غم دانه ده دل طبل زار آخر شد</p>
<p>۴۳</p>	<p>به تناسل دل از بهت سانی محسوس شکر لعل که مرا سر نخ صبار آخر شد</p>
<p>بر زبانم تا حدیث آن رخ پر نور بود بوستان لعل شیرین تشنه تر که دم بوصل دانی گامی که خط بر لعل نوشیدش میسد خلل بر لعل شیرین آن شاخ نبات مدعی رایش من چون گفت خواهم کشتنت بود اندر باله خط رو اے آن به جلوه گر</p>	<p>در دمان گویا زبان من چو شمع الطور بود آب این چشم با چندین جلادت شور بود حیف کاین پا لوده مصری نصیبی بود گوئی با بنفشه بر شان گل زنبور بود فی الحقیقت که نه بهدیشش منظور بود یا که تابان آفتاب نه شبیه بجور بود</p>

۴۸	طاقت و تاب و توانائی و صبر محمود زلف رخسار و خط و خال سیاهش برونند	۹
کیست آن پیغام جانان آورد بد بر سر کوتا که از شهر سبا خضر کوتا از پله لب تشنگان کو طیبی تاکه از دار الشفا کونیم می صبحگاهای تازمه در شام عند لب بید باغ در شب تار الم سوسه کتان جانم پر دانه خود پر دانه		
۴۹	سوسه محمود حنین مستمند کیست آن پیغام جانان آورد	۷
کسان که مصفح و زلفی را گویند ترا که غارت میرود را ماکروی کجا است گوش حدیث جنون باشند گذشت شهرت قرار و قیس خلق کنون آمان کشیده زابر و کند زلف کشاد زدمیت فسر اق سکونت طایر آه که سفته دل از شقیب تم اس محمود		
مجنون زگر و شلیل و نهاده گویند قرار و صبر دل بقرار را گویند کجا زبان سخن از کار و بار گویند فساد با همه از حال زار را گویند ولا حذر که ز بهر شکار را گویند مرا که زایر و دار الحبار را گویند		

۵۰	زحمت سخن آید ابر ما گویند	۷
دل من از لب نوشت جدا نخواهد شد دل من چو غنچه بقدر بے تو در گلشن تیر از خون جگر کو خورم چو غنچه دلی بیار چشم تو ز کس چنان بود بیمار جز این هنر که پوشند عیب کس کاره خسب طبع نیابد شرافت از تقلید گر شده و روز آب بقا نخواهد شد شکفته از دم باد و صبا نخواهد شد لبم بشکوه دلت آشنا نخواهد شد که یک قدم ز چمن عصاره نخواهد شد مثال آمینه ز اهل مصفا نخواهد شد اگر استخوان بخورد سنگ نخواهد شد		
۵۱	کجا رود ز سر کوسه دل را محمود بیله مریض زوار الشفا نخواهد شد	۹
تا ناظر قمری بشید البقیه و لبس کرد گشسته آلوده خون بسکه صبا ز بلبلش بایه دولت من شد غم آن سین من شکوه زان جان چنان نیست که من با هم آبرو پیشور از گرد سفر حاصل مرد تا که مشق غمی عشق رخ نو خط او کافر لغبت صبا بود گر مرشد مسکرتا با هم نفس طاقت پروازم نیست لله الحمد که شد حافظ سخن محمود معنی مصحف رخسار چون از بر کرد		
شور و داسه می سر و برون از سر کرد همسری با رخ خویش چو گل با هم کرد سیم تاب لشک میخیزد رخ زردم زد کرد هر چه اندر حق من کرد دل مضطر کرد این حدیثیست که در گوش مرا گوهر کرد آنقدر کاست تخم را که نخ مسطر کرد در قفس موسم گل شکوه بال و پر کرد باز صبا و ندامت که چربا بے پر کرد		

<p>۵۲</p> <p>که عشق آتش سوزان دیار باشد گشاده شود از آن زلف پرچم کند بجای سینه بر دین خاک آید چو یوسف آمده بیرون چه نکرده باشد فلک بجز خورشید از ستاره سپند کردست کوه و خرابست بر نخیل بلند</p>	<p>یکه بر آید عشق از لعل است کشید غمزه ز ابرو سه پرچم تو گمان بجای آن لعل نوش هر که ببرد دل من از دقتش سسته شد باز لعل هر دفع چشم بد از ماه روست او سوزد چگونه بود از آن لعل نوش برگردم</p>
<p>بود بختی شیرین بت عشق محمود</p>	<p>۵۳</p> <p>عجب نباشدش از لوسه گر گنی خورند</p>
<p>در حجاب آفتاب خواهد شد همچو موج سرباب خواهد شد مشرقی آفتاب خواهد شد واسه اگر به نقاب خواهد شد آفتاب شمع و شتاب خواهد شد این سیم سرباب خواهد شد</p>	<p>آن مراد به نقاب خواهد شد زندگی نقش آب خواهد شد اسرار من مستراح حسن ترا سوخت و در برده عالمی حشمتش ای دل آن لعل شوخ آخه کار بیگنا هم کش که عشق ترا</p>
<p>۵۴</p> <p>این جام شراب خواهد شد</p>	<p>۵۴</p> <p>عشق بالای بت انم میکشد نغمه آن دست انم میکشد من نمی ترسم ز مکر دشمنان</p>
<p>این لباسه تا گیسو انم میکشد طلعت است این و آنم میکشد خود فریب دوستانم میکشد</p>	<p>عشق بالای بت انم میکشد نغمه آن دست انم میکشد من نمی ترسم ز مکر دشمنان</p>

عشق آتش سوزان دیار
گشاده شود از آن زلف پرچم کند
بجای سینه بر دین خاک آید
چو یوسف آمده بیرون چه نکرده باشد
فلک بجز خورشید از ستاره سپند
کردست کوه و خرابست بر نخیل بلند

<p>۵۵</p> <p>چون تیر و باز از کج روی نیم زن گل چو بیل خار خار قائل من غمزه خونریز نیست بلکه آن انداز و آنم میکشد</p>	<p>آن بت ابرو کس انم میکشد بلکه جور باغبانم میکشد بلکه آن انداز و آنم میکشد</p>
<p>۵۵</p> <p>چون تیر و باز از کج روی نیم زن گل چو بیل خار خار قائل من غمزه خونریز نیست بلکه آن انداز و آنم میکشد</p>	<p>چون تیر و باز از کج روی نیم زن گل چو بیل خار خار قائل من غمزه خونریز نیست بلکه آن انداز و آنم میکشد</p>
<p>۵۶</p> <p>آن گیسو چنان حافظه کن شده باشد</p>	<p>۵۶</p> <p>آن گیسو چنان حافظه کن شده باشد</p>
<p>۵۶</p> <p>آن گیسو چنان حافظه کن شده باشد</p>	<p>۵۶</p> <p>آن گیسو چنان حافظه کن شده باشد</p>

چون تیر و باز از کج روی
نیم زن گل چو بیل خار خار
قائل من غمزه خونریز نیست
بلکه آن انداز و آنم میکشد

آن گیسو چنان حافظه کن شده باشد

آن گیسو چنان حافظه کن شده باشد

<p>بال و پر پروانه به سوختن می پرورد آهجو کرم پیل خود را در کفن می پرورد</p>	<p>بے محابا بر سر شمع افکند خود را مگر می تند بر خویش کس میکند خود را ملاک</p>
<p>۵۷</p>	<p>ماهی سرخه حیوان بود گویا زبانش تا که محبت خود از لبش سخن می پرورد</p>
<p>این فرنگی بین که اعجاز می کند خویش را بر سر بازار می کند کین خیار آئینه را آینه مصفا می کند نوشه را در سرب لعلت دارا می کند خود بر آتش سبزه سیراب پیدا می کند کا عتاد زندگی جان را میرا می کند کز میانش آتش عشقش محبت می کند کاندر آن نغمه بهار خلد بهوید می کند</p>	<p>کشته ناز ترا چشم تو احیا می کند گل اگر در حسن باد تو خواهی می کند سبزه لعل حسن دوست او بالا می کند کارگردان جهان اگر ز غمت آفتد چه غم خیست خطای عارض کن گل از اعجاز حسن زود یارب ساکن شهر بدین کن مرا آنقدر شوق حبیبه در دل من جا گرفت عشق احمد می کشد دل را بسوی طیبه</p>
<p>۵۸</p>	<p>حرز جان کردن چو موسی نام پاک معطف در دل محبت خود اعجاز بیضا می کند</p>
<p>بر سرش بر پا ازان قامت قیامت میشود میدم چند آنکه آئین غرامت میشود آتش عشق ترا روغن ملاست میشود کوچ شکر را غبار ده علامت میشود</p>	<p>گر که آشفته تن سر و قامت میشود بوسه از لعلت گریه گریه تو احمی باز گیر پندنا صبح کرد و سودایم از یک هزار بر زوال حسن او خط سبز باشد دلیل</p>
<p>چون رود محبت تو از کوی تو کس نجیب را</p>	<p></p>

<p>۵۹</p>	<p>پیش و تاب موج داشتک ندامت میشود</p>
<p>گو یاست زبان بهر شناسی شیه بغداد در روضه پر نور و فیاضی شیه بغداد در یافتن از فیض و عطای شیه بغداد شد زنده بنا شیر و عاصی شیه بغداد هر به سر و به پای گدای شیه بغداد حاصل شده آن رتبه برای شیه بغداد از حکم خدا آمده پای شیه بغداد ساز و چه که روح و شای شیه بغداد وروسه اثر مهر و ولای شیه بغداد باشد چه بسا نفل لوامی شیه بغداد یابد بهر صدق بقای شیه بغداد</p>	<p>بر یاست دل جان بولای شیه بغداد چاره بپزند صبح خور از خط شاعی هر کس بولایت شرف هم تبه دریافت بس مرده صد ساله بیکدم چو سیجا آز که بخوابد بدین سر شای چون دوا و معراج کف پای می را بر گردون هر قطب مولی کز غفلت چون رتبه تجویبی حق راست سزاوار بد تر بود از تنگده آن دل که نباشد از تابش نور شید قیامت نبور غم هر دل به سلوک شیه بغداد فنا شد</p>
<p>۶۰</p>	<p>یارب تو بکن دید محبت خود منور از پر تو انوار لعلات شیه بغداد</p>
<p>دگر فریق و حسیان عرقیم محمد از ماشده به سر و جز کار حرم نیکی حیران نموده ما را باره نفس از بس دو از چرخ مارا داده به ازیت مقبول کبریائی از تو چه عرض کردن</p>	<p>وایم بخواب غفلت خطیم یا محمد بر حال ما کرم کن عاصم یا محمد مخکوم او شده دل خستیم یا محمد کن رحم بسکه حیران استیم یا محمد بر تو هم بین عالمیم یا محمد</p>



اعمال نامہ را شوا از آب حمت خود
بار از جملہ آفت در حفظ خود بدار سی
از ہر خاک پایت صبح و سہا ہمیشہ
حفظ کلام حق را در قلب مانجہ دار
تو سرخرو مرا کن در بزہمت مردان
تو جملہ حاجت من بر آزار عنایت
از سوزش جنہم مار انجات بخش
مسکن غم دارا علی تو آنخان وہ
وہ نور چشم مارا در شہر انقدر نا

در شہر سرخ باشد رو نیم یا محمد
نام در جهان لیان باشم یا محمد
ہستہ منتظر بس چشم یا محمد
از لطف کن پذیرا خوسم یا محمد
از تو ہمن منت دارم یا محمد
دوست ہست از تو کاریم یا محمد
تا آب حوض کوثر نوشیم یا محمد
باشد چو مہر رخشان قصریم یا محمد
تا تو جملہ حق بنسیم یا محمد

از فضل و لطف مارا محمد خلق گردان
تو ہست نور سبحان خاکیم یا محمد

ہمین اسیر من تیرا ہوں یہاں مباد
خدا کی واسطے مت باز جہاں پر میر
بغیر شکر کردن شکوہ تیرا کس مہر سے
بچاؤں تیرے کس کے ہمہ گیر وین
یقین ہر خون ہی جا سر شک ہو بیجا
ہوس ہو دلین کہ دیکھوں جن ہمہ گیر وگو
ہمین شاعر غم مجھے ہرگز کبھو اسیری کا
ہزار حیف کہ زلغ و زغن کے سات مجھے

ذرا تو حالہ ہو میرے مہربان مباد
ہمین ہر کتاب میں ہوں مرغ تا توان مباد
مجھے چسپائی نفس میں میری بان مباد
ہو می چون دشمن جان میرے باخیاں مباد
سے خدا جو میرے غم کی داستان مباد
نفس کو لے میرے چلے ہاں گشتان مباد
باین امید کہ ہو دیکھنا قدر دان مباد
دکھ نفس میں ہر کجا ہر آب یہاں مباد

دل امید ہے میرا وہ مرغ اسے محسوس
کہ جسکے واسطے سارا ہوا جہاں مباد

اسے چرخ را بکام تو وایم مارا باد
بر در گرجا لی مباد تو آسمان
محکوم حکم ناقدت از دل بود جہاں
حکم قضا مثال و قدر منتقدت مدام
در زیر پان در ایض اقبال تو بکام
مغل سیم سمند فلک سیر تو کتاب
از تائبہ مارا سے خیر تو آفتاب
بخت جو ان تست عروسی کہ چرخ میر
سالار جنگ نام تو باشد ہر دم گاہ
بر آسمان ملک بلامست تیغ تو
در گشتن مدارج جاہ و جلال تو
خدا ہم مجلس تو ز خوبان گلعداں
باشم شمیم گلستان خلق تو
در بلخ و ہر خصم تو از صرصر الم
آن تو نہال باغ سعادت خیر و جنگ
از تائبہ کتاب حوادث و جو داو
قراب حیات پر پوشش جام زندگی

بر وفق مدعا سے دولت روزگار باد
استادہ ہر نظم جو حجاب بار باد
گردون بجات بندہ خدمت گزار باد
پر پشت بخش تو سن گردون سجار باد
پیوستہ رام ابلق لیل و نہار باد
چون ماہ نو بگوش فلک گوشوار باد
مانند ذرہ منقل و شہر مارا باد
روز و شبش زمہ و مہ آئینہ دار باد
سالار ملک ذات تو در در نگار باد
عید جہاں ز پر تو او آشکار باد
اقبال دولت ادبی آب بار باد
فراش محفل تو نسیم بہار باد
دل خون ز رشک تا تو مشک تار باد
دل خون و سبز چاک بزرگ انداز باد
پیوستہ محفل زندگیش بار و بار باد
ہر دم بنیر سایہ پرور و کار باد
پیوستہ شاہد طربش و رکنت ار باد

چهره با آب اواز عارض گل آب برود	۶۵	طره پرتاب آواز سنبل پرتاب برود
قاسم ملجوی او صبر از دل زارم برود	۱۳	ز کس جادوی آواز دیده من خواب برود
چشم زارم را بر بود از جای طوفان بر شک		چون پر کایه که از آتشش سیلاب برود
کرد میل صد هزاران ناله مردم در نفس		ناله صیاد از چمن شش گل شاداب برود
آنقدر نورش منور گشته در هر دو سرا		کز بصیر تناسلی دل بس تابش متحاب برود
چون بیادم موسی نفس خوب کیس آمده		ز آن سیه تاب سودا را سیاهش آب برود
عرق جسم پاک او را چه تنگاوید ز بان		بوز عطردشک و عینرجم گل گل آب برود
بر سر جاده زخماش دلم از دوسر صدق		جان خود را آب کرده اندوه و دلاب برود
هر که در آتش خود و عشق حسد ریخته		از بر آس اخذ حینت گوهر نایاب برود
بحر شوق ماندان طبع مرا از سر گذشت		از چه سینه دلم چون ماهی به آب برود
عاشقان روسته پاکش در دین میردند		زین مهر صد خاطر بایه اول متیاب برود
در قبا چون سجده کرد دست احمد شد بنا		قوت الاسلام ز نور رستم و سهراب برود
جان من از هر طرف سوخته و می کشد		لجه عشقش مرا در گروشش داب برود

۶۶	در تناسل مریه سرخ بسمل همان طبعه	۱۳
	قلب محبت و یک شوقش عزت سیاب برود	

تن زار مرا از لطف بخت برشته میسازد		که آتش مشت خورشید از آتش میسازد
نوبه عشق در سینه در دلم جایگزین دید		که قنجان جگر در دوزخ جایش پرشته میسازد
ز چشم و رومی او هر دم تصور یا دلم گفت		که سبب شک و اودام و طغیان پسته میسازد
عجب یاد او در دلمان که گنج حسن خوبی است		بصدق جان بر دلم را خسته میسازد

نوشته شده است
در این کتاب

ز چند روز میثاقیکه در جم بسته با ایزد		بسیار قیوم شوم شش حبه میسازد
کسیکه دل بتو بسته بکلم رب روان گشته		ز فکرسند خود رفته نوری را رسته میسازد
دلم از عشق او یکسر خوششش گشته است		که تیر نور او هر دم جگر را سخته میسازد
در روان او شوق طبعیه هم را نمانده کس		مگر صفات غم و دوزخ و بن و دوزخ میسازد
خوش آن شخصیکه از بهر رضای احمد مختار		پیش روی و در نامی حاجت برشته میسازد
ز نور حسن او از چشم دل چون دیده شد بر تو		بصدق جان و دل الله از خود رفته میسازد
کس بر سر دینی او که عین حکم رب باشد		احاطت نکند خود را با دینی شسته میسازد
تناسل سکونت در دین زنجی خواهد		که خاک پاک آنجا کیمیا گشته میسازد
حرم طبع افضل است از عرش برین اکثر		که شوق صلح بر دم جگر را نفته میسازد

۶۷	از آن روزیکه در دین شوق تو محبت تو میخواند	۱۷
	چو آن باد و چون است از جان منته میسازد	

خوش ز خط حسن و بکلی نبهود		بلکه که آئینه را آب از غبار فروود
کجاست غل سیه بر عذر شعله رفغان		مگر خنده خنیل و آتش نمرود
تبریت نشود بد شربت خوش اخلاق		شمر یک طبع نیل و علاوت امرود
تو گنج حسن و مرادیده و بر دلیست غراب		پیر کجا که بخوابد دولت سپاسه فروود
مراد وصل تو از می اگر حراج زریان		و گره جگر از می بگو تراست چه سود
جلال ابر و او چون جام توام اند		شریت کلمه پرورد ارشد است غمورود
چو سر و قد او در گشتن شال رسید		ز سخی شنج بل پر دمای را ز کثورود
چو احمد از احمد هرگز جدا نمی باشد		که نام داند از آن شرابا بغیر و دود

نوشته شده است
در این کتاب

نوشته شده است
در این کتاب

نوشته شده است
در این کتاب

<p>کسے بفرق او محمد سہ جان دریافت اگر چه شوق دینہ ہند حیدر کرد و عشق طیبہ طیبیدن مرا فروں گروید الہی زود مدینہ رسان کہ من آنگاہ ز ذابت احمدی چون معجزات او دیدند چو از قضا شمع سراج یافتند احمد ز چہل خویش او چہل بر پنجہا برداشت اگر چه شیخ نماید سلوک رب قدر</p>	<p>کہ پارستن عجب تیغ نبی فرسودہ ولیت و فضل امید و مسلم و پیو بزود می حق رساند بے شوم خوشنود جبین ہند بہ باب نسا روم بسجود قبول کردہ آن دین خدا تمام ہنود کہ زہر و جہر خفاں حق ز عین شہود چو عہد صالح کہ دریافتند قوم نمود مگر یافت مراقب شدہ کیلکہ غنود</p>
<p>۶۸ جہد ز سجدہ باب اسلام تا بان ساز خدا مدینہ رساند اگر ترا محسوس</p> <p>طاقت از دست نیاید گنجہ باید کرد حرم کہ و طیب شدہ درد نیاجیب در ہوا سی تویدل چونکہ پریشان عالم از سر شہر توکان تیر ترا ز پیکانست قد و لجوی کہ در دشمن تیار پاست لمو حسن تو گنجیدہ پیر و کونین</p>	<p>در دل دوست بہر حیل رہے باید کرد شعلہ دل بہ تناسل شے باید کرد زان بی غفلت و توقیر و سہے باید کرد خندہ خشم و لم را کہ سہے باید کرد میل دل را بگوید کہ سہے باید کرد در دل خویش بہر حال سہے باید کرد</p>
<p>۶۹ اگر چه شعرا سی زبان حبت شنایت کردند لیک محسوس سخن دا تو شے باید کرد</p> <p>غلیں بود ز جور و جفایت ہزار جان بکحل مگر زہر و دقاسی تو نیست شاد</p>	<p>۷۰ شکر احسان خداوند کہ بر خلق جهان آفتاب جگ کہ از فیض دانش زورہ</p>

در این شعر
جہد ز سجدہ
باب اسلام
تا بان ساز
خدا مدینہ
سناند اگر
ترا محسوس

<p>بر دل کہ شد بسلسلہ زلف او مرید چشم است بر رخ تو دیا نشے ازل ز اندم وہان و زلف تو دوست و نظر چشم تو بر کشید ناب و مکان کین چشم است ارہ گری می کند مگر</p>	<p>در شاد و یکسرخ شاہد مراد دیا چہ حال ترا بر کشید صدا کاستار لام و میم مراد و دیا زلف تو از کین چو کند پلا کشاد بر فعل مست نیست مرا بالکل افتاد</p>
<p>۷۱ محمود و طیبہ سلسلہ برین بہت در جهان زیرا کہ دل بہ رستن بہ نخواست اجتہاد</p>	<p>۷۲ شکر شد کہ دعوت محمود کز بہر امید بہرعت جنگ ترا بر نیسان فضل حق باری وزدم با و مبع فضل خدا از سبب شلال این شادی میل طبع کہ بکشتن نظم</p>
<p>۷۳ شکر شد کہ دعوت محمود کز بہر امید بہرعت جنگ ترا بر نیسان فضل حق باری وزدم با و مبع فضل خدا از سبب شلال این شادی میل طبع کہ بکشتن نظم</p>	<p>۷۴ از دوسم صدف کار گر آمد غره مبع عیش بر آمد صدش حامل گہر آمد شاخ اسید را نثر آمد غنجہ دل شگفتہ ترا آمد نقد سنج و ترا نثر آمد</p>
<p>۷۵ شکر احسان خداوند کہ بر خلق جهان آفتاب جگ کہ از فیض دانش زورہ</p>	<p>۷۶ شکر احسان خداوند کہ بر خلق جهان آفتاب جگ کہ از فیض دانش زورہ</p>
<p>۷۷ شکر احسان خداوند کہ بر خلق جهان آفتاب جگ کہ از فیض دانش زورہ</p>	<p>۷۸ شکر احسان خداوند کہ بر خلق جهان آفتاب جگ کہ از فیض دانش زورہ</p>

در این شعر
جہد ز سجدہ
باب اسلام
تا بان ساز
خدا مدینہ
سناند اگر
ترا محسوس

<p>از روی منت حضرت پیغمبران لذید باشد کلام سرور شیرین زبان لذید جائیکه ذکر حضرت خیر الورا شود چنان طسرق قاروریه بیانند سلوک ملح طرح خوان چو کست لغت احمدی</p>	<p>وز فیض تو کجاست شونده استان لذید که مریح او مرانشود چون زبان لذید گرد و دل تمام زبان بل مکان لذید گرد و نور حق همه جهان جهان لذید اورا شود حصول احسن هم بیان لذید</p>
<p>چون در زمانه احمدی برسل زبان نهد محو گشته حافظ حفظ قلن لذید</p>	<p>۳</p>
<p>زود و ریت نشود چون مرامات لذید مر اکلام ادب باشد در از نبات لذید که آن تمام بدنام زرشش جیات لذید اگر رسم بخدا باشد در مسلمات لذید که می ندانم از ان در طه نجات لذید که که ندید زگر و اسیر کن نجات لذید چرا مرانشود این همه سات لذید بیافت احمدی برسل بے نکات لذید که هست از سخنش جلا کائنات لذید که از سکونت طهر شود صفات لذید که از ان مداد شود خامه و دوات لذید</p>	<p>بغیر و مسل تو نبود مرا حیات لذید همیشه مریح او مرغوب دل چهرانشود او محفل میلاد احمدی ثقلین خیال مسجد نبوی مراست صبح و مسا به سحر عشق نبی انجمن ان گرفتار ام ولم به بجز عشق نبی چنان گردید کنت مجلس مدحت و فخر و هم مولود خدا از خود چو طلب کرد در شب صراج به سجده و دعا عالم زین کشا ام و گدا خوشا نصیب بها جگر که از و کن برود ز شوق و از حرب اشک خونی چشم نجات</p>
<p>در سجده و لغت سیمب سیمب علی محسنود</p>	<p>۴</p>

<p>۱۵</p>	<p>بگو که حضرت را دم مسلمات لذید</p>
<p>ز اشک غن جگر چون نشود ترکافند حیف زین بقدر شود پاره اشک کافند اگر خدا لطف کند چند مر از رکافند چه رقم گردد از ان شمه اند رکافند چون محروم در سربا پاره نور کافند لغت را چون بگویم ابر به احسن کافند گشت تا حشر در ان مثل صنوبر کافند وقت تسویه پیش شده نخت کافند مر نویسم شودش تخت صبر کافند بخدا اگر دواز ان بهر بند کافند گشته از شک خستن نافه لاف کافند حالتش چون نبوتش شده مضطر کافند زین جوهان شده دیده عجب کافند عجیب تر ان که چگونه ما هر کافند</p>	<p>۴ نقشه عشق بدین چو رسم بر کافند سوز چهر نبوی بسکه بود در دل من از سر خویش چگونگی نروم سه حجاز امضطرار بجز بمل فستق طهر دارم تا بایش چهره تابان او سازم تر قیوم کرده ام خامه ترکان و مداح چشمان سر و قد او چو زمین در باغ ارباب هر که شد و اصغر ندان سولی ثقلین صفت نبوی محمد و شکر زلفش چون که سحر کنم و وصف رخ احمدی وقت تعریف شما می خطان جان جان صد مداد بجز بدین که دلم میدارد خاک ثقلین ترا محسوس جواهر کردم به تو حسن محمد که نگنجید به بیان</p>
<p>۹</p>	<p>۵ عرش مثل عطر یافت مردم محسنود اکن دیکش بشود تا که مضطر کافند</p>
<p>کست نامت از پس زبانم لذید بغیر از تو کس را بجوانم شهاب</p>	<p>ز و وصف تو گردود با نام لذید جمالت کند کام جانم لذید</p>

سوار کرسنت و لمعات تو
مرا عشق احمد گرفت چنان
زونی و آخری ندانم برفت
و لے حب احمد و عشق نبی
خیرم ز عشق نبی یافتست
ز مولود خوانی احمد خدا

چو محمد و سوادے طیبہ نمود
بیانش شد و در شامم لذیذ

عشق احمد کلمے جبکہ میں ڈالا تعویذ
نہ ملائے و رہائی کی مجھے خواہش ہے
بے نہیں ہر سیلان کی تمت ہرگز
ساحر دے میں نہیں ڈرنا ملا ہے جگہ
خوف کیا مجھ کو نیکرین کا ہوگا بلحد
عالمان چد کشی کر کے بعد با محنت
اکھڑ و عیال کے سراض وقع کر ٹیکو
سایہ دیو و پری سے نہیں ہر خوف اوست
کر دیا جب مجھے سودا سی مدینہ مجنون
اگر سو منظور دلا تھیں کو نجات گوین
ہر قرن ہر کرب کیا کر نہیں ہر افلاک

شعلہ شوقی حجاز سے پھر کا ولسین
جبکہ سو پچاس مدینہ مجھے اللہ با اللہ
یا محمد میں طلبگار ہوں تم سے ہر دم
نفس امارہ جو سرکش ہے میرے یکدم
طاف ابرو سی نبی گو جو میرا سجدہ ہے

وصف احمد سے زبان ہوتی ہے شکر بارہ
اس سبب ہینگار محنت ہو کا پیرا تعویذ

ہینگا کلام سرور شیرین وہاں لذیذ
ہجرت کی آگ سے میں ہوا ہوں تشرب
جگہ نہیں ہے قند و نبات مصر سے کام
شیرین حدیث مصطفیٰ سن لگا دل اگر
کس ہونے ہوتا ہے خط و درو می مصطفیٰ
ہجرت نبی سے بسکہ تر تپا ہوں ہند میں

محمد و صدق جان سے ہے ملج شاہ دین
اور کس سخن قبول تسانی جہان لذیذ

روایف الرا و المہملہ

ہر دم از آئینہ امت محو است حیران مگر
خود بخود از آتش دل سو ختم مثل خیار
وز ظہر نہ شیل زلفت پریشان و اگر
آہ من سازد مرا سر و چہر غمان و اگر

<p>چون بخت نظاره گشتن کرد و روست او سرده جان بخش حاصل آن بت عبدی نفیس چون شکرت خود تو شود و داشت خم جان مگر زلف روی یار را بر خطه می نیمیم همسر لعل تو که یاقوت رمانی شود یادگار می هست پس از طوفان نوح چون نباشم منتقل من از تکیستی دل چون نهی در وادی مجنون محرابا</p>	<p>می نماید هر دم سیر گلستان و گری از و غور شوق دار و هر زبان جان و گری دار و از فکر لب بعلت نم سکدن و گری نظار دارد دست هند و محبت قرآن و گری جانمن دار می تویم ملک بدخشان و گری بسکه دارد و در بغل هر قطره طوفان و گری میرسد هر لحظه از تیر تو همان و گری این دل دیوانه را باید بیابان و گری</p>
<p>نوبت پناه باشد بدوران و گری مطلب از سیر گلستان بدین شمشاد نیست اگر بگر دو دل از نظاره ام سیل سر شک گفته چشم بیاغم جایت حیرت نیست گری شهسواران راست جولان چو نیالیک که ز تو در مان پذیرد در و نهی نام مسیح ای بجزون حسی که از دست تو من تنگ آدم چشم من دارم که بنوازی خرم تازده</p>	<p>ز آنکه سانی میکند هر خطه بیان و گری جستجو هر سو کنم سر و غم زبان و گری جلوه اش هر دم کند طبع گلستان و گری روید از خاک مزارم بگرستان و گری تو سن نادر تر است شوخ جولان و گری که پی میاید بچشم نیست و زبان و گری تا کجا آرام پی دستت گریبان و گری ساز مار کشته شمشیر احسان و گری</p>
<p>چون نداری بر زبان فکر رخ نیکو به یار</p>	

<p>خط بر خسا بر تو دار و شوکت و شان و گری هر طرف در کوته تو میند قربان و گری که برسم دل اندر آن چاه ز نخلان و گری و از غما دارم بل از آنش عشق بستان بسکه تیر کشمش سترگان او دارم بل که قبول دل فست یاقوت رمانی مرا خوشنویسان بچشم چون خال خود نشکنند دیده بر راست زخم دل شوم قربان تو چون بنیم در گلوی خوشی ز نار با ای فلک صد حیف من در کبر تار یک غم</p>	<p>گشت هر مورس بچشم تو سلیمان و گری خجسته را ز تر باشد شهیدان و گری یوسف بگری بگری و چاه کفان و گری کرده ام در خانه کعب چهر افغان و گری روید از خاک مزار من میستان و گری دارم از زلف جگر و امن بدخشان و گری که خط زبیر بر دوسه قوت عنوان و گری که سر فرازی بی طالع و پیکان و گری دارم از زلف سیاهش کافران و گری ماه روست من شود شمع شبستان و گری</p>
<p>نهان ز دیده غمیده گشت تا رخ یار جدار یار باغیا چون شوم خورسند چو شبنم از چهره بگریم که اندرین گشتن شراب وصل تو بگریو تا چشیده و رنج سخت عشق تو دل را نمود بود آسان برست دوست توان بر طاعت دشمن</p>	<p>که شود قربانی محسوس آن مرقبول کا و زندش هر زمان در پیش قربان و گری</p> <p>یکبخت در نظر مروز روشن شب تار چو رفت مهره زلف ساوم از چهره یار خورشید ز رخ بر آمد بجای صوت هزار کشته ز حجب تو اکنون مزار بر رخ خمار و که کنون شد جان و دلش ازین مشور خوردند از پیک گل هزاره شده خمار</p>

لب لب و سپید زخم جان نعلوان و کوه تو شاد و خفته سبب الین ناز شب تار و ز اگر نغم گذار روز و شب مرا چه غمت برید هر که در حبت امید من یارب	ز لعل خویش ما واک این دل بیدار مراست گریه می کار دیده بسبب دار تو شاد باش که باشد مرا غمت غمخوار میاد از خود و از عمر خویش بر تو رها
--	---

۵	از آن زمان که پوشید روست از محمود بنیاد و دی پوگاه از فسراق بر دیوار
---	---

بغیر خط سیر گرد و مضمه مرغ یار بیک کرشمه و چشمش مرا باید دل همال بر سر خورشید اگر ندیدستی از باده خال و خط و زلف چشم و عارض او بغیر چهره و زلف بتان کا فر کش از دیده ای و رافشان میاد آن لب لعل نخل شد ناز سودای خویش با گل و سر هزار گونه شکایت بود و می چکنم	کس ندیده بهم اتفاق لعل و تبار بجز هم که گشت سیر و غزل و شکار بین کپس و آن ماه ابرو و خمدار مرا از دست تل و دین توب و صبر قرار ندیده ام که بصف کس نه در قمار هزار بار خجل گشته ابر گوهر بار چو دیدم قمری و بیل قد و رخ و لعل اگر ضعف مهر خدوشی است بلیا بیدار
---	---

۶	ز شمع شوق لب و نغمه روز و شب سوگ میاد عشق تو محمود است صوت هزار
---	--

چنین که لعل تو شیرین بود و بطبع گمر خط سیر شده آواز بر لب و لب گماست خال سیاهش بچهره الور	که نوزده تو بطلی میا چو شیر شکر عجب که بر سر آتش و دیده کس نه میان چشیده خورشید رسد و بلور
---	--

ز خط سیر آن لعل نوش لب بر دم بود بر بجز رخت جان بر لب آمده ام بر آن سرم که پاست تو جانفشانم تا رخ تو بلوغ بهشت و خال و نمودنش	بسو آب بقا خضر شد مرا بهر چو آفتاب لب بام و چون چراغ سحر بر نیم از دم جان بخشی لب تو اثر قد تو طوبی و لعل تو چشمه کوثر
--	---

بمیر و در بهشت می دیدنت محمود بجای سبز و بر ویدر خاک او عیبر	۷
---	---

گر دم به رخ تو در گستره رسد تا بگوشتش گل بهر گز بر سر خاک گشتگان خویش گشت بخال و مهر بر لب من سو ختم شمع سان ز آتش بجز نحت دل نیست بر سر مرگان	رگ گل میخندد دیده چو خار گر کند ناله غم لب بهر آه آه جان سوز هست شمع هزار سوز دل تا ساز می آهزار وقتار بنا عذاب الهی سرمه صورت بر سر دار
---	---

۸	گر تماشا شای گل کنم محمود میشوم مشرب از رخ یار
---	---

هر دم زلفت پاست دل بود بند و دگر هر کس در وصف او انواع میگویند	میشود و یواز هست خردمند و اگر من بین گویم که در نیست مانند دگر
---	---

جز قدش گز میوه گل هست او را برگ بار بچو آتش از هوا سودا می گز و دفرین	نیت اندر کچن سرور بد مندی گز چونکه واعظ میدهد مردم مرپند می گز
نیت درمان از گل قند این بل بیمار را گرمی از شور تبسم زخم و لب بر تنک	زان لب شینت حرف تلخ گفتندی گز زان لب شین خند از یک شکر قندی گز
آمارا حبیب دوست جنون بر باد داد گرو گلشت چمن خواهی در آذر سینه ام	سما کجا ناصح کند بهر لحظه پیوندی گز سینه من کز گل داغ است الوندی گز
از تیغ غم سینه من هم بخار است بود باور دنیا ندارد و مهر فرزند ان خویش	لعل فوشین گز ترا باشد هم قندی گز می کشد بهر لحظه این بر حرم زندی گز
۹ گفت ای محرم ما غم ساز یک چند می گز	۱۱ گفتش از وصل کنش اوان من میجو ردا
۱۰	۱۲
۱۱	۱۳
۱۲	۱۴
۱۳	۱۵
۱۴	۱۶
۱۵	۱۷
۱۶	۱۸
۱۷	۱۹
۱۸	۲۰
۱۹	۲۱
۲۰	۲۲
۲۱	۲۳
۲۲	۲۴
۲۳	۲۵
۲۴	۲۶
۲۵	۲۷
۲۶	۲۸
۲۷	۲۹
۲۸	۳۰
۲۹	۳۱
۳۰	۳۲
۳۱	۳۳
۳۲	۳۴
۳۳	۳۵
۳۴	۳۶
۳۵	۳۷
۳۶	۳۸
۳۷	۳۹
۳۸	۴۰
۳۹	۴۱
۴۰	۴۲
۴۱	۴۳
۴۲	۴۴
۴۳	۴۵
۴۴	۴۶
۴۵	۴۷
۴۶	۴۸
۴۷	۴۹
۴۸	۵۰
۴۹	۵۱
۵۰	۵۲
۵۱	۵۳
۵۲	۵۴
۵۳	۵۵
۵۴	۵۶
۵۵	۵۷
۵۶	۵۸
۵۷	۵۹
۵۸	۶۰
۵۹	۶۱
۶۰	۶۲
۶۱	۶۳
۶۲	۶۴
۶۳	۶۵
۶۴	۶۶
۶۵	۶۷
۶۶	۶۸
۶۷	۶۹
۶۸	۷۰
۶۹	۷۱
۷۰	۷۲
۷۱	۷۳
۷۲	۷۴
۷۳	۷۵
۷۴	۷۶
۷۵	۷۷
۷۶	۷۸
۷۷	۷۹
۷۸	۸۰
۷۹	۸۱
۸۰	۸۲
۸۱	۸۳
۸۲	۸۴
۸۳	۸۵
۸۴	۸۶
۸۵	۸۷
۸۶	۸۸
۸۷	۸۹
۸۸	۹۰
۸۹	۹۱
۹۰	۹۲
۹۱	۹۳
۹۲	۹۴
۹۳	۹۵
۹۴	۹۶
۹۵	۹۷
۹۶	۹۸
۹۷	۹۹
۹۸	۱۰۰

کیو و زال و رستم و سهراب و سام شد ز انعام تو خاکی بجز و کان	پیش تو باشد غفلت نه سوار نیت اندر دهر از گوهر نشان
دست جودت کرده با عالم بهمان ایک ذات معین جود و سخا	آنچه سازد با چمن ابر بهار آدم پیش کنون با صبر جا
سما میس امید گرد و کیمیا هست فرزندم رفیع الدین نام	یک نظر فرما بر حال زار در پی تالاش روز می صبح و شام
من گرفتار اندرین پیری بوام رحم بر حال من دل ریش کن	هستم از بیکاری او زیر بار هم بفرزندم عنایت پیش کن
شک و رجا کران خویش کن بر تنم هر مو اگر گرد و زبان	تا ترا باشد کین خدمت گذار شکر انعام تو کردن که توان
لا جرم محرم تو اندر بیان با و در آسمان با کام تو	بر دعا اکنون نماید اختصار جمله عالم بهر و ز انعام تو
۱۰	۱۱
۱۱	۱۲
۱۲	۱۳
۱۳	۱۴
۱۴	۱۵
۱۵	۱۶
۱۶	۱۷
۱۷	۱۸
۱۸	۱۹
۱۹	۲۰
۲۰	۲۱
۲۱	۲۲
۲۲	۲۳
۲۳	۲۴
۲۴	۲۵
۲۵	۲۶
۲۶	۲۷
۲۷	۲۸
۲۸	۲۹
۲۹	۳۰
۳۰	۳۱
۳۱	۳۲
۳۲	۳۳
۳۳	۳۴
۳۴	۳۵
۳۵	۳۶
۳۶	۳۷
۳۷	۳۸
۳۸	۳۹
۳۹	۴۰
۴۰	۴۱
۴۱	۴۲
۴۲	۴۳
۴۳	۴۴
۴۴	۴۵
۴۵	۴۶
۴۶	۴۷
۴۷	۴۸
۴۸	۴۹
۴۹	۵۰
۵۰	۵۱
۵۱	۵۲
۵۲	۵۳
۵۳	۵۴
۵۴	۵۵
۵۵	۵۶
۵۶	۵۷
۵۷	۵۸
۵۸	۵۹
۵۹	۶۰
۶۰	۶۱
۶۱	۶۲
۶۲	۶۳
۶۳	۶۴
۶۴	۶۵
۶۵	۶۶
۶۶	۶۷
۶۷	۶۸
۶۸	۶۹
۶۹	۷۰
۷۰	۷۱
۷۱	۷۲
۷۲	۷۳
۷۳	۷۴
۷۴	۷۵
۷۵	۷۶
۷۶	۷۷
۷۷	۷۸
۷۸	۷۹
۷۹	۸۰
۸۰	۸۱
۸۱	۸۲
۸۲	۸۳
۸۳	۸۴
۸۴	۸۵
۸۵	۸۶
۸۶	۸۷
۸۷	۸۸
۸۸	۸۹
۸۹	۹۰
۹۰	۹۱
۹۱	۹۲
۹۲	۹۳
۹۳	۹۴
۹۴	۹۵
۹۵	۹۶
۹۶	۹۷
۹۷	۹۸
۹۸	۹۹
۹۹	۱۰۰

جهان میں تیرے ہر وہ عادل کرب و آتش کو
تیرے زمان غلامین امن ہے یہاں تک
جیوں میں خوشی انگوڑے تین کھینے
عدو کو ہو میرے کیا تاب مہم سری بختے
تیرا نظیر چاہیں نظر نہ میں آما
تیرے حضور میں کرتا ہوں ہم غریب از
کہ اگرچہ سد حق ہے مجھے یہاں حاصل
طیب جو رست محمود کو تیرے ہے امید
ہویشہ تاکہ زمین ہو سے صورت مرکز

چہا نہیں رہ تو ہمیشہ بعشرت و آرام
خود کو تیرے گشتگی ہو لبیل ہنہار

سیکند دل شناسے چہرہ یار
پیش رو سے تو ایسی مہر
پیش لعل تو با ہزار زبان
گر کنم وصف آن دہان چہ عجب
علی بوسہ لبش خواہند
چشم بادام و پست لب قدس و
بوسہ چون گیرم از لبش کہ شود
از غم صافی بنا گوشت

سایہ طہرہ بر کمر فلک
ہر چو لبیل ہزار نالہ کسم
خون ز غیبت رو زودیدہ من
بسکہ در دل غلیظ نشنیر غم
شکر احسان تیغ اقبال
ظلم بجد اگر چہ میرانی
لیک در پردہ شایدت موخت
بیقین و انہم اینکہ از سر من
غیر آن داو بخش مظلومان
کز شرف خاک آستانہ دوست
کاسہ کفر و ناصرا یمن
ایک اندر پناہ معدلتش
از تن مار زنده پوست کند
گر شد خاک آستانہ او
چہ عجب گرد درین جهان یابد

کمرت زار و طرہ ات پر کار
روے گل میثم از یخ رخ یار
گر کنی سیر بارخ با غیار
خون بیکد از لبم دم گفاد
ہر لب زخم میبکند اظہار
برین زار مستند نذر
آسمان این شعار ناہنجار
گنجد و در ظلم تو ز نہار
سد اللہ حیدر کرار
سر نہ ویدہ او لوالا بصار
حاجی دین احمد نختار
گر کند مورد اقتدی مار
شخص با شش او بگجرو دار
تا کہ در چشم تو شیا کردار
شرف رویت خرا صد یار

وصف شان تو چون کند محسود
کہ ایاز تراست خدمت کار

اسے بکانت دور و دور ان را خدا
ہر تو سازد آسمان از ہمدواہ

کمرت زار و طرہ ات پر کار
روے گل میثم از یخ رخ یار
گر کنی سیر بارخ با غیار
خون بیکد از لبم دم گفاد
ہر لب زخم میبکند اظہار
برین زار مستند نذر
آسمان این شعار ناہنجار
گنجد و در ظلم تو ز نہار
سد اللہ حیدر کرار
سر نہ ویدہ او لوالا بصار
حاجی دین احمد نختار
گر کند مورد اقتدی مار
شخص با شش او بگجرو دار
تا کہ در چشم تو شیا کردار
شرف رویت خرا صد یار

دار و از تابش فروغ سلطنت
مسندت اصلیت فرع او سریر
حکم پدر ابا از مبد و زنی بچرخ
میش شیر تو چون بیکان بود
رویی ساز و چه دشمن تیغ تو
پرچم رحمت و آفتاب تبره
هست چون خرد ز نام نامیت
بر عهد و ساز و اگر نبود عجب
عدل تو بند و بشاخ گل صبا
پروردش این بان دادان
چون نویسم وصف آتش پاره ات
صورت او را مصور چون کشد
ماه نو نبود که جست از پای او
تا و بدگ کام و نا کامی که
در جهان باشی بکام و دوستان
بخت تو بیدار و بخت دشمنان
ز بیم دست تو بجز نوال
خفته بامشت پر از ذر از کجا

مجلس در میان
بهره دانی
و در میان
و در میان

مجلس در میان
بهره دانی
و در میان
و در میان

آنچه محمود در گوشه شاعری

۱۳	کس ندیده بر در تو بنده وار	۲
چونکه پیدا گشت سرعت جنگ را	نظم از عنایات خدا از سبب پسر	
سال میلادش محمود فصیح	گفت با تف به جبین فرخ سیر	
۱	رویف الزار المبحم	۹
کشته چشم تو مست چو در خاک هنوز	لا حرم میداد از تربت او ناک هنوز	
اثر ناله لبیل نگر و سوز فغان	که عیانت پیر این گل چاک هنوز	
در بر لعل تو یکبار برد و لاف عقیق	تیغ الداس خور و از کف حکاک هنوز	
صید دل کشته نگر و دیده گر کان میاد	بینش باز و بست لغت راگ هنوز	
جان غم دیده ز تن رفت و نیلاد فوس	بر سر کشته خود آن بت بی پاک هنوز	
بود از لب شیرین تو خواهم که مرا	هست از خال لب نشسته تر پاک هنوز	
کشته بر کشته لبان گشته و شیر جفا	باز از کف نه نهد کن بت مفاک هنوز	
بر جلال تو حسرت نگران است اشغوش	کشته ز گسست بدل خاک هنوز	
۲	کرده با آنکه از آن ماه جدایم محمود	۹
در کین است مرا اگر دشمن افلاک هنوز		
ترا که طلعت یار است شمع جان افروز	ولا بحالت پروانه خوش بسیار و بسوز	
بر جمال تو ایام چنان بود خورشید	که در برابر خورشید گرم شب افروز	
نه از وعدۀ فردا خلاف شد بارت	خلاف عده فردا کن خلاف امروز	
زبان شمع بریدم که بعد ازین نمکند	حدیث مجلس عشاق پیش غیر برود	

مجلس در میان
بهره دانی
و در میان
و در میان

قد تو سر و خط سبز زار و زلف سمن مباش بی می گلرنگ ویدار گل رخسار اگر چه شد ز لکد کوب نسیم با مال بپای خویشتن آمد ترا بجلد دام	لب و خنجر و رخساره بوستان افروز کنونیکه فصل بهار است و موکم نوروز هوای وصل تو از سر بردن زلفه بنور دل میداد من بچو صید دست آموز
---	--

۳	ازان بود دل محو و اعجم الفت کش از غم تو بود شاد جان غم اندوز
---	---

چو حسن جلوه کند بارش جان افروز بغیر آن قد و عارض ندیده ام هرگز پیش خویش مراد او داده فرو مریز خون گرفت از خود بر تیغ جفا ز شور آنکو چو فریاد جان شیرین داد سینه بر غمت بود مخفی میکن توئی خواب چو بختم ز شام تاب سحر مهر تو نیست جراح و چاک زخم جگر	بجلوه آینه سازد ز عشق عالم سوز که بشکفته ز سر سر و بوستان افروز بشرط آنکه ز عجبم بسر رسد امروز چه اگر نیست روان صید دست آموز رو روز دیده که بار سبیل اشک بنور زاشک دیده غم ساز من بنور منم چو بخت تو بیدار بر شمع تا روز ز سوزن مرده و تاراشک خویش بدوز
--	--

۴	بومل آن مینا بهر جان بچو محو مردن ز غم و طالع فیر و
---	--

مینا بهر جان بچو خط لبان یار سبز سبز سیراب یار است سبز لب و لب ظالم از غفلتی بود اندر سر از غفلتی	لعل از تیر لک غمش شد مرد و اسیر یاد سیه خط بر اطراف رخ و لعل سبز میخلد و بر پا اگر چه حسد باشد خار سبز
---	--

داده در زهر آب خنجر با قتل عاشقان بچو نخل آتش زخم نیست پر داسه بهار میخور و از چشم چشم زرقاق آب	یا نمود و از دست خود کن ابرو و خمدار سبز ز آنکه میگردد و از سوختن گل سزار سبز زان بود پیوسته سر و قامت و دل و سبز
---	---

۵	میسد بر از جو یار دیده اش محو آب در زمین دل شود تا خشم مهر بار سبز
---	---

بیروسی تو گر سوسه چمن بشکرم امروز جا کرده بل شوق لب و لبم امروز در باد آغوش من آن ماه در آمد در شوق لب نوش تو سوز دل تا کام ز تکیه سخنم از صفت لب لب او بے زرد شود و وصل بیت سین آری	در دیده زنده هر گز گل نشکرم امروز لب ز زلف تو بشکرم لب و لبم امروز بر اوج رسیده ز خضیض اختدم امروز این طرف که در دو رخ از آن کو شرم امروز گشته زگ با تو شمع مستم امروز بهر که بود صید بیدام و درم امروز
---	--

۶	محمود تو ششم چه حدیث لب شیرین اگر دیده و تسلیم بچو شکرم امروز
---	--

آه جهان داد و در یک گردون نا تا زمین کرده بر بند گیت او آن توئی که کمال خشم فتن و نهد آیت دولت روشن در زمان عدالت تو چنان که نباشد به نخبه کج شک	هست در خفتت کرب تو دوسه نیاز میکند بر فلک تقاضا ضر و نیاز ره با نجام می بر می ز اغاز بچو جام جهان نماند بهر راز فلک از طرز ظلم آمده باز آشیا غمید چو گل شهباز
---	--

بچو جام جهان نماند بهر راز

آنچنان گسترده خوان کرم
که گرفتار امتلا گردید
اے ترانیت و چشم باشد
که توان گرد و دست محسوس
به که اکنون کشاده دست خضوع
و دست خود تو اے غریب نواز
خود ز سیری شکم گرسنه آزاد
وے ترانیت و کرم انباز
صعوه را غیت بر فلک پرواز
شوم از بهر تو و دعا پرواز

تا بهمان است در جهان باشی
با دل شادمان و عمر دراز

رویف السین مہملہ ۹

از گرفتاری به میل نیست پروا و نفس
با هزاران سنگ گریه بکند ریا و نفس
و در خیال حال او گردد اسیر زلف دل
راست نماند در میان دل خیال آن کمر
صید آن میاوشد مرغ دلم گز صید خویش
منج نماند در کعب میا و غیر از مشت پر
روم پروانی ندیدم تا شکسته بفر را
سیگر کشن همه صفران را سب و گریه چون

شکوه محم و وسیده ارد و دلمی است عیش
طوطی شیرین زبان من هست گویا در قفس

تو هست مهر نداری سر وفا با کس
چو دل نرسد و لیر مسج و نه
چه طعنه که بود آفتاب با همه تاب
بیاد روی تو عشاق راست از مرز ساز
از سینه مرغ و لعل شد طبره تو مقیم
بخش منه بگداز آتش بیان من امی برق

بدام او بحقیقت اسیر شد محمود
هنر از شر که آزاد شد ز بند هوس

در تو مرا نیس جان بس
جان و دل زار و مبتلا را
یک بوسه از آن دو لعل نوشین
و ز جگر چنان مرا نیس به ۴
یک عشوه از آن دو زنگر مست
بار از حشر از سر و موزون

محفوظ و جان بشرط امکان
بر درگاه و سبزم مکان پس

<p> بزرگ پر شکنی راه برده ام که پیرس بکوسی گلبندی راه برده ام که پیرس سیوسی چیرته راه برده ام که پیرس </p>	<p> جادو راه زنی راه برده ام که پیرس غیرت چنه راه برده ام که پیرس یدر ده کفنه راه برده ام که پیرس </p>
--	--

<p>بستر آن دهن بے نشان سحر بیان بکوه یار که بنود گذار باد آنجا چو شام بخیر بود تیره صبح و وصل مرا گسسته سحر و زنا رسته ام ای شمع چو یار حسن مینه بدل که گنجید است</p>	<p>بغچه و دهنی راه برده ام که پیرس بر بخت و بختی راه برده ام که پیرس بشمع بختی راه برده ام که پیرس بجکش بر بختی راه برده ام که پیرس بجکش بختی راه برده ام که پیرس</p>
<p>همیشه گفت محمد بدل کند محمو و بر بختی راه برده ام که پیرس</p>	
<p>۱ رولف الشین المعجم</p>	<p>۱۱</p>
<p>گر نقاب افکند آن مرد نوح نور خویش انظار تو مرا آید سان جسدان کوه اگر کند طلوع سپید از من اشب یاری گردد آفتاب بستان چه عجب بهر نثار شمع سنان در دهن عشق تو چه ثابت قدم گل صبر برگ چو رها شود از غفلت زرد لذت شربت نسیم زمین پس ای شمع کاف بر پیش شمع کم مزن ای ابر بهار که کشم منت ساقی که بر چشم پر خون با سحرگاه قیامت منار رخ سحر روز</p>	<p>مهر از شرم بدزد و دگر بجزان سر خویش نظری باز ندیدی پس از نظر خویش خفته بدم و ز ترانگ کشم در بر خویش آورده اگر میشد تو مشت زده خویش که غم پای مرا نبود و فکر سر خویش گر نمانی بستان تو رخ از سر خویش که تبارم لب خود را لب دلی خویش که چه در پاکنت غرق چشم تر خویش مشک بستم به علق ام کش از ساغر خویش که مشبک باه و ملا سانه هم شتر خویش</p>

<p>۲ نظم رنگین تو محمو و گزاید به چمن یک قلم یار که کند گل ز جسد و فقر خویش</p>	<p>۹</p>
<p>قیست آن که ز حکم رابر ناله زار تو گوشش به چو مینا زار زان گریه که خوش آمد بهی پایم از وحشت نه باشد قاعی آخر کجاست بعد ازین از ما محمو سوخته که مادر با ختم زار و زاری بهشت ناز و باد و مظلوم حسین به گل دل که نشینم خامه و فصل بهار گریه شوق محبت من که در دم چون شرار طهر بر ندانم آن است زده خود من مهر</p>	<p>تا بکجه پیوه دانی ای دل زل و ان خموش چون صدای خنده ساغر ترانجه ناگوش چند باشد این سرشوریده یار ببار و دوش در دهم سو دای عشق دوست عقد فصل خویش باه و عارض سحر کون قیامت سبزه دوش که چمن به خاست گل خوش طبع و ناز خویش میند بهر نگارم از بن هر سوخته جوش کس نگیرد عیب بر آزادگان عیب پوش</p>
<p>۳ خلق با محمو تو بختی که عیش آید شد جرم چمن گلشن صافی دلمان در دوش</p>	<p>۹</p>
<p>آن که در خوبی تمامش در خلق زلف عارضش نیست خط نیست بگرد چهره یار رفتار بکلیک شد فراموش آویزه گوشش روزگار است دل وصل تو میکند تن هر چند که سوخت دل چو عودم</p>	<p>شد خواجها اختران غلامش خورشید بود اسیر دامش کجا بهم است صبح و شامش از حسیرت جلوه خرامش آواز به حسن سینه فامش شد بخت مگر خیال غلامش بوفی ز رسید در ملامش</p>

مشکل که شود بجزر شیار	نوشید بر آنکه می زجامش
چون حسن تو شهر جهانست محمود بلافت کلامش	۴
<p>مراد بود بدل و دیده و جگر آتش مرا که هست از عشق تو در جگر آتش مرا از عشق لبست هست و در جگر آتش نوشته سوز دل خود چون نام را بستم کیکه خط لب یار دیده شد حیران بشوق آن لب شیرین بچشم دیدم مرا از عشق تو جز سوختن نشد حاصل از سحر لب نوش تو یک عید لایم</p>	<p>ز دست عشق تو از پای تابستر آتش چند بجای کشم چشم ترا آتش چنانکه هست نهان در دل جگر آتش گرفته شد او پر مرغ نام بر آتش عجب که سینه سیراب بسته بر آتش چو شمع سوختم از پای تابستر آتش مگر که بخش محبت در چشم آتش در آب چشمه حیوانت جلوه گر آتش</p>
ز تاب شوق تو محمود انجمن سوزید که جایت اشک بریزد ز چشم ترا آتش	۵
<p>اندوه دل پر دانه و مبل زده آتش دیدم بچمن زار بر سبل زده آتش عشق بنده و جنگ و دیرین زده آتش مجنون مفید شده و در عقل زده آتش از عشق عجب هست که قدم زده آتش زان وجه درین چند بلبل زده آتش</p>	<p>از و چو شمع رخ در گل زده آتش زلف سپا که دلم سوخت بعد عشق هر چند که سازان فرج هست ولیکن شوق حرمت انجمن ایلامی دلم برد عاشق را حلال است شراب هر ملت دل بعبت نان پاسه مدینه که بدارد</p>

کلیه این شعرها
توسط
میرزا...

<p>دل آرزو سحر دلت توانا است دل من روز بجز مرا خادم طیب کین حق کفایت یقین بهدایت نرسیدند از دور که رب غریب قدمت که بخوابم عازم دل من طرف مدینه شریفم هر کس که بجز طیب رود راه و گرام است آنکه ز حجب تو دور آغوش من محمود که از عشق تو یک آه برساند</p>	<p>حسرت ز سوزش بخت شغل زده آتش سازم یقین جسد فانی زده آتش هزار بان جسد فانی زده آتش زین روی دل زارم تیغ فاضل زده آتش حقا که از آن خود بت کاهل زده آتش اگر برایش کسان مل تنه آتش و پیش من نیست که آن مل زده آتش در حرمت و شان خود هم دل زده آتش</p>
روایف الصفا والمسلمه	۱
<p>دل سینه داد و محبتی گرواب نقص مثل عکس آینه بس در فلک قیاب نقص همچو در امواج اشک تابش قیاب نقص هست عجب و میکند و در لب قیاب نقص چون سیر موج سراج راست در سیلاب نقص صالحان از اندر گریه قیاب در محراب نقص</p>	<p>مردک اکثر کند هیچ و مسادر آب نقص بر تو رخسار تو از گریه حیرم داشت از خیال عافیت شام و حشر هم که داشت از کمال بجز تو گشت و دم مثل قیاب پیش رویت هر دم باشند به نور کجاست طاف ابرو و سینه را به بنید به عجب</p>
ازیر است المان طیب دل محمود را	۲
<p>نور محمدی به قدم چون شد اختصاص یکسر ز جیل کون و مکان یافت مناس</p>	<p>عشقش بگشت از پله محمدید و چه خاص یکسر ز جیل کون و مکان یافت مناس</p>

عشق سحر دلت
و اندوه
عشق سحر دلت
و اندوه

عشق سحر دلت
و اندوه
عشق سحر دلت
و اندوه

عشق سحر دلت
و اندوه
عشق سحر دلت
و اندوه

<p>گرد و زیک نگاه او بخت سینه نام از نظر قبر او دل کفار و یگداخت از فضل و زینت است او غفور و ظهور در خوش چون شفیع شود و بندگان را</p>	<p>چون چشمه حیات به دار و لبش خواص مانند آتش که گشت کار بار خواص با غضب عیان شود از غضب و قضا اکل عالمیان جمله اتم را کند خلاص</p>
<p>۳</p>	<p>محمد شاه روز قیامت محمد اند از بهر سبیل عوام و بهر جمله خواص</p>
<p>نیم بس مکان طبع شاهان از بچران اخلاص اندرون طبع جوان یا رویت خود را نمانا بنا بر هر چه تر است پیش سر و عملی من به شرم اندر بندگیس عاقل و غلطه مدام شوق باطن در دیند یک گریه اندر بے سرو سامانم دارد توکل رنج و درد خاک پائے زایران احمدی از صدق ال یا خدا از بهر چاه زینت محسوب خوش مهر و مهربانی با هر خدا و او خود شش بر سرم بار معاصی پس گران است با رسول</p>	<p>از آب و گل خوشی کن پیش آتش سوزان خلاص تا شود عجبون رویت از غم حریفان خلاص از لب جان بخش تو فرما پے دران خلاص از بهر سبیل و آیدان کن از بین زندان خلاص یا الهی زود گردانم ازین گریبان خلاص جلد تر شایا بغیر از غم و دوران خلاص اگل چشم دل کنم تو گردم ز عصبان خلاص و مرا خود را از بهر و رنج بے پایان خلاص میش روی پاک اتم را بند از دشمن خلاص ندان گویا می کن از شیطان خلاص</p>
<p>۴</p>	<p>لطف فرشته بجل زار محمد و خیرین تا شود اندر و بچران بند و حیران خلاص</p>
<p>محمد صدق و نور خدا خاص</p>	<p>اوسی است ایت داس و دسر خاص</p>

نور چشم

نور چشم

نور چشم

<p>هے او کلام نام با نام خدا خاص لک و چوبیس هزاران انبیا خاص بهیشت با رباب رب و بی خاص او کیست نور است بهر مدار مستان صفت او کیست کسی که بیان هو بهی چشمون سے اونے رب کو دیکھا خدا خلق حمد حیدر که چا با قصه جان جهان عاجز به اون سے تم ہی بخت آنے واسے کل ائم کے بروز حشر رب دوتے رہینگے مراتب آپکے ایسے بڑے ہیں کہ ہر چہ ان ظاہر و باطن کے روشن غلاموں پر شفقت اپنے رکھنا</p>	<p>کہ احمد عرش و کرسی پر کھا خاص بر سب کاسے وہ نحر انبیا خاص حقا مخصوص جناب کسریا خاص ظہر ہوا اول و آخر ہوا خاص خدا او کو بلا کر خود ملا خاص جب عرش حق پر خود وہ چلے یا خاص کیا او کو کتب کا مستدا خاص کہ او کاسے کلام اللہ کا خاص کہ رنگے بے تم سے انتخاب خاص ہتمی ہونگے وہ ان مشکل کشا خاص کہ حق کو لاک کو خود کہہ یا خاص رخاک طیبہ گر ہو طوطیا خاص رو یہ ہے خدا تم کو دیا خاص</p>
<p>۵</p>	<p>۱۶</p>
<p>قلب کہ ہے خوش اتم سے گوارا احتضار حجر ہای کاکہ ہر ایک سکین شوق سے شیر فیض آپکا برسیا بلخ سیر پر صاف آما تھا نظر پر ہر محب و کاکہ</p>	<p>سینہ کو میرے ادنی کاسے پیارا احتضار حب محبوب خدا امین گذارا احتضار شجر و دل سے میرے پوسے شہزاد احتضار کو چہ دلین کہی نہیں ان او بار احتضار</p>

نور چشم

یا رگاہ غوث بہتر ہے سراسر خلدت
 بوستان دلمین میرے ہے تفرج غوث کا
 عشق ہے غوث الور کا مجھ کو ہر دم بر ملا
 لو لگی ہے شمع و گواہ کے ناموں ہی جب
 اگر مجھے لجا ہے در با فی در محبوب کی
 کوئی محبوب خدا میں گردن ہوتا میرا
 زلف خطا ہے آپ کے مجھ کو پریشانی ہو سی
 تب محبوب خدا سے کوئی شے بہتر نہیں
 سیر رہتا ہے مجھے گلزار روئے غوث کا
 ایک ہی الفت کا سائل آہی ہی ہوں جناب
 حب و انت اور محبت غوث کی ہو سب

اگر خدا پہنچا ہے بقدا و شریف پاک کو
 طالع محسوس ہو گا پورا اختصاص

۱ رولف القضا والمبجہ

از سر ایست چمن موسیٰ توام باشد عرض
 از پریشانی دل شکوہ ندارم اما س
 در خطا برو سے من افتاد اگر چه بیچ و تاب
 چون صبا ای صبح سیر گلستان می کنم

از ہوا ایست چمن موسیٰ توام باشد عرض
 چون ز سرائی گیسوی توام باشد عرض
 ایک از خم طاق ابرو موسیٰ توام باشد عرض
 ترا کو سرو قد و لچوسی توام باشد عرض

عج معشوقان جنت بقدر زرد من است
 دل طیان و سینہ بران چشم گریانت مرا

۲ در برد اول برج محسوس و مجوید ثواب
 اگر دل و جان دیدن موسیٰ توام باشد عرض

رکبتا ہی جناب میں جان صبح و شام عرض
 اور گد میں آپ کے ہی تقرب کے واسطے
 بارگاہ سر پرستے اگر ہوں انکار
 وہ دن خدا کرتے کہ میرے کو سر سے جا
 لیں چشم نرا سے ہی کروں حال اپنا سب
 سے خاتم رسول حضور ہی میں آپ کے

۳ محسوس دل سے کرتا ہے ہر لحظہ احسان
 سر کو زمین پر رکھ کے صلوة و سلام عرض

ازل سے حشر تک جاری ہو گا جگہ فیض
 لکھوں جو وصف محمد کہاں ہر غایت
 چنانچہ معجزے اکثر صدور پائے ہیں
 شقاوت اُڑنی سے تپنے چپند کا فر
 ابوالبشر کا زہر ہر جیب ہوا کا نام
 کہ تمام سمیر کے تھے بختے گئے
 اوٹھا صدمے زیادہ سمیروں کے ام

وہ قات احمد مرسل ہی ہر سراپا فیض
 قرار نطق سے اونکے ظہور لایا فیض
 ادہنی کے نور سے ہوتا رہا ہر وہ فیض
 نبی سے دیکھتے تھے گو نہ ارصد ہا فیض
 لکھوں سمیروں پر ہو گا سب ہر فیض
 کہ حساب کارا سبھی نے پایا فیض
 بچا ہی اپنی تم است کو ہر وہ فیض

از عشق زلف او لب تابا رتباط	دارم ز خط سنا فو تا کار تباط
وز زو و لم بگش و انبار تباط	کا و از عین طبع و اشجار تباط
گه با شوند بکشفه خارا ان گلستان	دارم از ان بآن گل بے خارا تباط
چون ذره مهر و ماه نماید بچشم من	هستم ز دل بروی پرانوار تباط
نقش لعل مثل ترا شنیده ناخن است	عشاق را با بر و خنده ارا تباط
دل افته ام بچش سبز زلف غنبدین	نبود ز سنبلان چمن ز ارا تباط
سیراب چون شوم ز شراب ز آب سره	عاشق گشت بشریت دیدار تباط
امید نفع نیست مرا از کسان بهر	زان با شد دم با احمد تخت ارا تباط
الاس و هم ثانی جواهر پیش من	بقدربست ز طبع با حجار تباط
بجرت ز حکم رب چون بی سویی طبع کرد	کل قوم تیغ گشته بالغ ارا تباط
خوانند و طیفه با همه صوفی و متقی	هستم ز ذکر کلمه با قرار تباط
گلزار خلد و جنت فردوس چیز نیست	دارم بان مدینه دیندار تباط
از بهر شاهی نیست مرا خواہش تا	کز طبع شد بای دیوار تباط
چسبیده لب کتک شد نام خوش	کز قوت شیرین نیست سرو کار تباط
<p>۳</p> <p>را از خداست ذوالعش محم و یاقم</p> <p>چون شد بخت آن شهر اسرار تباط</p>	
هرگز نشد بگش و گلزار تباط	چون شد مرا پسید ابرار تباط
از صدق دل چنان بدین شد اعتقاد	کا سنجایو و مرا بر پشته ارا تباط
سروقدان خلد ز زمینده بارغ قلب	دارد ز قوت احمدی رفقا رتباط

این شعر در کتاب
مثنوی در وصف
شیرین است
و در بعضی نسخ
در وصف
شیرین است

چشم دلم نخواست ز کحل الجواهر است	از خاک پاست ز ایران هر بار تباط
بارغ مدینه افضل است از بهشت خلد با	دارم ملک از ان بهوار تباط
هر چند که هست بنده عامی و مجرم	دارم و لے پیشی سرکار تباط
هر کس که ساخت و صف ز دندان احمدی	کے باشد اورا با و ر شہوار تباط
از چرم کفش ز ایران خوابد کفن و لم	زینوچ هست با همه زوار تباط
انما کھ در مدینه سکونت طلب کنند	باشد مرا از انہا با صرا تباط
شیطان شد است در پی ایمان یا رسول	گردان مرا از و مد ز نسیار تباط
چند جیر طبع افضلند از چشم حیات	خضر دلم را هست نان آبار تباط
<p>۴</p> <p>محم و جواد قدر جهان کے طلب کنند</p> <p>دارد ایشان سابقہ سالار تباط</p>	
ہو جسکے دگو حضرت خیر الوری سے ربط	کیونکر نبود سے او سکود را الوری سے ربط
مقصود ہوجا حقلی رضا پر چلے دام	رکبتے وہ ہیں حبیب خدا کی رضا سے ربط
وایم منور ہوئی گئے چشمان دل میرے	کیونکر ہوا دگو رویت بدیدہ جی سے ربط
حشر و نشر کا بول نہو گئے مجھے کبھی	رکبتا ہوں دل سر شافع روز جزا سے ربط
ز ہمار مجھ کو خواہش کسی کچھ نہیں	رکھتا ہوں خاک نعل نبی کی لالا سے ربط
تاریکی کی جگہ کا نہیں ڈر مجھے کہہ دو	چشم و جگر کو آپ کے نقش پاست ربط
<p>۵</p> <p>پر و انہیں ہے جاہ و ترقی کی تر نہ ہار</p> <p>محم و رکبتا ہیگا حبیب خدا سے ربط</p>	
نام احمد لینے سے ہوتا ہے ہر دم غم غلط	جسکو کہہ کر گئے حوا و آدم غم غلط

این شعر در کتاب
مثنوی در وصف
شیرین است
و در بعضی نسخ
در وصف
شیرین است

<p>سینفی اعظم کسین گراوسک فانی ہے بڑا سچ تو یہ ہے ہر دفع ہو جانا ہر نام پاک سے ہم گدایان شہر ہر دوسرا کو کیوں نہ ہو مجلس میلاد پیغمبر جو صدق دل سے ہو قبر کی خلعت کا ہرگز خوف محکوم نہ رہا</p>	<p>جس کو حاصل ہو طرب کہتے اوسے ہم غم غلط درد و مہلک خوف کبر نہ رخ اور ہم غم غلط شادی ہو لو تو سلطان بد دعا ہم غم غلط دور کر دو بگی تو اسبب و استم غم غلط شیع نور احمدی کردی زراست غم غلط</p>
<p>۶</p>	<p>عشق میں احمد کے روح و ہر صبح و مسا حشر میں کر دینی میری چشم پر ہم غم غلط</p>
<p>چشم عشق طہیر را باشد منت چون غلط دل چاہی استی بوشی او کہ در گرد خط شس شیخ قلب بالود از ہر علاقہ پا بگل از صد اسے سحر و سوز دل محمدیوں ہننا</p>	<p>نسبت غلطان اندا اشکم خاک غم غلط از بہارستان بخش ایلی ہر مضمون غلط گشت آزادی ہو چون سر و نام تو دل غلط آید آوازیکہ بنود شور و شری مجنون غلط</p>
<p>۷</p>	<p>خاطر من گشت پڑ مرده و سر روی جہان رازد امید خوشی محمدیوں از اقیوں غلط</p>
<p>روسی تو ساخت صورت امکان غلط مہر از رخت شد است در خشان غلط بینم ملال ابرو سے تو بر سلت خواہب شده بیابان زانکہ پندب و آخرت جملہ کتابہامی سادسی کر رب فرست رخ صفی زلف لہم و چشم چو صاوند</p>	<p>زایجا و است قدرت رحمان غلط نوبہ تو کر دماہ را تا بان غلط عید میں است زمین مقبران غلط در لہو عقد مسیکنی عیسان غلط افضل کد است نیست تو قرآن غلط یار رب غافل از جنت میں قرآن غلط</p>

مجلس میلاد پیغمبر
قبر کی خلعت کا ہرگز خوف محکوم نہ رہا

<p>مشتاق و دیو چہرہ است مدان شدم در جا کجانی اگر کہے اسم ترا بخواند اشکم در عشق احمدیوں سلوان کہے تا یا انت شمع نور محمد بہر کجا</p>	<p>خود رفتہ ام بآرزو از جہان بہر غلط ایزد و ہد بجات ز شیطان بہر غلط ز انسان ندید گوہر غلطان بہر غلط زالان بل شد است صاف شبستان بہر غلط</p>
<p>۸</p>	<p>مضمون میں عرف کہ ز احمد صد دریافت محمدیوں از ان شدہ عرفان بہر غلط</p>
<p>چشم نمودہ چشمہ حیوان بہر غلط حسنت فزودہ خوبی خوبان بہر غلط ہجود ہزار خلق کہ مخلوق گشتہ اند طہیر ساندہ ہر کہ ہر حل خویش را قدر سے زمین و سنگ دیند شود حصول دور و فترم طہیب کسانیکہ ساعی اند بیار طہیب ام کہ طہیب از پے علاج البلع و افصح انجمن استی رسول حق وصف سخاوت چہ توان ساخت شاعران در گاہ تو برو خدا جنت چو واقع است</p>	<p>سرخ ز لب بیافت بد خشان بہر غلط زلفت نمود بنیلستان بہر غلط ز ان اشرف است حضرت انسان بہر غلط حق گرد و اورا حافظ ایمان بہر غلط بیاشدم ز نفث سلیمان بہر غلط دائم از انہا بہر من احسان بہر غلط ہرگز نہ ساخت نسخہ درمان بہر غلط کہ تو سبق گرفتہ این سحمان بہر غلط از ادوت غفل شدہ نیسان بہر غلط زین دود دارم حجت و بریان بہر غلط</p>
<p>۹</p>	<p>محمدیوں راست شو فیکہ میند قدم تو بان میرد گدا در سلطان بہر غلط</p>
<p>عشق نبی میں دل جو گنوا یا بہر غلط</p>	<p>خالق نے اوس کو اپنا بنایا بہر غلط</p>

شوقِ مدینہ سے میری حالت تباہ ہے
احسانِ اوسکا چہرہ ہے سجد و انتہا
بخشنا خدا نے پاک نے اوسکو کو بر ملا
بھگت گنہ کے ورطے وہ پار ہو گیا
دنیا کے شاعر و گو کہان طاقتِ فنا
لغمتِ تمام خلد کے جھگو مزہ نیرن
عشقِ نبی کی آتشِ سوزان سے جسکے سر
رتبہ اوسکا افضل و اعلا ہوا کہ وہ
سرورِ داور جنسِ شیطا میں سے جو لعین
پھر محمدؐ ہی سے بھی طلبہ کی دوری
جو الہاب شعلہِ اصفیان کو تھامیرے

جب دلوں کو مضطر اپنے کر آیا یہ نہ خط
جسے کو نفرت پڑے سنایا یہ نہ خط
یا دہنی من دل جو پیر آیا یہ نہ خط
شوق نبی سے چشم رو لایا یہ نہ خط
شاعر قدس ان کا ٹکوسہ آیا یہ نہ خط
بان بادینہ رب ہی کہہ لایا یہ نہ خط
چشمون سے صاف پانی بہایا یہ نہ خط
احمد کے حب کو دل سے ملا یا یہ نہ خط
نفرت و شناسے دل جو چرایا یہ نہ خط
رجبور ہون تو لہجہ اخلاص آیا یہ نہ خط
شوق نبی کا آئینہ بھی آیا یہ نہ خط

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مترگون سے رب چلاوے الایا بہر منتظ

رويف الظفار المعجمه

یافتہ از روسے تو ہمیں از خط
یافتہ از چہرہ مات انوار خط
صورت تو دید و شد اقسار خط
اسے رخ تو ساختہ انظار خط

داشته اند زلف تو آنرا حفظ
خواسته زلفت بسبیل تو از حفظ
روئے تو داده بگل گنزار حفظ
گشت از زلفت بمو رو مار حفظ

عاشق محمدا نور و شوق تو
لحظه لحظه چشم محمدرت ز خود
خداست از خدا باز شوت پس گیر
هر که از یاد بدین غم خورد
گرچه عاشق همه مهابر داشت پس
ز آتش شوق بدین هر که سوخت
شوق طیبه را سرمه دریافت
دوست دارم بزم میلاد شریف
چهره نور شد خدا یاد در دلم
عرض من را اگر نبی پاسخ دهند
عز زلفش از دامن چشم پس
قد رموز ریش او از من بپرس

هر قدم دارد و ز نوک خار حفظ
 از خمر دارد و گو یا خشار حفظ
 کلان گان دارند از سر و از حفظ
 بر دوش پیدا شود و آتش از حفظ
 یافت از یادش و لے گیار حفظ
 چون خلیل الله بدید از نار حفظ
 کار زویش میدید ببار حفظ
 که از ان یابند همه انصار حفظ
 صاف بنما گشتد ایشار حفظ
 خوب یابد دل از ان گفتار حفظ
 دارد از شب دیدگاه بیدار حفظ
 یافت از نورش قلوب ببار حفظ

هست محمود از گناه خود خیرین

چون از خشد احدی گفتار حفظ

جبکہ ہے دکنوچ سید ابراہیم سے خط
آبرو تیرا لکھا ہوا نواب روچیا
تہ تجھے قند سے ہے اور نہ مہری سو غرض
قد رخصنا وقد طوبی نہ نہا ہا ہے مجھے
مشیت کی مٹانہیں خط و گلی مجھے

پس انھی دو گاہیں میں اس گل گلزار سے حظ
کہ ہے خاطر کو میری اویں اور خمدار سے حظ
کہ ہمیشہ ہی مجھے اپنی گفتار سے حظ
جس پر محلو قیام کی رفتار سے حظ
جسٹا محلو عید نے کے سب اشعار سے حظ

خطه مبارک
در کتب و نسخ
موجود است

[illegible]

طپش سحر من سون چہرہ دکھا دیو دیا
 بخش بار بے بقع قبر کی جا میرے لئے
 جو مدینہ کو بلانے مجھے مجبور کرے
 نعمت احمد و ثناء ہے میرے دمام
 سنگ مدینہ نبی گریو میرے بچھو
 گریو مضطر کو ہو تشریف بدار سے خط
 خواہش نفس کو ہوس بڑے بشارت خط
 من مشکو کو رو سے ہی اصرار سے خط
 دل محزون کو میرے ہاں اسی اہلار سے خط
 ہو دیگا جگہ ہاں بس اسی اجازت سے خط

قلب محمود و نقیلین نبی کتب نقش

۹

نہو او سکون نقش در ہم و دینار سے خط

۳

اگست بندہ کو جب رب کہا خدا حافظ
 جو بار اٹھا سکے جب زمین اور سما
 کیا ہے شوق حضور ہی طہر لیکر خراب
 فراق محبت والا دیان کے لوگوں کا
 مہاجران مدینہ کا عشق بھی اکثر
 رکھا ہے شہر مدینہ سے دور قسمت نے
 حجب پر عشق مدینہ کو دل پریشان ہے
 خدا طفیل محمد مدینہ بونچا سے
 جواب قالوبے کا دیا خدا حافظ
 اسی نے سینہ پر اپنے لیا خدا حافظ
 بغور محبت کو پہنچا خدا خدا حافظ
 فخرین والا ہے معبود مسافر خدا حافظ
 کیا ہے غم کا مجھے مبتلا خدا حافظ
 اسی المہ سے ہوں تالان خدا حافظ
 بہت ہے ہندو اٹھا ہوا خدا حافظ
 وہن پر موت کا ہوسا مٹا خدا حافظ

جلالت شہم دلی جگہ ہو گئی محمود

۹

سے نبی کی اگر خاک پا خدا حافظ

۴

و غضب آید اگر ان ت اکبر الحفیظ
 از قہر باری باری ورد اکثر الحفیظ
 اختیار و اولیہ گردنہ مضطر الحفیظ
 رونق مہر اعمال اہل الحفیظ

وزرہ ناخیز ہستم و ہستم پران کسند
 چونکہ ہستی آفتاب برج لطف رحمت
 تنگ پایم راہ باریک و طویل پھیلا
 از مایہ طاعت تہی و ستم و ہم علیہ نیک
 از کدانی کس نخواہم بہتری کار خویش
 از عید حق تبرسم سخت حیرت نام بدل
 سایہ خورشید عمل دانست بر سر الحفیظ
 سایہ بر من فگن امو سایہ گستر الحفیظ
 با وجود آن مرا کس نیست ربہ الحفیظ
 چون بگرد و پلہ عصیان گردان سر الحفیظ
 ہست در دو رقابہ فتنہ پر شر الحفیظ
 وعدہ احمد بھی جویم ز اخلا الحفیظ

ناصر محمود و شود در بیت و ربخے گزان

۱۲

ہر پیر سر بر گویہ بخش الحفیظ

مشت از نور نبی اصغر و اکبر محفوظ
 صبح از عارض تو کرد سفیدی حاصل
 کرد و کشت چو چشت گلستان جنان
 شدہ از یک نظرت کا مینہ جاوید است
 ہم ز لعل لب جان بخش محمد گرید
 سالک از مرشد خود کس سلوک آموز
 سر قد پاک نبی را چہ خدا کر و تمسیر
 ذات احمد و عرب با عشق ایجا چو شد
 سیر گسار مدینہ چو محمد کردند
 مسجد طہر چو شد روضہ ریاض الجنبت
 کے مشرف شوم از حسن جمال شایع بارب
 خلق خالق ملک جن ہمہ اکثر محفوظ
 مثل شام از خط تو سبب از نور محفوظ
 سبز و گل شد ہم غنچہ عیب محفوظ
 اب جیوان تضرع الیاس و سکند محفوظ
 لعل مر جان و ہر سرخی محضر محفوظ
 دل و دیشش شود و دیدہ انور محفوظ
 حسن طہر شدہ از گنبد اخضر محفوظ
 دائم از صدق القین بہت مقدر محفوظ
 سوری و سور شدہ ہم گل احمد محفوظ
 تو ہر عشق کن گردید مقدر محفوظ
 تاکہ دام ہمہ ساند دل احضر محفوظ

سایہ خورشید عمل دانست بر سر الحفیظ
 سایہ بر من فگن امو سایہ گستر الحفیظ
 با وجود آن مرا کس نیست ربہ الحفیظ
 چون بگرد و پلہ عصیان گردان سر الحفیظ
 ہست در دو رقابہ فتنہ پر شر الحفیظ
 وعدہ احمد بھی جویم ز اخلا الحفیظ

حسب فرمان نبی چون شده ظاهر مجرب
هست محسوس ازان قدر در حق ظاهر محفوظ

ردیف العین المبهمل

خط و رخسار و دانه‌هاش لاله و گرداب و شمع
حلقه زلف و خط و رخسار آینه را بین
چشمه خون چشم و بر لب آه و افغان و گلو
سینه پر دل و چشم پر غم و سوز و جگر
سجده شکم و چشم و دوسه او پیش نظر
از دل سوزان و آه پرش را و چشم غم

عارض و چشم و زبانش لاله و گرداب و شمع
گرداب با هم ندیدی لاله و گرداب و شمع
خوشن هم آینه و سبزه لاله و گرداب و شمع
میکنند شمع و سبزه لاله و گرداب و شمع
اختلافی شده عیان در لاله و گرداب و شمع
طرفه دارم شعله جواهر لاله و گرداب و شمع

شعله بر سر تاب بر لب جوش اشک در کن
هست محسوس این مرا تنه لاله و گرداب و شمع

تا دیده تاب طبع رخسار یار شمع
پروانه شد بنرم ز سودا که خود خجسته
از شمع استعاره کند نور آفتاب
مردم ز سوز شوق تو نبود عجب اگر
افزود من دس تر زلف خال و خط
یکبار بر در و فانی حسن تبار بی

از تاب شک سوخت پروانه و شمع
چون دیده شد ز طبع او شمع سار شمع
گر نور گیرد از رخ او مستعار شمع
روی بیکای سبزه مرا از مزار شمع
آرے و دفر و غش شب با هم شمع
یا آفتاب تاب ندارد و سزار شمع

محمود و شد سوزش پروانه چون خبر

۳ سوز و زتاب شعله خود شو گوشت شمع

گشته بگرد و دیو پر و اند و آتش شمع
سوز غم تو نیست اگر در دوش چرا
هر شب بگرد و کوی تو ای ماه تابروز
پوشد چگونگی حسن رخت را خط سیاه
عکس رخسار چشمم بیند آنکه او
دارایا در دس تو ای ماه مهر بان

در کار خویش داشته انداخته شمع
سوز و زتاب تاب سحر آشکار شمع
روشن بود ز آه دل پر شمع
پنهان کن چگونگی رخسار شمع
روشن ندیده باشد در جوهر شمع
شب تاب و زتاب بجز عکس شمع

۴ سر تاب است سوخته محسوس چون بدید
کز سوختن به نیرم تو دریافت بار شمع

چو فرزند می هست ز جنگ را شد
شده محسوس و طالب سال او را

سکندر رحمت و جمشید طالع
بجفتا با نقش خورشید طالع

ردیف الغین المعجمه

تا بر کشید از پی قلم نگار تیغ
از رنگ گریه ای چو یاران من تیغ
گره د و داغ گشته تا ز آزار کام
جانا بخش بخش من و خسته را که هست
انداختی چو دوزخ آغوش خود را
اسه دل سر سپر کن و مردان پای دار

کرد امتحان بخشش من روزگار تیغ
در پرده میزند من ابر و پارس تیغ
دارد گرد و می گل آب باغ نگار تیغ
باز تو را قومی وجود آید از تیغ
هر روزند به پهلوی من صد هزار تیغ
کاینک کشیده بهر قوا بروی یار تیغ

<p>۲ محمودی سپهر افکند تا که دید باشد مرا از خامه معنی نگار تیغ</p>	
<p>مردمان دیده ام دارند در روزن چرخ وین عجیبین اردند دست غم و درین چرخ کرده روشن بر میان آب بے روغن چرخ نیستش حاجت که باشد بر سر دهن چرخ بر سر خاکم فرستاد آن بیت بد ظن چرخ چون بخش افروخت اندر محفل گلشن چرخ</p>	<p>ناکشاند نور بهر شمع و در کم روشن چرخ پیش ویش زلف او تاراج دلها میکند مهر خشنش بگرز تاب رخ و چشم تر کشاکش کور است و رخ دل بسود عشق او تا از رشک و صلبت پروانه شود بعد مرگ لاله را پروا ندان از شعله آن سوخت پر</p>
<p>۳ دل از سینه محبت منی تاب چنان که میان پرده قانوس نور افکن چرخ</p>	
<p>کز جو زمیند لبم روزگار تیغ هر موج میزند من از سر کنار تیغ هر خط جاده میزند دم و در گذار تیغ آید ز حزن در نظر من سینه زار تیغ دارد کشیده چون بر خم کوهسار تیغ باد مینامد کشد از شاخسار تیغ کز هر طرف نماید ز دشت خار تیغ بر من زنده جوهره ذاتی چنار تیغ بر من کشیده سر و لب جو یار تیغ</p>	<p>بنمایم برق چو ابر بهار تیغ گرفتی مثل گذر کشته در میان بکر صحرای نور و بهر تماشا چو می شوم دیوانه دار گشته سر بسوی دشت از دلخ لاله دارد سازم چو اسپر بهر کشاو دل چو دروم سوخته گشتان سازم چو کوزه غم تماشا گله سحر هر شاخ لاله داشته در دست خود ستان در کف گرفت سینه نو خیزد شند</p>

<p>چون عند لب لقمه بر لبم آزند بنیم اگر در آئینه بر صورت طلال وز بگویم ز مهر بیوسه فلک ز کین مانند مهر و ماه فلک روز و شب مرا شب از طلال و روز ز خورشید با کمر تا سازم ز ماه بود آنچنان زند تا که کشم ز کین جهان و مبدم جفا آن که سازم می سپهر از حلقه خسری شاه کشاده دست که باز در پنجاهش مهم صام و دلاصفدر نصرت بود آفت کرمی اگر نه باز ویش او را بد بر زم آن شب سواد عمر صد ندی که می برد از بار منتشش تنو اندر گشت است بر می بیاید رزم او سازند اگر شود و بر زم بس فرود و ازو اعتبار علم آرم تبار مطلق اندر شناسه او یعنی بهر ج خاضع او تا زده مطلق</p>	<p>بر من زبان طعنه سوسن خزار تیغ بر سیکش در آبرو بر خم نگار تیغ از ماه نو کشد بمن دل و گار تیغ دارد بگرشیده میان حصار تیغ بر من نیست گردش لبیل و نهار تیغ هر موس تن مرا زین و لبسار تیغ تا که خورم ز جوهر فلک بار بار تیغ کانه بقیصه خطش استوار تیغ بجوفه است مقرر سنگ عیار تیغ از نام نامیش شرف بیشمار تیغ هر گز نه اشتی بجهان و ستیارتیغ اندر جهان ز مردمی او اعتبار تیغ در پیش او خمد ز سر انکار تیغ موج مشرب ز نظر میگسار تیغ در رزم بس گرفته از نور بهار تیغ کز فخر نام او ست مینار عار تیغ گویم جو آفتاب کند اشتیارتیغ</p>
<p>۴ مردمان نهند پیش تو هنگام کار تیغ</p>	<p>۵ اے در جهان ز مردمی تو یادگار تیغ</p>

بنگام رزم پیش تو از دوی افسار
دیدت چو یار لغت هم باز دوی لفظ
یا پیشتر نماز شرف شبره قبول
بقتل خاندان عدوی تو آفتاب
بیت در چشم حلقه جوهر رخ عدد
بقتل دشمنان تو چشم سیاست
زخم از تو هر که خور و بخواب فنا افتاد
در معرضیک مردان بخود بر آورند
شاهی ترا سزا است بشهولین شل
شاید اگر بعد که طوفان کند بیاض
با اعتبار باز دوی حکمت عجب مدار

ق

رستم سپر گذارد و اسفند یار تیغ
زان دوی داده در کف روزگار تیغ
براهت آورد مسدود پیش یار تیغ
دار و زتاب ششعه در کف هزار تیغ
در دست تو چون گرسنه بر اشتنا تیغ
دار و بجای دشت شترگان آفتاب تیغ
دار و ترا اگر اثر کوکسار تیغ
از چرخ شش جاعت در کارزار تیغ
آزاد است ملک کوزند روزگار تیغ
کامد محیط دست تو هست آبدار تیغ
باشد اگر بعد تو صاحب و قمار تیغ

رستم گریخت جسد یار و هزار پانجو
آن در ره فرار همی پاکند ز سر
سید سکند دست ترا حکم زد که هست
اکنون بدهر ملک سیف و قلم توئی
گر دو دو تخت صورت مضمون اگر ترا
بار شک امر دست تو ای قلم سخا
کز رفتناتی کف تو از خط شعاع

گیر و دست خود اگر اسفند یار تیغ
وین افکند همی کف رخشه دار تیغ
در دست اختیار تو آفتاب دار تیغ
دار و بقیعه تو خلفه استوار تیغ
آز و نقش خامه معنی لکار تیغ
از موج منجورند ز قهر ساجا تیغ
بیضا بقل خویش کشد میسمار تیغ

در زیر دامن مست نزار قوه خنک چرخ
یا چست غیر تو سن هر صر عنان ترا
از وصفه سن تو که شیر است وقت کار
درش جیت ز خصم بر آرد ازل مار
گویم ترا بجهت میل سحاب سیر
از زمین باز دوی تو عجب نیست گر کند
ای قدر دامن ایل حضرتین که می برد
با این معزز عیب پسندی همی مرا
دین سرخی که هست مراد قدران شست
گر دو اگر لطف عیسم تو ام سپر
خواهم پناه از تو که برسد همی مرا
و انم یقین که نیست کس جز تو قدره
بنگر ز عین رحم بحال تباه من
تا بهر قتل عاشق سر باز میکشد
یار تو باد لغت و بر دشمنان کشد
هر کس حسود جاه تو بروی شش جیت

شاید چرخه در گفت ای نامدار تیغ
گوئی که کار برقی کند در گذار تیغ
اندرومان زبان شودم آبدار تیغ
کش دست و پا زغل بر آورده چار تیغ
ای آنکه در کف تو بود برق دار تیغ
خرطوم او بعد که کار بسزای تیغ
جوهر نقش خاندان من ستار تیغ
بر سر زند سپهر مشعبد شعار تیغ
کم چاک کرده سینه برنگد نار تیغ
زین گوید برسدم زنده سی بار تیغ
بار و مادام از ستم روزگار تیغ
ای جبهه سار حضرت اقبال یار تیغ
گذار نا امید مرا زیر بار تیغ
شرکان دست دشمن و ابروی یار تیغ
فتح و خلفه ترا زمین و ایلدار تیغ
یار بنده غنا حیرت کوشش چار تیغ

محمود تو که حامی دین محمد است
خواهد برایت خویش زوار الحیا تیغ
روایف الفار المبحر

بخت عجب

اسے کردہ ناوکت دل عاشق بیدار
 اسے جانفدا سی لعل تو کا گنندہ چہاں
 برسینہ گزفہ نگاہت سدا بہد
 کے مدعی عشق تو گرد و مرا نظیر
 اسے قبلہ دل آنکھ بکوسی قویافت جا
 اس کی مست میں کہ بتاراج ملک دل
 از کان جن طبع گہر ز اسے روزگار
 مارا ز سوز آتش جان سوز عشق است
 تایافت چنگ عشق تو ام چاک حبیب شد
 خون انگار کن سے نازنین نگار

از فیض طبع خاطر محسوس پرورد
 عقد گہر جو گوهر شہوار را صدف

رویف القاف المعجم

سرور ایجاد و مگوین است عشق
 ہر کے را جانمیش نسبت بود
 سر صحر کا رست و جان ہر سخن
 باد ہی صحر رہ بود و ہر سلوک
 ہر گز از دوستش زست عاشق گہے

منظر پیدایش دین است عشق
 کا صلہ ہر ملت و آئین است عشق
 در مقامی رسم ترین است عشق
 پیر کامل با بر اہین است عشق
 بند رحلت شمع بالین است عشق

جسم و جان و تالیح حکمش بود
 چونکہ سلطان الشلاطین است عشق

۲ کوہ طور از وہ آں محسوس
 طوطیائے چشم حق بین است عشق

خیال لطف تو دار و پر پیچ قلاب فراق
 غما بہار رخت تا شوم بہار آگین
 ز بچہ گنبد تو دل صدا ہمیں سازد
 اگر ز شب سی اندر جہاں چرخ خوش دوی
 بیاد لحد خالہ اش لہم خون گشت
 پیش بود مرا جلد تر طلب ساز می

دلہم جو بار میاہ بہت اضطراب فراق
 کہ بیدلان آیش نیست تاب فراق
 کہ کاش و اندیشی من این تاب فراق
 کہ آتش گہے نایافتے عذاب فراق
 زہر و چشم چاکم ز خون تاب فراق
 کہ ام بہ بند گز قمار اضطراب فراق

۳ ز آب وصل جگر سر دکن شہا محسوس
 ز سوز آتش جہت شود کباب فراق

کے بغیر تو بر من نماند است بیفوق
 ثبوت خلق تو بس انور و فائق
 وہاں تشنہ لب خشک گشت ہم احمد
 ز بقیہ رحمتی جہت دلہم چنناں خولہ
 ہمیں کہ کار ندارم زو و جہاں ہر فتنے
 چنناں است روضہ پاکت مکرم اعلیٰ تر

بغیر عشق تو با من کے نماند رفیق
 کہ بجز تو بہر و جہاں نبود خلیق
 ز جو و خویش بدہ جہر و شراب رحیق
 کہ حقیقت لالہ و در مدینہ تان رفیق
 کہ گنتو ام پر عشق تو بس است غریق
 کہ در شرف و عرش ہم فزون بیت رفیق

خدا دجلہ امورات بہند فارغ ساز
 رسان بطریق محسوس را ز خیب طریق

بر چهره گلزار تو ام عاشق صادق
 بر نور پر انوار تو ام عاشق صادق
 چون برگ بخار تو ام عاشق صادق
 بروید و بیدار تو ام عاشق صادق
 بر لعل شکر بار تو ام عاشق صادق
 زیر آگ بختار تو ام عاشق صادق
 بر گزخم ابرو من موفی میسم

محتو و زرد گاه تو یک لطف بخواب
 کز دل چو دقار تو ام عاشق صادق

عاشق احمد که او پرستی جفا می عشق
 شوق آردی مقوس کا بود ایسا تر
 گزینای دیکتی ده حسن احمد و کشتی
 گزینای عزیز حسن احمد و کشتی
 خط از لطف ناخن پا خوش بر پا از کای
 وام گیسوی نبی کامرغ و کس واسطی
 خود دیدار محمد کب سبب محتاج خلعت

شهره لغت پیر جو و عالمی سرب
 واه کیا مرغوب محتو و بی یقین عشق

چون از خاطر سو دانی من محرم شوق
 شرح شایسته از کف قاش نیال

در سیاهی شب از گیسوش خواب دیدی هست
 بر هوا گلبه بر نقد گزین برگ بار
 در پوائ کعبه و صلب سجده سرود
 عشق ناوک میزند از غمزه فتن او
 در پریشان حالیم از از لعلش میشت
 شوق طبع نقد پیچید بر من سچ قباب
 از دو چشم من بر زده اشک خونی و مبدم
 در درگ در لید و پی نچید عشق احمد می

ره چشمش می نه محتو و پیر استفاد
 هر کس با صدق گرد چون مرید شوق

از امنت طاعت من از جدائی تو بلاق
 حواس و صبر و تحمل بر ستهای فراق
 که اندر دل و لم هیچ نیست غیر از و اق
 بیست است منت تو ای ساء کج برواق
 ناله باد گری زان بعدد پنج مذاق
 نجات دوست که گرد و بدامش الصاق
 شنیده ام که بدارد و بامیان اشفاق
 چرا دلم کند سجده سوئی آن انداق
 یک ز بعدد و گریست آن عجب انفاق

این خیال پر پریشان مرا بغیر شوق
 در غبار من کند نیز نگه تا شیر شوق
 اندر آن بر غمت هر خار و من گشود
 بر تن نخچیرم انداز تو هر موی شوق
 حبت او شاهین شایان شد و نخچیر شوق
 کار بر اس مانان آنجا کند موی شوق
 زان سبب خسار بایم گشته یک تقطیر شوق
 این همه را از دل خود کرده ام تعمیر شوق

این کلام

اگر ز پائے شتره طیبہ را رسم این بار
تنام کو چپا گردم و ہم ہمہ اسواق

اگر ز جان و دل خویش بگذری و مود
برای دوست کمال و ساز غین و فاق

واستان صفت عشق

بیگ کو نین کا غلبہ اور عشق
 سب کا سرور ہے ہمارا عشق
 عشق احمد ہے جو گوارا عشق
 عشق ہی سے خدا ملا ہیگا
 پہلے حق نے کیا ہمارا عشق
 جملہ دنیا سے ہٹو پیارا عشق
 خود بخود مجھے ہے پکارا عشق
 جسے پکارا اہل سہارا عشق

قطعه

اگر فقیرانِ پیغم سلام کریں
 جو جوابِ سلام دیتے ہیں
 عشقِ گل گشتِ محبت کا
 راہ احمد سے حق کو پانے کا
 قدم اپنے جنتی کے پانے کو
 یا پیغمبرِ جہانِ فانی میں
 نصیحت کے فلکِ راہِ یارو
 بندہ راہِ سلوک چلنے کو
 عشقِ حبیبِ احمد ہی سے بدل

مفسلون کیلئے عجب نعمت
و وصل کی شب ملیگا جب محبوب
دل عاشق ہے شاہ ہر دوسرا
عاشقان ایک جا نہیں رہتے
جان کی بھی اوسے نہیں پروا
رتبہ اعلا ہے عشق کا یارو
عاشق نور حق نہ ہو کیوں پاک
بعض عاشق اگر چہ غصہ میں
سبھی انصار کو تھا عشق نبی
مسجدِ حبِ احمدی کا سنو
صفتِ سوزش اوسکی کیا بولوں
انتہا شوق کا سنو یا رہ
شوق احمد میں ہے دلم مفسطر
فلکِ دل پہ عاشق کے دام
کو رہا ملن نے جب ہوے دلیرش
عشق وہ چیز ہے کہ درِ شاق
عشق احمد سے نور حق دیکھا
جتنے اسرارِ باطنی ہیں گے
و وصل محبوب کے لئے یارو

دیدیا در جهان بسیار عشق
 دل سے ہو دیکھا بس شکور عشق
 کیون نہ ہو دوسرا سے دیر عشق
 کہ دل اونکا کیا فرار عشق
 جو کہ حاصل کیا ہے سارا عشق
 عاشقوں کو دیا وہ قار عشق
 کہ اس سے کہ دیا طلب ہو عشق
 ایک اونکو کیا قیمت عشق
 سوختہ مسخیر ہوا عشق
 میرے دلوں کی مانند عشق
 پیگا سوزندہ ایک سیر عشق
 کہ بعضی ارکھا بجیت عشق
 صاف مجھ کو کیا ہے پار عشق
 کیون نہ ہو میرا میرا عشق
 اونکو ہے کہ دیا بصیر عشق
 رب نے اسکو کیا پذیر عشق
 جسکو بخش خدا کشید عشق
 دل عاشق پر کی جتا عشق
 در جہان خوب ہو نصیر عشق

۱- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۲- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۳- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۴- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۵- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۶- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۷- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۸- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۹- در صورتیکه در هر یک از این موارد
 ۱۰- در صورتیکه در هر یک از این موارد

حب ال صبا ہے عاشق کو
 رگ وریشہ میں شوق پر ظاہر
 بر شریعت چلب گاہ وہ زائد
 خود محمد کو عشق تہا حق کا
 ہو غنائی اللہ جیکہ کوئی عاشق
 اضطراب اور جہاد اکبر کو
 شدت شوق سے ہلاک ہو کر
 معصیت سے جسے بچاوی خدا
 ہیگ مجذوب را زوار الد
 اگر نہو صدق دل سے کوئی عاشق
 صدق سر شایق ہوں دین کا
 انت مودت اساجو مرگیا بیان
 قرون سے عاشقان احمد کے
 ستر فرتان پر جو واقف ہیں
 مترت اور فضیلت عاشق کو
 قبر اور دل سے دور کر دیا
 شوق طیبہ صبا ہے دل میں ہے
 جو بیان دے لباس محمد جان
 آنکھیں آب خسلد برین

عاشق کو
 شوق پر ظاہر
 بر شریعت چلب گاہ وہ زائد
 خود محمد کو عشق تہا حق کا

عاشق کو
 شوق پر ظاہر
 بر شریعت چلب گاہ وہ زائد
 خود محمد کو عشق تہا حق کا

شوق نور محمد سی ہے ثواب
 عاشقوں کو بزرگی ویدار
 کوئی عاشق اگر چلا ہے راہ
 رب کو پایا ہو اچھو ہونڈے
 اجرا و سکو کیر سو دے حصول
 گریے ٹھوڑی جامہ بندین
 ابتدا میں جو عاشق ہوتے ہیں
 عشق تو سب مل میں ساری ہے
 گوشت عاشق کی کیا مفت بولوں
 شوق احمد کا بار جو کھینچے کہ
 اپنے کو بھول جائے جب عاشق
 دل دہارہ ہوں شوق طہرین
 کس سے بولوں یہ حال لاپا
 غلبہ عشق ایسا ہے مجھ کو
 نور احمد کا جب ظہور ہوا
 جسکو نہیں ہے محبت احمد کی
 جان و دل میرا ہے مدینہ میں
 باغ طیبہ کی جسکو ہو خواہش
 دل سیرا جیکہ لغت سنتا ہے

اجر شایق کو دے کیر عاشق
 بخشا ہے آپ نے وفور عاشق
 خضر او سکو ہوا اندر عاشق
 ہو گا اوکے تئیں کفر عاشق
 جو کہ پایا یہاں صغیر عاشق
 خلد میں دے او سقو عاشق
 واسطے انکے ہے عسیر عاشق
 کیا دین سے جدا نصار عاشق
 مکے سنتا ہے ہر تیر عاشق
 حق کیا او سکو ہے سیر عاشق
 دور اوں سے کرے غور عاشق
 کہتا او سکو ہے یکا تیر عاشق
 کہ کیا ہے او سکو مار عاشق
 کر دیا ہے زقوم بوڑا عاشق
 پہر نیکان ہوا صدور عاشق
 ٹکڑے کیوں او سے تبار عاشق
 وہاں جانے کیا ہے امر عاشق
 کروادیا وہاں کا سیر عاشق
 ایک سے ہوا ہے دوبار عاشق

عاشق کو
 شوق پر ظاہر
 بر شریعت چلب گاہ وہ زائد
 خود محمد کو عشق تہا حق کا

عاشق کو
 شوق پر ظاہر
 بر شریعت چلب گاہ وہ زائد
 خود محمد کو عشق تہا حق کا

عاشق کو
 شوق پر ظاہر
 بر شریعت چلب گاہ وہ زائد
 خود محمد کو عشق تہا حق کا

عاشق کو
 شوق پر ظاہر
 بر شریعت چلب گاہ وہ زائد
 خود محمد کو عشق تہا حق کا

معصیت جب کہا دیگی ورنہ
 راه ایمان میں جو ہوا ساعی
 مشکل اوس دہانے ہو غنوب
 صفت عشق مجھے کیا ہو بیان
 شوق حضرت رسول جسکو نہند
 عامی کو ہو گا خوب سیر عشق
 صدق ہو سدا سیکو اجماع عشق
 حل کراد گیا اور صبور عشق
 بیگا کو نین میں کس را عشق
 اوسکو ہو گا بہت قوت را عشق

بیگا محو عاشق احمد کا
 کیوں نہ کرے اسے غنیمت عشق

رولیف الکاف

۹

مرا کہ اضی زلفت بزم ہر کردہ ہلاک
 عقیق تاکہ دم ہم ہمدی ز لعل تو زد
 زہجر خیز محبت چو گل ز تن گدلی
 مرا کہ پیش نظر بہت جلوہ آن رخ
 بغیر وصل تو اس او مہر یں ہر گز
 از انت گشت چن قہ نازہ و خرم
 پہلے باد و دم دیپے تو پوچھو خبر
 از ان گذشتہ در خاک خون مجا قاتل
 ز مہر لب نوش تو ایام تریاک
 دلش لاشقبا لباس چاک دھلاک
 مرا دم ز جیب است تلبا پر چاک
 بہر دہا اگر دیدہ برگم عاشاک
 مرا امید نباشد ز اختر و افلاک
 کش آب نمید ہم از جوی نڈ و تناک
 اگر چہ بہت سمند تو سرکش چالاک
 کہ امید لاغرم نیست قابل فتراک

کہ دورت از دل اہل صفا محو
 کہ بہت خاؤ ہمین مسافری از خاشاک

از لبکہ مستی چشم تو برودہ ام در خاک
 تو سوز دل غ فراق تو مرودہ ام چہ عجب
 سہریت قابل معراج در شرف کشود
 ز رشک آن مہر عارض بہ پنجہ خورشید
 سر کش کہ گر آزارم آرزو دارمی
 خلاف عہد گرم قصد جا کنی چہ عجب
 عجب نہا شد اگر بر دہن خاک تاک
 کہ جاسے سبزہ اگر لالہ ویدم از خاک
 پس از و حق شہادت قبول آن فتراک
 بہر صبا شہد صبح را اگر بیان چاک
 بہر چہ ز غم گیم بس تیرہ دہلاک
 کہ از شکستن میان ترا نہا شد پاک

ز خال روستہ و محو یات نکند حسن
 چہرہ کہ نور سوید است موجب ادراک

رولیف اللام مہملتہ

۷

سایا گر چہ میں پختہ گل بر سر گل
 فرش عذار گل و بیل گویا بامع
 گفتشان باد صبا گشت تو ز شہرستان
 ہا سبک بگذرد از صفی گوار نسیم
 سوز سوز سیت مگر کز اثر جنبش شلخ
 بر سر خاک شہید غم آن غنچہ دہن
 خوش بود موسم گل ساغر گل بر سر گل
 وقت تن شد کہ کند بیلہ قل بر سر گل
 ہر طرف فی نگر م خاستہ غل بر سر گل
 سایہ شلخ صنوبر شدہ بیل بر سر گل
 برگ اشجار نوازند دہل بر سر گل
 سیگندارند ملائک ہمہ گل بر سر گل

شد چمن فرش گل و پیسہ جوں چمن
 پوچھو محو بوجہ آمدہ گل بر سر گل

بود لعل جی آلود او شرب نجس
 ز خندہ شکنش مل کہاب نجس

هزار رنگ چو صحرای برآورد از رشک	ز ماه و دیو شود بس که آفتاب خجیل
چگونه در گره ناله غن غور و گریست	ز بوی غنچه زلف تو مشکناپ خجیل
شیم زلف تو گر بجز در لب و لب و چمن	ز خود نفقه شود با هزار تاب خجیل
چنان گریست ام بیتیو کابر آزاری	هزار بار شد از دیده پر آب خجیل
صواب پیشه کن ابل که بر خلاف خطا	کس نمیشود از کرد و صواب خجیل
چگونه دست نگر و در چشم او محسوس	که هست از اثرش نشاء شراب خجیل
اس لب لعل تو باشد سلیس	سلیسیت کرده خون با سیم
بر رخ خوبت بود خال سیاه	هست در گلستان آتش با خجیل
بر لب کاهی چشمه آب یقاست	خضر خط گشته دل مارا و سلیس
در هر یکی یافت عاشق وصال	کاذب را بخار نه اندازد و جبرئیل
میکند محسوس و درج احمدی	کنز خدا آورده نذر قان جلیس
اس کرمی که در صفات کمال	نیت ذرات ترا عدیل و مثال
ز نشیند بکج قدر تو لبس	گر پرد تا به سر مرغ خیال
دال عمر که لطف فرمودی	هست بر مهباسی لطف تو دال
نیت مرغوب من فقط کربود	سوسه اور قیبت دل ایدال
با خسل و ریخ نیست بر ریخ	بلکیده ریخ بوده ست و مثال
باز حلا و جالی با دام	کرده بیدام صید دل فی الحال

انچنان بست لب ز شیرینی	که در وانشد و بان مقال
و ایسا کام بخش و کام روا	باش از فضل ایند مقال
میهان تو دوستان با دا	مستقم ز خوان جود و قال
یاد و رانش حسد سوزان	حاسد و سیاه همچو زغال
شکر لغت چنان کند محسوس	که مرا شد زبان تا طقه لال
ز شوستی باشد خم شد آب خجیل	که پیش و ست دریا بود جاب خجیل
جهان یار کند جلوه گر ز طرف نقاب	پرسی به پرده شود حور و حجاب خجیل
ز چهره گر گفت پرده ماه با همه تاب	شود ز تاب رخس با هزار تاب خجیل
ز قطره که بر آن برگ گل رود ز عرق	عجب مدار که گردد اگر گلکاب خجیل
ز کوتهی بغراق تو در شبان دراز	بود ز دیده بید از خسته خواب خجیل
شب فراقی ام تقدیر گریست که شمع	هزار بار شد از دیده پر آب خجیل
سراست جان تو آید و شاد گردی	نکته کنج غمت شد دل خواب خجیل
چنان محال با خلق شکاران راست	که در سوال نگرند از جواب خجیل
ز حسن خدمت محسوس اندرین درگاه	هزار شکر که نبود به هیچ باب خجیل
منت احسان چنان آفرین	شکر و سپاس کیم لم یزین
کانه برز اوج سپهر مراد	کو کسب ماه منیر ازل
اس شرف جنگ که شمع امید	نورشان گشتش اندر محل

در هر یک یافت عاشق وصال
در هر یک یافت عاشق وصال
در هر یک یافت عاشق وصال
در هر یک یافت عاشق وصال

شاخ عیش و طرب اندر لعل کمان سخن آید ضرب المثل ز اوج بلاغت بحساب جمل	ساغر امید بر از راح عیش خواسته مو فضاحت بیان تا که بر آید مبر تارنج او
گفت فلک مصر خد چون بلال آید خورشید پا و جحل	
ردیف المیم المیهامته	۱
چنان بدیدن روسته تو آرزو دارم ز دو دو آید دلم بوی مشک می آید بیا و چشم و لب او چو ساغر و مینا نیاشدم بوس سیر و سنبلی و گل طواف کعبه گویند شد مرا واجب نیاشدم بوس دیدن مهر خورشید	که جیو باور و دیوار گفت گو دارم ز لبیک حسرت آن زلف مشکو دارم مدام خنده لب گریه در گلو دارم که فکر آن آید و زلف رخ گو دارم ز خول تاب دل دیده چون قمر دارم که شوق دیدن در دست نکوسته او دارم
چو باو میرد پا و سر راخ او محسوس عجب مدار که پیوسته جیو دارم	۲
ز الفقی که بزنجیر زلف او دارم کمال حسرت من دین که رفت جان بهنو ز اگر چو نیست زبان ترا نشان اما ز لبیک خیال تو نقش در نظر دارم	هزار طوق تو گوئی که در گلو دارم بدیدن رخ خوب تو آرزو دارم منم که از لب لعل تو گفتگو دارم ترا چو آغوش گوئی که در بر دارم

در این شعر
از دو دو آید دلم
بوی مشک می آید
بیا و چشم و لب
او چو ساغر و مینا
نیاشدم بوس سیر
و سنبلی و گل
طواف کعبه گویند
شد مرا واجب
نیاشدم بوس
دیدن مهر خورشید

چو هست سوزن شرکان و تاراشک بفکر لعل لبیت هر دم اسه گل سیراب چو غنچه سر بجز بیان خود فردا دارم	
۳	بوصف موس میانش چو بگری محسوس هزار نکته بار یک ترز مودارم
از بحر قوس یار چو گویم چه نویسم ز ان لعل شکر بار چه گویم چه نویسم بیهوده بست که ار چه گویم چه نویسم با و لب عیار چه گویم چه نویسم هر کوز لب یار چه گویم چه نویسم با آن بت سرشار چه گویم چه نویسم از آه شدر بار چه گویم چه نویسم ز آئینه و ز نگار چه گویم چه نویسم از حیرت دیدار چه گویم چه نویسم حال دل سیرا چه گویم چه نویسم	از بحر قوس یار چو گویم چه نویسم ز ان لعل شکر بار چه گویم چه نویسم بیهوده بست که ار چه گویم چه نویسم با و لب عیار چه گویم چه نویسم هر کوز لب یار چه گویم چه نویسم با آن بت سرشار چه گویم چه نویسم از آه شدر بار چه گویم چه نویسم ز آئینه و ز نگار چه گویم چه نویسم از حیرت دیدار چه گویم چه نویسم حال دل سیرا چه گویم چه نویسم
۴	محسوس زبان چاک و قلم گشت چسبیر ز ان ابرو سه خمدار چه گویم چه نویسم
اگر چه وصف و بابت هزار گونه شنیدم چو گوئی میرد پا لبیک در ره تو دیدم چو گشت سلسله جبینان و شکر سر زلفت	و لے چو قطره موهوم میچکا و غنیدم و لے بخلقه چو گان طرهات ترسیدم بطره تو که دشتی صفت ز غنیش رسیدم

زبان و سودن نام و نه عشق و نریشان	بیک اشارت چشمه نزار عشق و نریشان
لب قیامت و بادام چشم و سبب ز نخلدان	بجز قند تو و گرسه و بار و ارندیدم
لب انزال و خضر صد نزار مرتبه ششم	از این لب که زلفش شراب نوش چشیدم
لبشوق آنکه شوم پایل در سر کولیش	برنگ سبزه خود و رو سبز بار بار دیدم
نزار بار بریدی مرا چو شمع سرازین	ولیک رشتن بسوی منده بسوزد بریدم

در این شعر
نزار بار بریدی
مرا چو شمع
سرازین

۵	برغم کام تو محمود من بکام دل خود	۹
از جام ساقی رخوش شراب عشق کشیدم		

خط و رخسار تو زیباست که پیوست بهم	کفر و دین را از انزل رابط است بهم
ما خیم ابر و شرکان تو پیوست بهم	و او از غمره ترانید و کمان دست بهم
چشم و ابرو و سر ترا عجب است بهم	خوش بود عجب است و نزار دست بهم
عجز عشاق و غرور تو چنان است بهم	که در شاه و گدای محبت شال دست بهم
مشکین ام و شوق دل خسته که چون پیر شکست	خو و یقین است که هرگز نتوان بست بهم
حیرت افروز و چو دیدم عرق آگین رخ او	کاش آب چشمین داد و چرا دست بهم
جلوه حسن عشق است که هرگز آواز	بر نیاید نزار فی تا دو کف دست بهم
بهر خونخواری عشاق حزمین که بود	ابر و چشم ترا عجب و پیر دست بهم

۶	سخن و لعل لب ما بنگر ای محسن	۱۰
که کمال مزه چون شیر و شکر است بهم		

خال بر چهره تن ماه لعل می بینم	یا که در پر تو خورشید بهامی بینم
در هوای خیم ابرو و تو ای کعبه جان	سرخ دل را صفت قبله نمایی بینم

بهر کز نسبت کند او را بخطای بینم	بهر کز نسبت کند او را بخطای بینم
آن کس آفتاب مکه بر دوی که چید	آن کس آفتاب مکه بر دوی که چید
چنان جدا که کست درین لب بیا جدا	چنان جدا که کست درین لب بیا جدا
در چمن گل که بود غرق سراپا در خون	در چمن گل که بود غرق سراپا در خون
جلوه عشق بجز حسن نباشد ممکن	جلوه عشق بجز حسن نباشد ممکن
ای دل آنکه طبع بود مرا مهر و وفا	ای دل آنکه طبع بود مرا مهر و وفا
چرخم از خشکی این دل بسیار که من	چرخم از خشکی این دل بسیار که من
بر سر کوی خرابات بود در تنگ و ناز	بر سر کوی خرابات بود در تنگ و ناز

۷	تخم رو باه بود پیش تو محسن	۹
ز آنکه فیض سخن از شیر خدای بینم		

چند ز شوق رخت دل بطپیدن دهم	ویده اسیر را و عده و دین دهم
پیش من سر و او کان الف خوشنماست	قاسم خور و چونون شکل خمیدن دهم
نامنه مارا اگر نصیحت کس نامد بر	سرخ دل خویش را بلال پریدن دهم
بچه چشم سحر میر و پا و ریدر	در طلب کوی او و او و دین دهم
یوسف ما اگر گشت آید او شیر گیر	پیر من میر را بدیداریدن دهم
عشق حسن تر از آنکه بود این کج رنگ	با و دم سرور اگر نوزیدن دهم
ناوک ناز تو چون رخسار کست در جگر	خار و قنار بدل از چرخیدن دهم
گر نشو و کن بر می رام چو طبع غزال	مادل دیوانه را در بر سیدن دهم

طلع محسن تو اگر یار شوم پیش یار	
---------------------------------	--

۸	ماول اورا بیا د جامه دریدن بهم
<p>چو گل میل میسند آن غنچه لب هر دم سرا پا سوخت که گیسو ایل این تن خاکی از تاب نظر اشک غم اکنون جان فدا از پا انصیب شمعان بر گزینا و آن نوک شکر گان ز سرور عشق که نام که از اهل جنت رسان بر بوش آیم کجا ازستی چشمان سست او مهر لعل آن لب فشم پذیرم که کجا در مان شکر و نذر دل آن شکل بود سحر آریار ان مهر لعل از روی بزم بود اسی عینی مریم فرا از کجین بخت بر این تحفه الفت</p>	<p>مگر کار نسیم آمد ز کوه سینه سر دم بجوشد که در و بر و زلفش سست در دم خلط کردم که دل از آب سیر کوی تو آوردم که هر من بود اید دست قربان سر گروم دل اندر شعله است عشق کن جانم از پروردم چه پاک از مشو محشر صولت سرفیل کو در دم طیعی که کفر و اید علل از شریت و در دم که شپا گرد کوی و اید آه و فغان کو در دم که غیر از شریت و صفتش باشد چاره و در دم تعب نیست که پیدا کند رنگ و اگر نردم</p>
۹	من از محمودی نیم کشت لوم با غم جانان از درد محقران و در و گریه چو پسر در دم
<p>شب که شمع بود بر خاک سترم کرد بر خاک سترم که جای جاست کشته زلف تو ام مشب بسوز سوختم زین غم که آن مد بار قیب بهم شیا و در دش ز بعد سوختن پا خیمال زلف او گردد و همی</p>	<p>بود اشک آلود بر خاک سترم شمع را حبا بود بر خاک سترم تا زخیم او بود بر خاک سترم باد ما پیس بود بر خاک سترم طالع پیس بود بر خاک سترم مار موج و بود بر خاک سترم</p>

<p>خاک من از سوختن گرد و خلاص سوختم اما خیال خط او کشت و باز دم سوخت و آنکه نهاد در خیال سوختم مطرب بیا</p>	<p>گر سیاهی زود بر خاک سترم جای سینه بود بر خاک سترم شیخ خون آلود بر خاک سترم کن سر و در و بر خاک سترم</p>
۱۰	سوختم از آتش و بگریست زار عاقبت محسود بر خاک سترم
<p>گر بکام جان وصال دریا حاصل کنم سره ام اندر غم لب جان بخش او از این شمع در خلعت زلف سیاهش مبتلا تا رسا شد که ایل ناله شبگیر من و امن آن گل نه چنگ غری شاید گرفت تا شوم محو تماشای جمال آن سی و همچو گوشت پا و سر هر سودا و ان گشتم مگر این دل بیزار نبود و علاجی طیب و هر چه منورم نه بخشد روزی الا استخوان جز خفا با آنکه کس با نیست نین حاصل</p>	<p>بر مراد خاطر دل مدعا حاصل کنم تا حیات جاودان بعد از فنا حاصل کنم کز لب جان بخش اواب بقا حاصل کنم کام جان روزی مگر زاده رسا حاصل کنم گر بکروچی و لا همچون صبا حاصل کنم به که چون آئینه آئین صفا حاصل کنم در چشم چو گان زلفیا رجا حاصل کنم گر زانگل شکر کن لب و دوا حاصل کنم او چ عزت گر چه مانند ما حاصل کنم ساده لوحی من که خواهم زود وفا حاصل کنم</p>
۱۱	کشته ام محمود زان خاک در پیر مغان تا یمن محبت او کیمیا حاصل کنم
۱۲	کرد وصال آن سر نامهربان حاصل کنم داد از بید او در آسمان حاصل کنم

از آن کتم از معجزه لعل افسونش سخن
آتش لب ستم باب جد و دل بخش از آن
ما ملول از من نگردد و به که از رخسار زرد
همچو عقاب گشته معدوم بکار آن میان
پیش از آن از دمان یار میگویی سخن
لب کرد شویم ز آب کوثر و تسنیم اگر
سخنی شهادت بخیران پیش او گویم تمام
تا که در طرز سخن سحر بیان حاصل کنم
تا که همچون خضر عمر جاودان حاصل کنم
باید شادی بزرگ به عطران حاصل کنم
تا که اندر قاف شهرت کشیان حاصل کنم
تا به غیر می نشان آن نشان حاصل کنم
بوسه از لعل قش و لستان حاصل کنم
روز و صلتش فرستد گر گمان حاصل کنم

۱۲ سیکم کسب سخن محمود از حاجب انون
شهره سحر بیان تا در جهان حاصل کنم ۹

صد سنی طلب بکار برویم
برویم بکوشش از چه دل را
در گریز نیل اشک گلگون
در گلشن و بهر بهر یک گل
از تربت و اغنامی این مال
از کس شمرم که چه زان شوخ
تا خورده شراب و صندل و غیره
جو ریخته سرار بود با یار
تا راه بکوه یار برویم
لیکن نه با اختیار برویم
آب از رخ تو بهار برویم
صد غم ز غیش خار برویم
زنگ از رخ لاله زار برویم
در دو غم بهشت مار برویم
ببین در دسیر خار برویم
بهر دل مقیرار برویم

محمود و چه خضر فوق حیوان
از نوش لب نگار برویم

۱۳ گذشت لعل هر شکسار چه بار از سرم
گمان بر بند مرا خلق آفتاب پرست
ز خون دیده و فو قوض عین گشت مرا
سهم کشت شب بزم و چشم خون بالا
عجب که بهر نگر و بهر مزاج امید
ز فیض بوسه اعلی حلاوت چو شکر
از آن زمان که گزیدم سی طایفی سخن
جد از روی تو ای نور دیده چون زبان
هموز سوز فراق تو هست در جگر
ز بسکه روی تو ای ما و مهربان نگرم
که سجده جز غم محراب تیغ او نبرم
بیاد عارض آن مه سشاره می شمرم
اگر چه هست درد آینه چشم تو رم
فردا گرفت ز سر تا پاپا چو نیشکرم
جگر به مقب چشم سفته صورت گهرم
بدیده چون غنچه باز رفته نظرم

۱۴ زلفت از سر من شود عشق او محمود
اگر چه کرده غم روزگار بپای سپهرم ۹

از آن زمان که بدل سپید آن بهنم
بود حقیقت هستی مرا بشکل جناب
پدید آمدی که غریزان بچاهش انگشتند
چنان خیال رخ و زلف است حل من
بشکل مروت آبی در آب دیده بود
سر شک لخت جگر مرده ز دیده چنان
بیاد آن گل رخسار و خنجر لب لعل
بهر از حیف نشد سوز من هر روز روشن
چو خضر داشت سر چشمه حیات نم
که جبهه ای تو نبود درون من
قنادول ز بهوس اندران چه و قنقم
که میر ساخته از سیر سوری و سمنم
به عجب آن دور یکدانه و ایما و طنم
که رشک کان به خشان و حدن مدغم
بزار گویند چو لب همیشه نغمه زغم
اگر چه سوخت سدا پا چو شمع انجم

ز فیض لعل پرافسون است ام محمود

چندین بار
از این شعر
در این کتاب
نوشته شده است

۱۵	که به دم روح الامین بود سخنم
از ابد بفر تو به شکستن نشسته ایم در صیبت حسن رو با میدویش در راه انتظار تو چون نقش در نگین زنجیر زلف او شده پایامی بند دل گفتی که خواست دل مخزون خجسته نبود قرار از دل سوزان همچون سپند	پایان بر میسر میگردد ما از براسه مهر شکستن نشسته ایم عمریت تا بنام شکستن نشسته ایم از بگلی بعزم شکستن نشسته ایم ایجان فدای تو خوش نشسته ایم بر روی آتش از در جستن نشسته ایم
۱۶	یکباره از دود کون با میدو وصل دوست محمود در توقع رستن نشسته ایم
جان مشتاق فداورده جانان کردم بے تو گریل نظر سوسه گلستان کردم تا چو میل شدم آشفته آن غنچه دهان خویشم گزیدش بر سر کن عیب انقض رنگ غماز مرا کرده بعدالم رسوا تا بیایم شرف وصل مثالش خود را تا شنیدم سخن از لعل تو در شک پری این رخ داغ است که از مهر تو دارم در دل	شاد ایدل کرد جانان خلب جان کردم جای گل خون دل نه دیده بدامان کردم همچو گل چاک زدم جامه واقفان کردم کاب حویلی طلب از چشمه حیوان کردم ورنه صد گونه غم عشق تو نهان کردم زان سر لایم چون آئینه حیران کردم طفه با بر شرف مهر سلیمان کردم شمعی افروخته در خانه ویران کردم
یا نعم کام دل از جگر قاتل محسود تا سر از روزه وفادار سپیدان کردم	یا نعم کام دل از جگر قاتل محسود تا سر از روزه وفادار سپیدان کردم

<p>خویش را پیروان مرگس بر فن کردم خیرت آنکه ز جور تفتد واقف غیر مثل آئینه بصد شوق ز پانا مهر خویش هر رنگ گل بنظر تیر ترا آید از رخسار گفتش حال دل غمزده را زار که کرد بشد کار من از ناله و آه خسر ناحق</p>	<p>۱۷ در نهایی طمع از مردم بهرن کردم دل آفت زده را منع ز شیون کردم بهر دیدار تو یک دیده روشن کردم بیتو گر خواهمش نظاره گلشن کردم زیر لب خنده زنان گفت که مان من کردم یار را در حق خود آو که بدطن کردم</p>
<p>۱۸</p>	<p>از پی دوختن زخم دل خود محسود تا ماراشک فشرده را رسته و سوزن کردم</p>
<p>هر گاه که در آئینه روزه تو بینم کو طالع بیدار که هر صبح دم ز خواب از رشک بگردون شود ای ماهم راه آسان بودم داوان جان گروم آخر چون قیام تا مرغ دل غمزده را بال ایناه تو خورشیدی و دل من گل خورشید اینچ فسونگر نشیند به یزنگ چون اسبزه تو خاسته سر و چینی را بر صید و لم چیره بود چشم تو آرس عمریت که جستم دل گم شده او را</p>	<p>دل دایم مجبور غنچه می تو بینم چون چشم طلب باز کنم روی تو بینم گر سایه خورشید بر چلو می تو بینم سرو از دقا بر سر زانوسی تو بینم لرزان بهیامی خم ابروی تو بینم هر سو که تویی دیده دل سوی تو بینم آن سحر که در زنگس جادوی تو بینم در سایه سرو قد دل جوی تو بینم پیدا بهنر شیشه آسوی تو بینم اکنون بخیم حلقه گیسوی تو بینم</p>
<p>هر لطف که در گفته محسود توان دید</p>	<p>هر لطف که در گفته محسود توان دید</p>

۱۹	از فیض لب لعل شکر می نوشیم	آه سرو می لب از شدت دردی دارم دراغ گرمی بدل از سودش و دردی دارم جیش با دوزان می بروز جاست مرا میر و خون جگر جامی سر شکم از چشم منکب لب لعل لب نوش تو هستم بیار آیدم که بنظر مصرع بی و زن جان
۲۰	که نیم پست بر دل اندم مقصد محمود که نظر بر قدم راه نور می دارم	کعبه بجای لب گلشن اگر نظاره کنم نیکند بدش ناله ام اثر هر چند بناد عشق زرتخانه مهر بر لب من ز چشم مردم باشد پرمی چه پره نهان مهر بار بر سرم جده ات بشکر جمال اگر چه اشک بر دل از شمار زیم یک
۲۱	ز جور آن می بیله مهر و زو شب محمود ز چرخ ناله گنج گاه از ستاره کنم	ز جور آن می بیله مهر و زو شب محمود ز چرخ ناله گنج گاه از ستاره کنم
		بر آن سرم که گواش مگر کتاره کنم ز اخترم و پدید دست پیر ساعدیار

۲۲	چو عشرت بود امر و زور میان محمود آنگاه مبر که ز معشوق و می کناره کنم	مرا چه دست که آرام مجردن آن ماه بترک تو به عشقم بر آن که از سر صدق اگرم زبان خند از کار و در نماز نیاز رفو پذیر بود گر چه چاک سیند و لے
۲۳	دل شکسته محمود را بشوق لبش دام ز آتش حسرت کباب می بینم	ز آفتاب مگر دست استخاره کنم بصفت خ خوب تو استخاره کنم لبسوی قبله ابروی او اشاره کنم چو چار و دل نه ابر بر پارده کنم
۲۴	دل شکسته محمود را بشوق لبش دام ز آتش حسرت کباب می بینم	چنان بهار رخت آب تاب می بینم نهان بغچه لعل لبش شکر نگرم بیاد و کن در دندان لعل و ریاض از شوق طاعت آناء آفتاب لقا بگرد ماه رخت نیست مال خط سبز بیاد لعل تو گریه ز بسکه جامی سر شک ز اشتیاق جالش بدیده بیدار بیاد طاعت و گیسو او دل خود را چه گنجها که خدا و دواستین ایدل ولامد از گردن امیر سیرانی
۲۵	دل شکسته محمود را بشوق لبش دام ز آتش حسرت کباب می بینم	چو پادشاهان و پادشاهان چو پادشاهان و پادشاهان

ز نایب آفتاب روز بخشتر علم کجا دارم
شهادت از خدا خواهم زوستان بیگانه
خود و گداشته خوان من سنگ گشیش عجب نبود
بجای اشک از چشمم نرم سیاره نمی آید
ز جای غیر از نایبم هیچ بستی بر نمیدارد
بجای سینه روید لاله از خاک مزار من
ز چشمم آب نقش رنگ میریزد خاک را بجان

۱۳ کجا ترسم ز درو به بانی همان سنگ سیرت
که من هستم و فیض از حضرت شیر خدا دارم

صدقه رقم گردنی بسیر خوشی کشم
هر دم بیاد فعل تو است گوهر مراد
آینه تاریخ تو به بیند چشم او
آن دسترس کجا که سبک چنان نسیم صبح
جز قاست در رخسار ز پندیر و دل زتار
آن طافتم کجا است یکدم یکدم دل
کواختره که آن مریه مهر را شب
یک به سرگردان لب نشین و دهر را

محمود نام گل نمبر و عهد لب باز
در حشمتی که زمره از سخن کشم

۲۵ که آب زندگی فعل ترا نسبت کنم
اگر رقم وصف دایمی آن سببی قاست کنم
دعی را دل تو آن دوان ز بهر وصل یار
زلف او را دین و هم ناز و ادا را جان ال
از بهشت هر یک صد گود میگوید سخن
کاش از رخ شوقی حشش بر اندازد نقاب
تا تر اندازد سر کوی تو از دم عذر رنگ
سر بلند سی صوب بستی است در بحر جان

۲۶ بشکن ای محمود دل آن زلف با برو بند
یک سو می که بعد از بند و ستان نبفت کنم

شک می و نگار جوان که توان کنم
هنگام وصل از غم سیرش فغان کنم
هر چند وصف خوبی آن داستان کنم
ترسم بیاد زلف تو از سنبلیل مین
جویم در اشک درد قن اول عزیز
شود یقین مرا که دل از سینه ام که برد
سے نصف بهتی که دس در شب وصال
تاوان ز چشمم گیرم اگر دل ز سینه رفت

محمود و نصف عیش بود ذکر عیش زان

۲۷	هر دم حدیث بود شیرین لبان کهنه	۴
خویش را از شوق لعلش پای تو ناسر سوختیم	تا که از شمع بیان تویم سخن افروختیم	شمع سان در پر تو خود شد ناحق سوختیم
عکس روی اوست اندر دیده گریان ما	بود روی آن مرده بهر دوا در نظر	در فراق آن دریا قوت لب از تخت جگر
سوزن از شرکان بخودم رفته از ناظر		
۲۸	خود زده بریا محم و در سینه اندام	۵
از پله یک جره با صد آرزو بفرستیم		
ببین وصل نه بجزان یار می ترسم	ز ابرو دان تو گرویده دل ده نیم مرا	شد است دشمن من باز پله اختیار
مرا بعبش جوانی بود خشم پیری	کشاده سوسن گویا زبان که تا رسد	بگفت پیل پیل که ترسم نه بچین
۲۹	ز دند مست نه ترسد که چنان محم و	۶
که سن از راه پر میزد گامی ترسم		
تا بایشق بیتان گرفتارم	بخت اسب چو شتر زارم	گشته تا دور از هر یارم
	خوش گل هست بستر خارم	

آفتابیت در سیاه شب	نیت خطا گرو دوسه دلدارم	۱
رفت تا و افش نر دست برقت	کار از دست و دست از کارم	۲
تا فکند از نظر مرا جانان	بکد در چشم مردمان خوارم	۳
بیه بهایم چو اشک طفل خیم	گر چه مانند در شهر هوارم	۴
مردم از سنگ میزنند مرا	آرے آرے چو تخیل پر بام	۵
بچو منصور حق بگویم و بس	بکشند از چهر بر سر دارم	۶
۳۰	زنده ماندم به بجز چون محم و	۲۵
زمین سبب شد مرا از یارم	۲۵	۳۱
ور لغت	۳۱	۳۲
۳۲	از رخ تست قبله عالم	۳۳
محرالاسود است خال رفت	محرمانند مختلف بحیریم	۳۴
خا و مانند در عقیبت یلم	هست بار و نیت موسی عمران	۳۵
بر مالت خلیل خوان سالار	گفادت را بود شعیب شبان	۳۶
هست میرا خور تو اسکندر	بچو و او و صد زره سازت	۳۷
۳۳	ابرو پر خشم تو طاق حرم	۳۴
ذوق تو بود چه زمزم	حرم حرمت ترا چو حرم	۳۵
خدمت رستاده چون آدم	گشت چاوش عیسی مریم	۳۶
یوسف بنده خدیوه درم	تا خدا سے تو فوج در قلزم	۳۷
خضر عارفین بود ترا نجدم	چون سلیمان هزار سیر چشم	۳۸

در این کتاب
بسیار از
قصاید
موجود است
که در این
کتاب
نمیشود
درج کرد

سینه است منع اسرار
برکتب پاکشیده خط نسخ
رسم فرما بحال زار مرا
داد بخش از کینه اخوان
گر بزند ان بهم اسیر کنند
میپند این همه خسرا بی من
جسم کن بر نظم من زار
حکم فرما گر گشت حادثه را
ایک سر سبز گشته نخل خشک
نخل امید من بی باغ چنان
دارم امید از غنایت تو
تا شوم ز ایرت گزان خوانم
دل من عشق تو جیسر در بند
گر که خواندت بهر مشکل
یا محمد بجای خود به اقتباص

۳۱
شسته محمود و والد است
زود خوان در جو از خود زده

بر لوح فل جو وصف رخ اورم کنم
و وصف تجلی رخ او گرد کنم
از مر و کف داد و ز مرگان قلم کنم
از شلخ نخل طوطی با قلم کنم

در هر کجاست بر تو حسن تو جملوه گر
تشبیه چنین زلف بشکفتن خطاست
گردید و زلف بطول نه مختصر
شوریده تا که دل نشود از خیال زلف
آدم زخم دلت ز زبان و میان او
دست ارد و مقام در آن کو چو نقش پا
در راه او چو جذب محبت کش مرا
هستم گداست کو میو پیوسته تا که من

۳۲
محمود و شکر رسم از نظم خویش
یکبار از نظام دو عالم بهم کنم

از خط و لعش دم تقریر پیدا کرده ام
عشق روی و زلف او از در پیدا کرده ام
ساختم با بند زلف او دل سر گشته را
در سر کوی کس چون نقش پا کرده ام
چون با لاله بهر در شهر آتم از روشن تا
سوختن تل تا آتش عشق بنان ستن
چون کمان کس که کج باشد گزینم ز برش
ساختم ز بیم بیان را روشن از شمع ز بان

از سخن محمود و زلف ز لب نوش کس
از سخن محمود و زلف ز لب نوش کس

۱۱	۳۳ چون دم روح القدس تا شیرید اگرده ام
عروش را بلكه بقبر بان مدینه دیدم پیر تشبیه نه شایان مدینه دیدم شمس را شمس ایوان مدینه دیدم حلقه زدن بر در بهمان مدینه دیدم آن شکیزه که بیکان مدینه دیدم حرف جاوید بیابان مدینه دیدم پرتو شمع شبستان مدینه دیدم در چشمیت سلمان مدینه دیدم غرق هر چه و بیابان مدینه دیدم تشبیه چشمه حیوان مدینه دیدم	برتر از عرش برین شان مدینه دیدم عروش یا کرسی و یا کعبه و بیت المعمور چرخ را بکنه رباط از نظر افتاده آن از بکسب شرف روح این باشد روز نیت حاصل ملک با هر قدس و عظمت دو زو شب شبیر مرغان اولی اینقدر را آن تجلی که بمونس زده آتش سر طور شوکت و شان سلطان بهر چون مور حقیق یا بهر حسن خداداد چه یوسف صدا خضر را با هر سیرابی جانفش بر دم
۵	۳۴ حامد آن نه همی خلق که خود خالق را همچو محمود و ثنا خوان مدینه دیدم
شهر چیده و بار یک چه میگویم گر ز موزونی سر و لب چه میگویم پیش جراح اگر ذکر رخ میگویم عیب هر شخص چه آیت بر میگویم	نیا سخن در صفت کامل او میگویم مقصود من بود از قاصد معانی که همچو گل خنده زنده بر لب زخم دل من راست گوئی هنر صاف و لاف نزنان
موشکافی لبخند کار من است که محمود	نیا سخن در صفت کامل او میگویم

عروش را بلكه بقبر بان مدینه دیدم
پیر تشبیه نه شایان مدینه دیدم
شمس را شمس ایوان مدینه دیدم
حلقه زدن بر در بهمان مدینه دیدم
آن شکیزه که بیکان مدینه دیدم
حرف جاوید بیابان مدینه دیدم
پرتو شمع شبستان مدینه دیدم
در چشمیت سلمان مدینه دیدم
غرق هر چه و بیابان مدینه دیدم
تشبیه چشمه حیوان مدینه دیدم

بودش بهر نام غوث الاعظم اگر خواهی که دانی اسم اعظم بجز حق نیست کس آگاه هرگز دلالت گر بود خود رشید باشد چو اینچ پیش به اقطاب ابدال اگر خضر است و گر الیاس با دام چه گویم از کلامش لا کلام است نخورد سیر اندر ماه روزه صلوة اربعه سازد کس بر حش تا باشد سکرش شفیق بر گز	خداوند مقام غوث الاعظم یقین دان است نام غوث الاعظم ز حسرت است نام غوث الاعظم طلوعش از اوج بام غوث الاعظم بود با احتشام غوث الاعظم بود سیراب جام غوث الاعظم کلام حق کلام غوث الاعظم بطغی شد صیام غوث الاعظم رسد بروی سلام غوث الاعظم که سخت است مقام غوث الاعظم
۳۵	۳۶ بے مولا که کونین است محمود کس کوشت غلام غوث الاعظم
در دل غم آن نگار بر دیم بر دو شش دل فگار بر دیم در دهر ازین دیار بر دیم در دل غم و اضطراب بر دیم	رفتم و فراق یار بر دیم بار یک شکست طاقت کوه دیدیم چه نیست اهل و دمی از شوق مدینه شور
۳۷	۳۸ محمود جفا بخت خود بود جور یک ز روزه ز گار بر دیم
دایم از مدح خرد و اعظم	شادمان باش است دل خورم

۳۸	نبود جاسے جز بکست عدم	۱۸
اے میری جاسے کرم	آفت آب سپهر جاہ و شمع	اے کرمی کہ در جهان کرم ۴۴۶
اگر کرمی که از کف کرمیت	شد تپ کاش کان و کبیریم	کرده کاس بجار و کس خیال
کان رسیده باب و بکر خاک	تا ترا دست یافت دست کرم	هر که باشد بقدر قسمت او
صدیت جو تو تا بد هر فتاد	گشت طے باز نامه حاتم	خونینا است بخشش تو چنان
گاه رسم سوال کس نشنید	حرف لا از لب لغیر نفهم	کر پی می بست لا بد در شکم
فتنه یکبار دم فرد و بندو	چون کشی از نیام تیغ و دم	نه همین اند ساکنان زمین
صبح آرسے چو میشود طالع	قلبت شب غزو بکج عدم	کاسمان راز مهر و ماه و دنان
و اور اور زمانه عدلت	منهدم شد چنان بنامی ستم	ایک جام جهان نامل تست
کرده اتحاد و یک جسته	میشود گرگ سبزه بان غنم	حال هر کس بهشت زمان مفہوم
در چنین عهد و ارم از دوران	خاطرے زار و حالته در هم	هر من ستم کن لطفه
عمر نادر عدالت عالی	بنده را سوده سر بجای قدم	یا که فیض دم سیحالی
یا چنین رسم بندگی رانند	بنده بے گز زرا و ستم	کن مدارا بشریت رینار
دار و اسید آنکس بخشش باز	خدمت بنده باز و کرم	تا لب فیض مفت و چار رسد
یا بکن حکم و اون نخواه	بچو ممول بر حکیم حکم	از شمیم سرگاز فیضت
یا بجای و اگر کسین مرآت	تا که باشم جیسع اهل نعم	
پاش شادان بخت ملک و مبار	و شمت را نصیب لغیر از هم	
عالمت بنده باد و ملک قدام	تا بود ملک تابع عالم	
بچو ممول و اند ترا صد		
نیست اورا چو تو شب کرم		

اے میری جاسے کرم
اگر کرمی که از کف کرمیت
کان رسیده باب و بکر خاک
صدیت جو تو تا بد هر فتاد
گاه رسم سوال کس نشنید
فتنه یکبار دم فرد و بندو
صبح آرسے چو میشود طالع
و اور اور زمانه عدلت
کرده اتحاد و یک جسته
در چنین عهد و ارم از دوران
عمر نادر عدالت عالی
یا چنین رسم بندگی رانند
دار و اسید آنکس بخشش باز
یا بکن حکم و اون نخواه
یا بجای و اگر کسین مرآت
پاش شادان بخت ملک و مبار
عالمت بنده باد و ملک قدام

۳۹	صد چو ممول و باد حادث	۱۹
خاصه در شکر فیض باک عمیم		
میرے جاسے کرم	میرے جاسے کرم	اے کرمی کہ در جهان کرم ۴۴۶
تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	کرده کاس بجار و کس خیال
پر موندہ صاف کہ نہیں سکتی جات ہم	پر موندہ صاف کہ نہیں سکتی جات ہم	هر که باشد بقدر قسمت او
میرے جاسے کرم	میرے جاسے کرم	خونینا است بخشش تو چنان
تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	کر پی می بست لا بد در شکم
پر موندہ صاف کہ نہیں سکتی جات ہم	پر موندہ صاف کہ نہیں سکتی جات ہم	نه همین اند ساکنان زمین
میرے جاسے کرم	میرے جاسے کرم	کاسمان راز مهر و ماه و دنان
تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	ایک جام جهان نامل تست
پر موندہ صاف کہ نہیں سکتی جات ہم	پر موندہ صاف کہ نہیں سکتی جات ہم	حال هر کس بهشت زمان مفہوم
میرے جاسے کرم	میرے جاسے کرم	هر من ستم کن لطفه
تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	یا که فیض دم سیحالی
پر موندہ صاف کہ نہیں سکتی جات ہم	پر موندہ صاف کہ نہیں سکتی جات ہم	کن مدارا بشریت رینار
میرے جاسے کرم	میرے جاسے کرم	تا لب فیض مفت و چار رسد
تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	تشیہ کیونکہ دیوین قدول باکے ہم	از شمیم سرگاز فیضت

<p>بیمات مسترس نهو پاننگارنگ اتر کیا جواوس میت ابرو کمان کو صید انکھو نین اپر ضعف سوتا رہی بن تویت ہونگے گناہگار تیرے بال بال کے بہر عبادت آئے اگر وہ مسیح دم یہ طرفہ ماجرا ہے کہ خجھر کو دے تو آب دین استخوان لغیب سب کو ہی بار کے</p>	<p>کیا سرخرو ہوں بلخ جیا نہیں جلتا ہے ہم یسے بن کام قیر کا اپنی دعا ہے ہم ہین جینو چار چشم کسی مد لقا ہے ہم مشک ختن جوزلف کو بوسین خطا ہے ہم جیز اکیوں نہو دین سچا پتی شفا ہے ہم رہی یسین وقت فرج بھی ظالم پیا ہے ہم رکھتے ہیں ننگ نقد قنابچی با ہے ہم</p>
<p>۴۱ محمود چاک صیب دکھانا ہے شکل لا</p>	<p>یعنی ہومی بن مست و گریان قنات ہے ہم</p>
<p>اس سہ اوج دولت و شمت از فرخ سعادت بخت ہر ہائے کز آشیان فلک از پے نظم بزم عشرت تو جشن شاد می عقد سیمونت تہنیت را بہ بزم تارخیش</p>	<p>آفتاب سپہر جہا و مقام شتری پر تو سے گرفت ہوام کردہ پروازت اوقت اہرام آسمان شیشہ زہر و گرد و جام منعقد گشت چون حسن نظام کردہ ہر کس نقد بنویش کلام</p>
<p>گفت در بزم آمدہ محمود باد آباد خزان تو بند ام ۴۶</p>	<p>۴۶</p>
<p>رویف النون</p>	<p>۴۷</p>
<p>کردا طفل سر سبک بن وطن در آستین</p>	<p>موجود طوفان تکیہ ہر شکن در آستین</p>

نقد کو بنویش کلام

<p>نکستہ دل می ریزد اکنون چشم من آستین چہ بر سر ہم بدخ دست خود منہا دہ ام کلبہ تار یک باروشن نما ہے کز صفا نیست بر آن ساعد سیمینہ گون نیرین سوار قطر خون نیست این کز کان قہر قہر چشم روش ناف غنیرین او بستم چون قتاد عاشق دیوانہ و زور آفراسے و شستم سیل گشت گشتان کے کتم فصل بہار ایل از کبر و فریب ز اہد اکنون کن ہزار</p>	<p>از گل غن سین کہ دارم یک چہرہ آستین کین چہ رخ مرده سیدار و کفن در آستین دار سی از ساعد تو شمع شعلہ در آستین آفتابے دار و آن گل پیہرین در آستین دارم اکنون کلمہ لعن من در آستین بنم امر و دم بوجہ شک ختن در آستین می ہم صمد بچو قیس و کو کون در آستین چون چشم خون چکان دارم چہرہ آستین رشتہ شہیج او دار و رسن در آستین</p>
<p>۲ نقد سازی میکند از شمت اسے مطرب لہر زخمہ سان محمود و سیدار و سخن در آستین</p>	<p>۹</p>
<p>گیت چون من ہای دارا نشو بہا جنون دل زور و بوسی شہ سے گشتہ ہمار جنون سچو مجھو ہم ضعیف و زار و بیمار جنون سیر نہم ہر طرف ننگ دامت کو دکن لشکر طفلان بود ہمراہ در ہر رگہ ز سر ویر شد تا حبیب جان از دست شور می نیست چا کوس سوائی بنام من بلند آوازہ شدہ سنگ طفلان سینگہ مجروح سہ ناپامرا</p>	<p>روئی دکان و حشت روی باز جنون کاش در نام کند از لطف عطار جنون الضعیف لیلی و ششی کردم گرفتار جنون شاید آورد است تحمل تمام ہمار جنون شہکت و شان عجب دارد سپہر جنون شاید افتاد است ایل عقد و کار جنون بستہ نقد عالم و حشت چہ انداز جنون تشنگہ زمین دگی ہرگز ز گھنہ ہر جنون</p>

نقد کو بنویش کلام

<p>۳</p> <p>بعد بخون در خور صد گود شور و حشر یکست امی محمود و غیر از من سزاوار حیوان</p>	
<p>بر سرخ تابنده او طره پرتاب بین چنگ جاسی سرشک از دیده خون تاب بین عارض ابراق آلود و آتشگون بگر تاب نیست جمع ساز و این دل صیاده را ریت اهل صف از عرش دارد برتر می نیت عقد نان در اندام آن سحرین بدن عکس آن سوسه تو دارد جلوه در چشم تر گرد آب مجله آتش ندیده گویا چشم مستش را لگو رکف کمان از ابروان وز لطافت خط بران در خارده زربانگر</p>	<p>سایبان از شاخ سنبلی رنگ شاد بین علی را پیداز کمان لود خوش آب بین بر سر آتش تسرا قطره سیاه بین وین کمان دانا در دیده از شیشه بین عکس آن درون بدین بخت کمان آب بین در میل آن حیوان حلقه گره آب بین ماه نورا اسی مر بیه مهر در آب بین در رکف ساتی با جام و شراب تاب بین خفته او را کست از طره پرتاب بین گرد برگ گل نموده سینه سیراب بین</p>
<p>۴</p> <p>زیر ابرودید محمود آن دو چشم شوخ گفت کین اهلای عجیب در قید یک قلاب بین</p>	
<p>ز شوق چشم شوخت تازه تر گریه دل خمن ز تاب اصل او انجم و مادام تازه تر گریه دو ز دود آه خودیایم نسیم شربت و صندلش نظر بر آن رخ زیبا دل پر دایغ زان و لاله هر از روی گل که روی خوش دو که عطر آید</p>	<p>مگر کز روی او غن باران روشن شد چهره غمن که آب از چشمه حیوان خور و یکسبیل غمن خبر از مقدم گل مسید هم قطره لعل غمن که در پیش آفتاب است و گل خورشید غمن بود و ایم ز بوسی عذیر نقش دایغ غمن</p>

<p>خیال لعل رخ افزای اقبال شد در دل دل گشت من گفت گر جوی مرا یابی بکوس بخت رخ عشق شعله را یا نم سز باشد</p>	<p>لعل آب گشته ز آب چشمه حیوان ابلغ من بچین آن سز زلف و دوار و زنی سرخ من کو بست از آتش عشق دل سوزان ابلغ من</p>
<p>۵</p> <p>بجام دل دمی در غلوست با یار جوشنیم مبیا گشتد محسوس و سباب غمی لغمن</p>	<p>۹</p>
<p>لشت آینه او باعث حیدانی من فرقت یار بود جنگ جیل عاشق را دلخ پیران تر از ورق سیر نشست چون کفر آه چو ساند کف از دم بغت گفته بودم که بکوس تو نبایم دیگر نیست جمیع خاطر بوصول و نه بهر سر سیر آتش و دایغ شود آب خجلت چونکه شیرین سخی رشت با می طوطی است</p>	<p>سنبش سلسله چنبران پریشانی من بس بود جاسی عجب بگردان جانی من گرچه ز موج بس دیده طوفانی من که بود نقش فرات خط پیشانی من باز آوردم مرا اشک پیشانی من خرف سلمان کنان بے سرو سامانی من شعله گرده از سوزش پیشانی من باعث قید و گشت خندان من</p>
<p>۶</p> <p>مژده ده زور محمود و حزن از وصلش یار از حرم و قدرش حیدانی من</p>	<p>۷</p>
<p>سواد نقطه خط بر رخ منورش است این مهر تمام و با عارض منورش است این جد افتاده سرم را ز تن چو دلیه بیاران کتاب حسن تو با آفتاب دیدم و گفتم</p>	<p>و یا ز آینه ظاهر نمود جوهرش است این سواد شام و آیسوی جیشش است این بجفت آگوش کشته ام مگر سرش است این که فردا طلی از فردا می نقرش است این</p>

در کمال غایت

چون کاف من
چون کاف من

چرا نه بر دل من حکم و نطق از پذیرد بچشم مست تو هر کسکه دید آن صفت شرکان	که بادشاه جهانگیر است کشورش است این انگشت آن که سپید نگردد کشورش است این
باشک چهره محبت خسته دیدم و گفتم اگر آتش است بستانک مجروحش است این	۹
خورشید را جو آینه حیران از تاب کن یعنی بیا قران مدافعت است این کن پیش قیاب بر من سبکین عتاب کن دل از سیل اشک دما دم خراب کن ز بغیرش از دوطرفه پر پیچ و تاب کن یکشب غلاب فاعده سالان کن وین بجز را خیال هر اسر سدا بکن ایدل جو مرغ ز ترک ازده اجتناب کن	اسه رشک ماه جلوه ز طرف نقاب کن ساقی دید صبح طرب می بجام ریز تا پیر بر لبه نامبر و بهر مصلحت ایده تا که کشج غمی جا کند درد یکباره دل ز شور تو دیوانه شد بیا ای دل بیا و در ولایت بیدار وصل او هرگز بجوی کام دل از بخرخ آب گون دام است و دانه بجز و سجاده فقیه
محمود و بر گل تو سرای غزل مزار ایک فوجش تو بیل گویا خطاب کن	۹
با خضر که باشد لب چشمت حیوان زانرو می که این شمع بیگوبه و گل آن با خضر شده و در پر تو خورشید نمایان با رنگ کن هر نفس سرچ بگشتان پانوه و فراموشش دانه زانیان	خط گشته بگر و لب آن شوخ نمایان دار و زرخش میل و پروانه نذاهی دارم عجب آن حال رختاسی میر به مهر ود آینه من و می خود ای سر و گندام مانا که ویم صورت تو بانی نقشه بر

بچشم مست تو هر کسکه دید آن صفت شرکان

خبر و بفلک کا بخت آن احوال میسر ز انسان که نمایند پال آن سر انگشت ملک ال جانفش همه دوزخین است	که حسن قنار و فلک انگشت بندان ابرو سے ترا ده نشان دیده ز شرکان گویا که بود لعل لبست بهر سیلیمان
محمود و چو وصف لب لعل تو نویسد اگر و قلم اندر کف او شاعر مر جان	۹
هر دل که نشد لبسته آن زلف پریشان پس چای بخور از رشک چو سر گرفته ام بر طرب لب لعل تو روئیده خط سبز خط بر نقش گشته عیان تانوشی غرق دل از نقش هسته و شد لبسته زلفش شده خضر خورشید بهر و لیکن چو سکنه و رنگ مشوگر ز لب بوسه گرفتیم آن رشک پر می را متوانی که به بینی ز نار خیم طره بران طلعت زریبا شد غرق بهر ارا دل عشاق نمایا	در سم شده شیرازه جمعیتش ایچان دیدم بکف غیر چو آن طره پر چایان با شکر گویا که لب چشمت حیوان ز نهار از من راه مر و ایدل نادان بوسف چو بر آمد ز چه افتاد بنزدان برگشت دلم تشنه از آن چاه ز خندان خواهی بستان جان مرا از پیر تاوان گر نسبت ترا آئینه سالان دیده حیران گوئی که بر آینه کفر بیت بایمان ایرون بجز از ورطه آن چاه ز خندان
محمود و چنان شوق تماشا که تو دارد کش دیده بر رشک ز جنبیدن شرکان	۱۰
بر غنچه نشسته چو سنی بگشتان آتش زده پا تا سربین اشک بیانی	و رنگی من بیا و کن ای نوگل خندان با شمع صفت سوختم از دیده گریبان

بچشم مست تو هر کسکه دید آن صفت شرکان

از آن سر و کب وید و من سوخت که اشکم
بے ذائقه گردیده چو ماراد و من زخم
و خیال دل از وید و من اشک روانست
آل طفل که جاده شسته در چشم چو مردم
سر سبز نشسته ز سر اسید من افسوس
نگذار طبع منم بره افتاده و گذر

کینان بد از خوان خودش یا اسد افتد
تخم و تو تا چند بر منت و زمان

نسبت هر یکا تیری رخ بر تاب و روزی
دل چمنی ہی زلف تیری چیده بے چور
رخس کل کے زلف کے سایہ میں بی شراب
روکش ہو تیری خے ہر کیا آئینہ کا منہ
بے آشنائیرے شب بھر اں کا اسقدر
ہم بھری کی لگ میں جیسے کباب ہوں
دریا میں اوسکا گر عرق لے لے گیر کر کہو
جیسے خیال ناف و رخ آشنایں ہوں

تخم و جب سے یا و خط و دیو یا رہے
ہوں محو سیر و سیراب و روزی

تا پیش تو راہ برده ام من
خود را یا حبل سپر زہم من

کن زنده ز عسل جان افزایت
ظلمت کباب راست ناید
شسته سخم چو شمع روشن
اسے رشک سچ مرده ام من
ہر چند ز چپ شمرده ام من
نار و دچہ دل غ خورده ام من

تخم و چو خضر آب جیواں
ندان جد دل تیغ خورده ام من

ولا باقاست و آن لعل تر تماشا کن
لیشوق قتل شبید تو شمع سال مردم
در آب طوف کند جلوہ پر تو خورشید
بیا و در دل پر دلخ من و منی شمشین
بر آفتاب ندیدی اگر سر نور
با مرج و وصل تو خواہد کہ رہ بزدل من

میں صیب کساں مثل آئینہ محمود
بنور وید و جینا ہنر تماشا کن

وصف رخ مخطط او شد سرشت من
با و نرغ و بہشت مرا بے تو کلا نیست
شد منہ سخم شوق لب نوش اول
از قیض مہر ماہ رخاں روشن است دل
نام چگونہ سر شمع از مستی مام
از دست من بقا و قلم چو پای و مست

کز خط مصحف است گمر نوشت من
باشی تو ہر کجا بود اسبج بہشت من
کز جوئے سبیل خورده آب کشت من
صافی لبیک آئینہ گردید خشت من
کز لابی باوہ گشت نخستین ہرشت من
آند جو وصف چشم خوش و نوشت من

۱۵	محمود داغ عشق بنیاست درو لم روشن چرخ کعب بود در کشت من	چون نقش بایست خاک نشینی سرست من ز بگین برنگ شاخه مر جان شود قلم لعل لبش چو گوشت و قدش چو طوبی است غیر از خیال زلف تو نبود سرا بدل گروه و بگروه و بگروه تا بیا هم دل ای عجب ترا همچو نه جابجت خوبان بدل گرفت
۱۶	محمود و شعور از خطری جان تو شستی است ز اندر و کز شد ز خطرتان سر نوشت من	دل کند میل بوصف لب و لب و لب ابرو آن چو طالع رخ چو مهرش کو هر کجا گنج بر آن مار نجیبان باشد ماه قیاب بود پیش رخ یار که نیست چاکه از سحر بیان شهر آفاق شودم هست از خاک نشینان دوست طلب
۱۷	بیت از خواجگی پر و جهان محمود است بند با بر که آل سیر بودن	چون خضر و طرب چه حیوان بودن چیت شمر شده ز لعل لب جهان بودن

پیش لعل لب کن غیرت گل نیست ز شرم طرفه ناکامی دل من که بودت است او باز دار زره کعبه مقصود ترا که دل و اندام نهید پاست بر و نرا سر کو پاسد از آنکه نگر و سر مورس پامال	خنجر را چاره بجز سر بگریبان بودن نقشه لب مرده دور چاه ز نخدان بودن خایف از سر زلفش خاد میلان بودن قیست میباید چو مجنون به بیابان بودن خواهی ز تخت نشین چو سلیمان بودن
۱۸	تر زبان باش بوصف رخ جهان محمود بس بود خسر ترا حافظ قرآن بودن
رو و حرفی اگر از آتش دل بربدان من بود از بس که وصف می آید و زبان من تو بزم وصف و عشق اگر شودستم به بیضا به بزم از بهما کم خلق عالم ماه تابان را ز خجلت سر و پا در گل عشقش منقل نبری ز سیلاب حیرتک دیده تر چشم آن دارم ز به دولت بعد از مرگ گردیده سرور زنی کشیدم چله با تا بر دلف تیسر و خانه مکانم تو مکن باشد شام از نشان باشد بشک آفتاب و آنه دل مو مودم و معدوم	بشک شمع میسوزد زبان اندر دلبان من انان هست چرخ رشید خود و شمع جان من بشک شمع نخل طور گلک اندر زبان من بر آید که شمع بر بام ماه مهر زبان من سود کرد و بر من گرد و درون سرور زبان من که تا کوشش بدو چون کاه جسم ناکوان من سگان کوچه و دله خورنده استخوان من که آتش گشته میبید من بیت ابرو مکن من که گاه من از مکن باشد شام از نشان باشد هر یکم کوچه آفتاب طمان باشد مکن من
مزار است چه پرده از مزار سوختگان بگسار می شمع مزار سوختگان	بشوق او محمود و گردانده داغ دل نم از سر شمشیر نور شید و گلستان من

پیش پائے بسوز و جو طمع ہر سر خار
بشوق زلف ریحی فارغ زوہر کوہست
کے نایت اندر مقام ولسوز سی
بگاہ گرہ بریزو ز تاب آتش دل
ز بہر فرغ گزند جہا نیان چوسند

۲۰ پیش او سخن بسوز دل گو محو و
کہ با غیر بود از حال زور سوختگان

کہا سیکل کباب اس خستہ تن کے بڈیاں
پستکدینگے لاش میری کوچہ و لدار میں
ہوں سگان کوچہ مجھ کے یارب غیب
وام میں گرم بکھا دے تو اسی میا و تو
آتش شوق او کی تیر تیریں بہر شوق
پر ہلکے تیر پر ہیں اس کے چہیدہ مگر

۲۱ و میں کہ محو و جو اسکے لب شیریں ذوق
ہنگے ہیں نیشکر سیرے تن کے بڈیاں

ہم دل و جان سے وفا کرتے ہیں
سیر بخش جو کیا کرتے ہیں
وہ تو زخموں پہ چہرے ہیں نیک
غارض و زلف کے سود میں تیرے
دن کو و الشمس کا کرتے ہیں حفظ

میں اسی بات پر غش پہاں کے
ایک بوسہ کے طلب پر وہ ہزار
خاک رو نکاتا شاہ ہے حال
شاہ کرتے ہیں گدا کو پل میں
کرتے ہیں ذرہ کو مہر رخشاں
سب سے عاجز ہیں ولیکن مجدا
آپ محتاج ہیں نیکن ہر دم

۲۲ کام کیا دیر و حرم سے محو
اوس کے کوچہ میں رہا کرتے ہیں

ایکے بود ذات تو غمزد من
شام و سحران زمرہ و آفتاب
راہ گرفت آمدہ دست نیاز
بحسرت آمدہ کف را و تو
لال بھد تو زبان سوال
حلقہ تدیس ترا عقل کل
راے غیرت بزبان غیب
غشہ ترا ز آتش شوق نگیں
شان رفیع تو زردے مقام
گچیں گشتہ از مٹنا سے تو

ذکر خوش و رونق ہر بھجن
یافت از خوان تو چرخ کہن
بچھو صد وصال و بعدن
نالہ کنان آمدہ جفت حزن
کش بودے بیل تو مہر دہن
ہست بکار ادب آموختن
غشہ بخور شیدہ ننگ طعنہ زن
شعلہ نما چہرہ لعل بین
ہست فرا ز محفل سخن
آئینہ المندوب تا حسن

چون بطرب تسمیه خوانی شود
جسوه این رسم بایون نام
بادشهاد او اگر خسر و
بر دل پر نور تو چون آفتاب
بسکه ز مدح تو منم تر زبان
بر درت افتاده ام امیدوار
جز در تو نیست پناهی مرا
ز آنکه دعای تو مرا روز و شب
زیب چمن تاک بود در بهار
مشن عسره تو تر و تازه باد
خشم تو از جور فلک روز و شب

مرح تو محمد و چه گوید شها
ایک بود ذات تو خسر ز من ۱۹

آنکه در انتظام دولت بین
حیدرالدول که سر مردی
آن در کسان از تدبیر
و ان مفضل که بخش از تائیر
آنکه در پیش راست او بغیر
و آنکه با حکم او نمود قضا
راست او را نمود عقل گنین
بیمه زدم راست شیر عرین
حفظ تلخ چو گل شیرین
طبع و است را منزل ج فرد روین
منقل کرد آفتاب مبین
آنچنان که بخت ساز چنین

نه همی رتبه امارت را
بلکه در خانه ان او بسپرد
ایک قدرت نهاده از رفعت
وست جو تو کرده از بهمت
گرچه محمد و پیش تو مانم
لیک مرچ تو غایب اند کند
موسیقی ز لطف تو خواهم
جبر کن بر دل شکسته او
تا که از دور چرخ ابل جلیان

باشش پیوسته در چپان شادان ۹
و شمنانت ز رخ و در و خیزین

ای ترک است عریه که در عتاب کن
تک بر اندازت غلم بی حساب
وزر شکب لعل گردش آن چشم غم مست
بر کش محاب از بهر حسا رومی حجاب
ایمل تراز کج غم آید که مست
شب تاب روز این همه بیدار تا بچند
جان بر لبست چشم به گوش بر صدا
وز جو بیار خجسته سیراب قاتک
وز سوز آو سوختگان چناب کن
آخر قدر ز پریش روز حساب کن
خون از دل مرا می انجام شراب کن
خوشیدناز جلو و بجا محاب کن
خود را ز شورستی عشقه خراب کن
چشم غم و نشان افندی میل کن
ایمل تو نیز و طربش اضطراب کن
ای جان آتش کام دمه لک آب کن

در این کتاب
از این کتاب
در این کتاب
از این کتاب
در این کتاب
از این کتاب

۲۵	محمود بهر سرخ رویش دست خویش را روزی ز خون ناحق خود بس خضاب کن
سخن زلف تو گر از دهن آید بیرون گر سخن آن لب لعل از دهن آید بیرون گر شایان لب نوش از سخن آید بیرون گر دوازده شقیب اندوه دل او سر رخ قدر او دست بدست لبیک و بالا گردد خط بر خضار تو پیدا است ز شیرینی حسن حسن یوسف همه جا شهرت عالم گشت وصف میسی بر سینا کشیدم تا حال حسن رتبه ز شهادت چو کرمات جهان پر تو نور تو کونین نداند برداشت	از دهن گشت مشک حسن آید بیرون غنچه باغ گل سرخ اند چمن آید بیرون شبه صفت خلد چو لعل از دهن آید بیرون هر که مانند گیسو از وطن آید بیرون هر که چون در عدل از عدل آید بیرون خود تماشا است گر از گل حسن آید بیرون بنگاری در چه خود از دهن آید بیرون ویده اند در صحنی که سخن آید بیرون مرد و راب یقین از دهن آید بیرون این عجب پس ز جریم بطن آید بیرون
۲۶	حل شود مشکل محمود از آن لطف و کرم و عجب نیست که از بوالحسن آید بیرون
ز حیره تو شتر جان بشد ز حیره تن شتر سواران از پیش حیره ام بگذشت اگر حیره چشمم بم نه شتر شش گر او شتر بد حیره ام بخوابد ۴ چو از شتر حیره اش چرخ آرد	شتر ز ناریران و در آن حیره من شد ز شتر شش جان زوان از حیره تن کنم شمار شتر حیره حیره و عدل شتر صفت شوم او را بحیره زانوزن شتر شتر رس تا به بحیره من

سخن زلف تو گر از دهن آید بیرون
گر سخن آن لب لعل از دهن آید بیرون
گر شایان لب نوش از سخن آید بیرون
گر دوازده شقیب اندوه دل او سر رخ
قدر او دست بدست لبیک و بالا گردد
خط بر خضار تو پیدا است ز شیرینی حسن
حسن یوسف همه جا شهرت عالم گشت
وصف میسی بر سینا کشیدم تا حال
حسن رتبه ز شهادت چو کرمات جهان
پر تو نور تو کونین نداند برداشت

کجا من و شتر و حیره ام کجا که شود ز لبیک شتر طبعم بحیره سخن است	غریب حد شتر و حیره اش بجایه دهن ز حیره ام و شتر تاخت مطلع روشن
۲۷	مطلع
چو یار من شتر از دهن بحیره من چو یار حیره غمها سخن من فدا بشتر ز دهن حیره و دهن زان شتر سوار نفس دردن حیره بود خاطر از شتر جمعیت شتر حیره بخوابان و از ترود و مصر بنای حیره بیگلر بنو بر است شتر شتر حیره بر آن در گذر حیره خاک برون زده شتر جان ز حیره بدنت اجل که هست شتر جان حیره گیتی چه سود حیره و دخت شتر دهن سقیه بدانکه هست شتر نفس حیره هستی او ده حیره تن طبع نفس را شتر شتر ز بار فاقه شتر حیره کن لاغر شتر ز راه ارامت بنیر حیره پیر دله ز حیره بکشت شتر ولی بخت	دعای حیره شتر را بجای آب من شتر حیره در آید بحیره سوزن بیام حیره بود از شتر نشان جبین برون حیره اگر بسته شتر بر سن بکشت حیره شتر و در پاست و در امن شتر بند به ناک حیره و است که من که خاک پس شتر این حیره دست پیرامن اگر بر است شتر حیره ساری از آهمن روان بر شتر تن بحیره دهن که نیست بر شتر از دخت حیره غیر کفن پیشتر زن و هم بنای حیره کین بحیره اش چو شتر سوار از آهمن اگر هست این شتر مست خیل حیره نکلن که تا شود چو شتر پیش حیره زانوزن شتر رسد از اعانت حیره امین

کجا من و شتر و حیره ام کجا که شود
ز لبیک شتر طبعم بحیره سخن است
غریب حد شتر و حیره اش بجایه دهن
ز حیره ام و شتر تاخت مطلع روشن
چو یار من شتر از دهن بحیره من
چو یار حیره غمها سخن من فدا بشتر
ز دهن حیره و دهن زان شتر سوار نفس
دردن حیره بود خاطر از شتر جمعیت
شتر حیره بخوابان و از ترود و مصر
بنای حیره بیگلر بنو بر است شتر
شتر حیره بر آن در گذر حیره خاک
برون زده شتر جان ز حیره بدنت
اجل که هست شتر جان حیره گیتی
چه سود حیره و دخت شتر دهن سقیه
بدانکه هست شتر نفس حیره هستی او
ده حیره تن طبع نفس را شتر شتر
ز بار فاقه شتر حیره کن لاغر
شتر ز راه ارامت بنیر حیره پیر
دله ز حیره بکشت شتر ولی بخت
دعای حیره شتر را بجای آب من
شتر حیره در آید بحیره سوزن
بیام حیره بود از شتر نشان جبین
برون حیره اگر بسته شتر بر سن
بکشت حیره شتر و در پاست و در امن
شتر بند به ناک حیره و است که من
که خاک پس شتر این حیره دست پیرامن
اگر بر است شتر حیره ساری از آهمن
روان بر شتر تن بحیره دهن
که نیست بر شتر از دخت حیره غیر کفن
پیشتر زن و هم بنای حیره کین
بحیره اش چو شتر سوار از آهمن
اگر هست این شتر مست خیل حیره نکلن
که تا شود چو شتر پیش حیره زانوزن
شتر رسد از اعانت حیره امین

شتر حجه و وحدت به بند از کثرت
 به بند حجه چشم شتر ندیدان غیر
 بحجه چو شتر غولش را فیما بخشی
 رود شتر چو ملک بعد از ان بحجه مرغ
 شتر می کشم آخر ازین در حجه
 شتر حجه برانم سوئی میده که هست
 شتر سوار حجاز و مقیم حجه راز
 شتر سوار حجه سپهر که هست
 ز حجه میل شتر کرد صلح از مهرش
 ز حجه گشت عشق غوغا شتر عشیا
 بحجه گشت شتر حویران حجه بر بند
 بطیب خلق هر حجه که راند شتر
 در آن دیار که تازد شتر حجه و او
 بحجه با همی نلک بری از پی شترش
 در بحجه چشم بین سوس شترش
 فرشتها چو شتران حجه پاکش
 بحجه شترش چون شوق جان هم
 خوش آنکه در طلب حجه شترانش
 بهین طوف در حجه دره شترش

که تا شود شتر شتر گنجد از حجه و چین
 شتر حجه شود از دار سوار و علن
 شتر حجه نمایان شود چو شمع گن
 رسد شتر یقین در به حجه و قلن
 شتر حجه مقصود که رسد بحجه
 در آن زمین شتر حجه رسول من
 که حجه شترش بر غریب است وطن
 ز حجه شترش آفتاب یک درون
 شتر حجه ز مهرش به بیت ایس قمن
 بحجه چو شتر شد بی حسین حسن
 ز گرد پای شتر حجه شان شود روشن
 توان با شتر از ان حجه بره مشک قطن
 شتر شتر به حجه حجه در عدان
 نهاده صد شتر حجه و داد و داران
 که چشم من شترش است حجه و حسن
 ز حجه و شترش یافتند زب من
 بحجه ام ز پاس شتر شتر کلن
 روان شود شترش از حجه و قمن
 زب حجه و دار شتر و ان رستن

سوار حجه
 حجه حجه
 حجه حجه

چه معدن است شتر حجه ام که از طمش
 ز حجه و شترم بازین و غصه محوره
 بهین احمد و صفات حجه و شترش
 شتر حجه تحسین زبان خود بکشد
 سخن چه حد تو عاشق ز حجه و شترش
 ای سوار شتر باره حجه و خویش
 در آن زمان که شتر دار از حجه
 به صدق حجه و مهر شتر که بار است

بحجه و شتر پاک شود محمود
 با اعتقاد نقدی ز حجه باطن

بحجه با شتران می برند و عدل
 شتر طعنه مران و لک حجه و مران
 هزار بار شتر حجه میتوان گفتن
 چو عاشق از شتر حجه اش بلند سخن
 ز حجه و شترش باز گشت زبام سخن
 که رانده ام شتران حجه ات ز سخن
 روان بود شتر حجه و باطن کفن
 ز حجه و شتر من شفا عتی میکن

تا پنج شادی مینت آبادی بر خور واری سعادت آماری حجه
 ناصر خان عرب موزعت و یکم ماه ربیع الاول ۱۲۲۲ هجری نبوی

هزاران شکر که از طواف بزوال
 گل از بار بار باغ مد عمارا
 که شکر کتی ای دو گل رو
 چنان گردد محفل جلوه آرا
 پائش بازمی و هم رو شلیش
 زرقع لولیان طرب افزا
 همه عالم شدند از علم سیراب

بیار تازه آمد بر کستان
 نسیم صبح رحمت کرد خندان
 شده نور سندان جلم مهبان
 که حسرت بدوزان مهر در فشان
 شده از بس منور چشم و دران
 دل عالم شد شادان و دران
 بدل گشتند جبهه پرش ثنا خوان

الهی آن دو در گل را وار مسرور
ز بهر قاطع پیوسته باد
پس تاریخ سال جشن شادی
بود تا دید و خورشید رخشان
بر آن دو گل نگاه لطف رحمان
نموده فکر محسوس خندان

ازین گونه اند آمد ز با لطف
مبارک باد شادی رسم شان
حروف سرخی کشیده شده است از آن بهم مصرع تاریخ می برآید و بهیچ
زیب باغ امید آن دو گلند
۱۲۳۲

۱ ردیف الواو

شاهی که بود پهل گدایان کرم او
خورشید اگر بسته از تجسیر نریختی
هر که بود یسید صفت چشم تو زید
پروانه شمع نرنگ گرچه دم اما
گر غیر نشد محرم آن باو مج نیست
یکدم بے غمخواریم آن شوخ قیام
عدل است به هر چه بود از ستم او
بنگر به رخ آن طره بر پیچ و خم او
باشد الران شاه از کس قلم او
ظاهر بود از سوز دل و چشم غم او
بیگانه کج راه برود در هم او
هر چند که حسان بر لبیم کد زخم او

۲ محمود و شدم که چه نزار از ستم حیر
بازم بود اسید سال اند کرم او

با آنکه بیا نیست دلم از ستم او
بازم دل جان بهیچ لطف و کرم او

گویند سخن از دهنش گرچه و لیکن
چون آبجیاش بود اندام و نه صافی
اول از سر کویت نرود و دور که بینم
جانا عجب نیست اگر بت چه رسته
از رشک لب لعل شکر خند تو عیسی
بگر لبت بدانسان که فرو بست دم او

۳ محمود که ملک سخنش شد سخن
باشد همه از یاری تیغ قلم او

جلوه کجین سید چه آید لقا سے تو
سے بہت شوخ خوش آمدہ و خود سزا
سرخ بر آن گلزار آتش کرم که صد هزار
آبجیات تیراں در قلمات شد نہاں
تا بخواند آشنا گشتہ سے نکو او
از حرکات یک گو کردہ زخم ہزار رہ
و دہ ام ارچہ دل دوست بیان ہم نہایت
گرہ چھام آن صدم کشہ شہی دلا جہ غم
پردہ عشق سید در حسن چہاں لکے تو
عجز و نیب از بہر ناماز و ادا برائے تو
بلبل بنیواں از دہست غزل سرائے تو
گشت چو خضر خط عیان بر لب جانوائے تو
کرده قیامت بیا قیامت دل بایں تو
روز مرا چہ شب سیر نگیس سر سائے تو
جان چھ تلخ و دلچست میل چھانوائے تو
لکھ ترا کہ سید ہم پور بخون بہائے تو

۴ اول ناز و توان جو تو می برد بجان
ترک فاک چہاں محسوس از حقا سے تو

۵ حلقہ بر آفتاب زو طره مشکبویں او
سبز خط کشید بر گویں و رخ نیکو سے او

ایمل اگر بود ہوا پرش حال او ترا
ہمچون سیم ہر سحر کو چہرہ بکو چہرہ در بدر
گر بچمن کند خرام از پے میکشی مدام
از سر کوی او کجایہ بودم کہ از وف
ورق قدم نخست داد او سر خوش را ببار
کے ردو اور خوشی از سر کوی تو چمن

نیست کے بجز مہا مانگڑ و لبوئے او
 ہر طرفی کتم گذر و رپے جستجوئے او
 محل شود روشن بجائے جام غنچہ شود لبوئے او
 ہست بیامی دل مرا سلسلہا مذہبے او
 بوالہوسانہ پانہا دانگہ براہ کوئے او
 آنکھ در آفتاب دین نطف تو در گلوئے او

محمود و انکے شہسباز عاشق موسیٰ لہستان
چوں من خستہ بنگیاں مرد در آرزوئے او

دریا و زلف آن چو سی دیوانه شود و پیرانه شود
بعد از فنا گشتی چو گل چایه شود پیرانه شود
باری ز دره رسته را می بامستانه شود مستانه شود
بر شمع روی دلبره پیرانه شود پیرانه شود
آید تو با صد آرزو ویرانه شود ویرانه شود
ای نقد جهان ناتوان بجایه شود بجایه شود
خبر برین این بار غم مرده شود مرده شود
باری بپیر بوستان سیه از شود سیه از شود

اسم دل کمن دیوانگی فرزند شو فرزند شو
خویشی کردی بی کام دل نعل و نشین متصل
گوید که جزستی مهر گزنیابی پس دلا
ای جان محسرت پدر با سوزا گویای سر
خویشی کردی گنج مهر او چهل آیه رحمت فرو
سودا کنم باو لبران گر سودایم در زبانی
خویشی کرده دلان حرم بیانی کمن از سر قدم
تا متصل سرو فلان مگر روز طعن فخریانی

محمود با آن میوفا خواهی که گروی آشنا
از قمار هر اسے جنبه ایگانه شو یگانه شو

خود فرنگی میکنند کار سیجا چشم او

کشته عمل میش را کرد احیا چشم او

عاشقان را خاص کرده غمزه اش بر تنش عالم
چون نگر دمست از کیفیت جنبش که هست
در میان لبه میبارد و شکر نهان لبش
گرچه نهان داشتیم بر راجحت را بدل
من نمیدانم که بروینا چه حنست صاو
حسن خوش لبه در زنجیر دار و آهواں

بہر قتل مرواں تا کروایا چشم او
شیشہ می گردن او جام صہبا چشم او
قی ز باد ام سیر نمود پیدا چشم او
در میان مرغانش کرد افشا چشم او
یا کرمین مدعا سے عاشقان یا چشم او
کے بور پوشتہ باز نقش بیک جا چشم او

شاہناز ابراہاں باشند چرا اور البس
نیت اے محمود اگر آہے محمد اشتماء

نظر آینه را افتاد شاید بر جمال او
دلجم شاد است و بحر جان با سید جمال او
بجام خاتم مجموع انکس بود حاصل
ز نعل جهان خراش میگردد بوسه با هر دم
دل عاشق گیرد چشم او در طرقت العینی
بر رخ آن مر بود ز پر خمار و عجب بنگر

که می بینم ز جبرست باز چشمش در خیال او
چو درویشی که باشد گنج و ایم در خیال او
که چون نصف پریشانش بود آشفته حال او
بکلام خویش ایل یک ترسم از مال او
شکار شیر درم هر لحظه سیاه و غزال او
که دایم بر سر خورشید جا در مال او

زوال آرد و سے بوسهات محسوس پیدا ہو
جوابے آخر از لعل لببت خواہ سوال او

نعمت

دعویٰ کی سحر میکانہ چشم فسون خانے 3

و اگر شکر می دهد عشوه خوش اید است نو

<p>فی سزا و اذیراے من میرسد از برائے تو خواه پیش خود بخوان خواه ز پیش خو و بران گشته ز تخیر مژده کرده ز قسم هزاره خواه بیدار کن گنار خواه بدل کن تسار خواه هم اگر شوی تو رام و برز و کشم کجام</p>	<p>اگر کرم فزاید من نخست ده و گشائے تو بست ز قاضی من هال آنچو بود و گشائے تو خاندان مال میرنگس سر رسائے تو ز آنکه تراست اختیار هر دو مکانست جلای تو را من این عالم تمام گوگرد هست ای تو</p>
<p>محمود این دل نزار بر تو ز جان کنده شاد باز چه آیدش بکار اگر نکشد فدای تو</p>	
<p>۶</p>	<p>۷</p>
<p>شب معراج من گیسوے تو فرش میترپ عرش اعلای مست سوره و الشمس در شان نخست رتبه و محی است منطوقی ترا شاه عالم تدفی جلوه گر سینه تو خنجر خنجر خدا بشکند باز از اعجاز میسج از نشان یک بالست سر دو نیم حسن رویت ز نجیالت خال می بر و چشم تو دل از مردمان</p>	<p>قالب تو سین منت ابروے تو الامکان من مکان کوئے تو آیه و انبیل مصف موئے تو مصطفی مطلق مرغ نیکوئے تو هست در آئینه زانوئے تو مطلب نور دایه مشکوئے تو غمزه از زنگین چادوئے تو در حساب ابرو هر از روئے تو حافظ قسراتن بود هندوئے تو سید شیرال مکیند آهوهئے تو</p>

<p>کے خورم باشت خضر آبجیات میر و دم از خود چرمی آید نسیم خضر را هم کن تو جذب خویش را از تو زان امید دارم که هست</p>	<p>مستک هم جود خوش جوئے تو کامیدم از نگین گل بوئے تو ناکشد زینجاے مارا سوئے تو بخشش امید و اراں خوئے تو</p>
<p>یا محمد هست محبت و موثر پریش امید از لب پر گوئے تو</p>	
<p>۱۰</p>	<p>۱۹</p>
<p>اے گل جنبت رخ زیبایے تو خار و در دل غنچه از لعل لبست آفتاب از تاب رخسارت بتاب شد ترا از یک کرشمه سر دو نیم حرمت جمع یافت بیت الحوام میر و بر طیب فرش عرش رشک سایات لیلان در مکان لبست نیست با احد گشتی چنان کیت که شد من را انی قدرای الحق پیشش حاجب بار تو جبریل امین موسی عمران ترا مشعل فروز</p>	<p>هست طوبی قامت رخسایے تو پایست در گل سر و از بالایے تو در غنچه از پر تو سیمائے تو مهر بر گردید از ایمایے تو یک شد چوین مولد و شایے تو طایر شد تا سکون ما وایے تو کز بلند می لامکان شد جایے تو احمدی به سبیم از اسمایے تو شاه بر این رتبه اعلایے تو خضر در بیان در و اعلایے تو عیسی مریم بود مولایے تو</p>

کجاست وادو تو سلیمان جزو کدام تیرکتند اوریش زانوس ادب گشته ضالح ناقرات در ساربان اے هوایت در سر شوریده ام گشته خون دل سمجوا شک از دیده بخت بیتو امر و نرم گذشتن مشکل است در من اکنون نیست تاب انتظار	ایک سپید ار آں زرد آراستے تو از بر آستے در س پیش آستے تو تا پر بند و محمل لیلایے تو هر دم افزون میکند سوده آستے تو از غم مجسمان جان فرساستے تو صبر کو برد عده فردا آستے تو کن نظر بر زاری شیدا آستے تو
--	--

از خنده و در خواست محمود و ترا
یا محمد از لب گویا آستے تو

ور لغت

ایک با عجز و حلو شان تو لا مکان باشد مکانه مختصر گشته از نور قدیمیت حادثات گشته جو دست بر سر خوان و جود عشقیست از کلخ قدرت یکجیت بهشت جنت یک گل از بلخ رخت بینوایانند صد دین و خوار جرعه نوشانند لب تشنه هزار	عرش باشد کسی ایوان تو در بر جبه و جمال شان تو مکنات از پر تو اسکان تو میزبان و عالمی مهسان تو هفت وریا یک هم از همان تو یونک یک گوشه از دالان تو چون غلیظ اندام و خولان تو چون خضر چشیده میوان تو
--	--

نور و نور شد بر سر خوان و جود

از پی سیرانی لب تشنگان در ره عشقت سجان سب از می خلیل یوسفی هر دم بهر دلوست بر دل بهت چهل مورے سلیمان مشیت ز غفلت شد ز طوفان نشن نجات و او سلمان شایانرا که خواست	آب شد جاری از گشتان تو کرده اسفیل را قریبان تو می بر آید از چهر کعبان تو پیش جباه و حشمت سلمان تو نوح خدق لب احسان تو هر گدا که جیسر و سامان تو
---	--

وصف رویت بر زبان محمود و راست
بهت زان روح فطیر قران تو

اے باعث حیات جهانست بنده تو وام ملاعیان ز سر زلف پر رخت طول امل فساد زلف درازت خو نرم و لیکه در غم عشق تو مبتلاست مجموع خاطر یک پریشان زلف است زیب تر اسکان دل و دیده ام مقام	باشد مگر ز رشت جانه کست تو آب بقا نهال بلب نوش خفته تو عمر ابد نشاء قد بلند تو از او طایرے که در افتد پر بند تو آباد فساد که خراب از گزند تو جنشیں هر کجا که بیا پسند تو
--	---

محمود و غیر گل شکر آن لبان نوش
بنور و در علاج دل در دست تو

شکر جان ج دل پر جود تو ز بر آستے تو اگر تو نازد ز می جانب تشنگان خود از چه برے و یگران کام دلم نمی دمی	نیست سوا که دمی جان پر از جفا تو نیست عجب که جلد زنده کست و او می تو شکر بعد نه از دل جان و هم از بر آستے تو
--	--

نور و نور شد بر سر خوان و جود

<p>اگر جو بخار در بر باد و شاد و دهن حلق برین آفتد مستولی گشت برلم زده و جنبید بر میگه تا نشود ز جسم تو سایه جبرم اظهرت چون بزمین نمی قنار از نیرق عرشیاں نیز ملک شوی حیاں پس بطلب غلام را نذر وصف نعل تو ماه و مهر بنامید و رخ غلامت گشتند ایکد قوی عجیب حق خالق خلق نامست جمله خلق منتظرند و غلامت حضور خلق خدا بر در شرف سوختن چرخند باد شمس ملک کن تخت تو عرش اعظم است</p>	<p>باز بید و بر دل از سر من سوا نمی تو کیم که بند بر رعیت مد سوا نمی تو خالق خلق و جهان جوید ز خود رضا نمی تو نور تو امی چشم هست مردم خلق جان نمی تو پست بگشاید پستان پیش قدر و لا نمی تو تا بشوم بجاں خدا بر این قبر شام نمی تو قامت قوی منفعلی پیش قدر شام نمی تو جمله خدای بپر تو کفر محو صد نمی تو پیش تو قائم هم فعل بنق سوا نمی تو من و دم بهست تو کرده چشم بر نمی تو لطیف کن شمس شمس لکونم گدا نمی تو</p>
<p>سلطان و سراقوی بار که تو لا سکاں محمود و شاه غزنوی با تو با وفاست تو</p>	
<p>۱ رولف الحاء و مهور که</p>	<p>۱۰</p>
<p>اس از فرخ و نور تحت افلاک آئینه افتاد و اگر نفس لب جانتی تو خط سیاه حسن رخت واکست ملایق یکبار من خردم ام اس تحت بد جبر</p>	<p>باز بطلب غلام را نذر وصف نعل تو کرده و جلا پذیرد و غلامت گشتند مینه در بار رخ و سیر و کیمت</p>

باز بید و بر دل از سر من سوا نمی تو
کیم که بند بر رعیت مد سوا نمی تو
خالق خلق و جهان جوید ز خود رضا نمی تو
نور تو امی چشم هست مردم خلق جان نمی تو
پست بگشاید پستان پیش قدر و لا نمی تو
تا بشوم بجاں خدا بر این قبر شام نمی تو
قامت قوی منفعلی پیش قدر شام نمی تو
جمله خدای بپر تو کفر محو صد نمی تو
پیش تو قائم هم فعل بنق سوا نمی تو
من و دم بهست تو کرده چشم بر نمی تو
لطیف کن شمس شمس لکونم گدا نمی تو

<p>بید اگر بروی تو گستاخ میخورد از شوق بوسه و بر آن لعل باوه نوش گر انتظار دیدن او نیست ز چه رو بنگر خدای را که بعد گونا شتیان شد خنجر لب تو ز یک بوسه سوسنی</p>	<p>از غمزه و چشم تو صد خنجر آئینه گرد و گیسو چو جام و گهی ساغر آئینه بر هم نذر شره جو گل چو سدا آئینه دار و ترا به پیش دل مضطر آئینه باور اگر ترا نبود سبک آئینه</p>
<p>۲ محمود و راز آتش غیرت بسوخت جان</p>	<p>۹ مادید و بروی رخ دلبر آئینه</p>
<p>سوی جو ز کوه بن تیر اباغ من غنچه پس جو قوی لکونک عکس لب من غنچه بید میری ہی دیان بر من کی خجالت ہے کشد دل ہے مگر باعث پریشانی نیکوں ہو غیرت پر و انده منید لب تو ریاض میری ہے سر خود اسی خاطر دین به خال سیه و یکجگر گوی لبیل مدینه پیر سچا خدا ہے پی دعا هر دم</p>	<p>رکمن و عجب کی بوهر و باغ من غنچه یک کس طرح سے ہو پیدا باغ من غنچه کیر سچ کمانی ہے لاله کا دامن غنچه که بیگانه گدلی سے فراموش غنچه بهادر سوختگی سے چهر اغمی غنچه رہی جو تیرے دہن کے سر غنیں غنچه ہزار حیف کہ منتقار ز اغمی غنچه کہ ہو شکستہ دل و اوس بلا غنیں غنچه</p>
<p>۳ جو آید و گل خنداں چین من ام محمود</p>	<p>۷ تو گل چو رنگ سے بصر من باغ من غنچه</p>
<p>بچاہ افتد اگر عکس عارض آن ماه چوم خط بود گرد عارض آن ماه</p>	<p>بر آوردند بهر دلو یوسفی از چاہ که دور چشمه خورشید رسته مهر گاہ</p>

پیش طاعت سے مرچان نور خورشید	کہ در برابر خورشید تاب طلعت ماه
جهان حسن سخن از آن شدت کثر	اور دغز و نماز و کثرت است پیاد
بود ز گردش دوران بشادیش شب روز	اگر چه روزین از غم چو شب نمود سیاه
ولیل حسن تو دیوانگی من کا فیت	کہ ہر خوبی گل شاد بیل است گاہ

گدا سے خیل تو محمّد کو شد از انج نہ بد
بہک حسن و ملامت با عشام تو مشاہ

ورعت

۹

خط است اینکہ بلب جانان برآمد	یا سبز و گر چہ شہر جوان برآمد
با اشک دل زوید و گرایاں برآمد	مجنون مگر بکشک لفظاں برآمد
تو آفتاب حسنی و یوسف پیش تو	چوں ماہ بختب از چہ کنقال برآمد
از قیامت رخ تو قیامت بود بیائے	بالہے نیز مہر رخشان برآمد
خورشید بے حجاب بنام بردے او	در ہر کجا کہ آں مسہ تلباں برآمد
در بندگی شہ عیاں قدرت خدا	واجب مگر بصورت امکان برآمد
بے سایہ بہت آن قدر معجز نما او	کز نور پاک ایزد سبحاں برآمد
در بندگی سے تو فساد دل عزیز	چون بخت ساز زچاہ ز تختہ ان برآمد

پوستہ و صفی سے تو وار و سیرن باں
محمود و طرف حافظ قرآن برآمد

۱۹

دروغائے تو یار رسول اللہ

میکشایم زبان بامر حلیل	در شنائے تو یار رسول اللہ
کردہ حق جلد کاینات ظہور	از برائے تو یار رسول اللہ
حق تعالیٰ رضی و خوشنود	برضائے تو یار رسول اللہ
شد مسلمان ہزار ہا کافہ	برصدائے تو یار رسول اللہ
مر و خور صبح و شام قربانند	برصفائے تو یار رسول اللہ
جز خدا از کسے نخواہ شد	وصفائے تو یار رسول اللہ
شاہد امیں و لیل قرآنست	در شنائے تو یار رسول اللہ
کے میر شود خدا دانی	جز ولائے تو یار رسول اللہ
بچہ سر کشم بدیدہ خود	گرد پائے تو یار رسول اللہ
چہ عجب گر غنی شوم یکبار	از سخائے تو یار رسول اللہ
شمع ایمان من بکن روشن	بقیائے تو یار رسول اللہ
در قیامت شفیع و حامی من	لے سیوائے تو یار رسول اللہ
رنگارنگی شہر خواہم یافت	برعائے تو یار رسول اللہ
دارم امید دیدہ و محشر	از لقائے تو یار رسول اللہ
تاب خورشید شہر البسم	بس لوائے تو یار رسول اللہ
خلد و کوثر ضرور خواہم یافت	از عطائے تو یار رسول اللہ
مستقل باو برسم و محشر	نفل ثنائے تو یار رسول اللہ

با و نافرند امیر محمود
لطف بائے تو یار رسول اللہ

میں ہوں مجروح ماجرا ہے یہ
 میں اوست ویکہوں اور وہ آئینہ کو
 میں تو ہوں اس پہ جان دل مر خدا
 پر رقیبوں کے پاس خاطر سے
 سمجھے ہیں وہ جفا کو اپنے وفا
 اب خیر کو صاف کہتے ہیں
 اپنے گشتہ کو دیکھ کر وہ کہے
 قتل کرنا وہ سپر ملک جانا
 کہہ اوٹھے دیکھ کر مریض کو سب
 ہونگے دوست دشمن جانی
 کیا خبر اوسکی ہے نہیں معلوم
 دیکھ نہ رنگیں یہ سب اوسکے
 اسے رقیب و گرو جو منظور نہ
 تمپر اور یار پر بھی حرف نہیں
 اسے تغافل شعار تو ہی کہہ
 طعن اغیار سے ہے زخم اوسپر
 حال تنگ کو بھی یہ نہ ہوگا پسند
 جو ہیں بیگانہ اون سے کیا شکوہ
 واسے بر حال بدشاہد ہمارے

خواب غفلت سے اب بھی ہو بیدار
 تار غفلت سے ہو پشیمان تو
 جس میں ہو اپنی مصلحت وہ کر
 میں تو کہتا تھا بارہا تجھ کو
 تو نہ مانا پہنسا جو دام میں جا
 مجھ کو ~~موت~~ غم نہیں اپنا
 باغ دنیا میں سبز دکھ یار

ال داولاد سے تو رکھ دل شاہ
 کہ میرا عین دعا ہے یہ

اسے از فروغ نور زخا آئینہ
 خاک افکند بدید ما و روزگار اگر
 شد نہ میان زمین و آسمان حیات
 و پریش آفتاب نشاید کشتا و چشم
 دیدم ز رخ لب تو درون خطریاہ
 جہنم اگر خیمہ و دلال نکاسے تو
 رشک تار چوں نشو و خطہ طلب
 اگر رنگی بدیں رخ زریا درو شد
 از فکس خال و ناب زخا ہر چشم بد
 یا بد فروغ دیدہ ام از رویت آفتاب

با حسن طبع تو پری سپر آئینہ
 رویتو بیند از نظر دیگر آئینہ
 اس کا شکے نہ ساختے اسکندر آئینہ
 آید چگونہ پیش رخ دلبر آئینہ
 گشتہ باب خضر بے رمبر آئینہ
 پیدا کند بشکل صدف گوہر آئینہ
 کو رنگس لاف مست پر از عجز آئینہ
 از پاسے تاب سر جو گل احمد آئینہ
 تا سوز و سی سپند شود مجھ آئینہ
 کہ خاک پاسے زیب وہ افسر آئینہ

خوشید ملک پرورد بد رسپهر وی	کش چهره آینه است شرف را بر آینه
فخر جهان معظم دولت که شب او	نادیده روزگار بکشد اندر آینه
گرد و بکس حکم قضا و امش اگر	مغکوس عکس محض نماید و آینه
از روی خشم چشم نسائی اگر کند	سیاه بر او دل شودش مضطر آینه
جائیکه شرح نطق و بیانش تم کنند	یک فرد باطل است ازان فقر آینه
وز عکس نقش شعر خوش ابدار او	چون آب خضر معوج زند یکسر آینه
آرم بهج حاضر او مطلق چنانکه	گرد و پیشش از خودی خجلت تر آینه

مطلع

ای عقل را از راه تو اندر هر آینه	روسترا ادم شاگرد آینه
تا رخسار ز روی نکو تو گشتال	آمد قبول خاطر بر او لبر آینه
وز عکس تاب طلع ایت عجب مدار	با آفتاب گرد و اگر همبدر آینه
بار اسی روشن تو چنان بهتری کند	ای آفتاب ای تو و شپهر آینه
بخش اگر نیامد رایت صف او	از شاخ هر نهال چه برگ و بر آینه
یا بد اگر ز راهی تو دورست نظر شوق	چون کرم شب فروز بر آرد و بر آینه
در روز جشن باوه بهجام بلور نیست	ای آفتاب راج تو و ساغر آینه
گر با جمال شاید لطفت شود قریب	گرد و چو شادان پی پیکی آینه
گرد و چو چهره غیب سیخ گون تاب	چون بود و چو غبار شود آینه
اگر مانع سکون شود حکم بر سیر	چون نسو آفتاب بر آرد بر آینه

در راه صایب تو شود مایه سکون	سیاره گردی چو ثابت بر آینه
افتد چو عکس جوهر شمشیر تو درو	چون تیغ آفتاب شود صفدر آینه
دست تو هست باید بیضای موسوی	تیغ تو هست یا که جلا پرور آینه
از عکس خنجر تو که منصور گوهریت	گرد و بشک تیغ پر از جوهر آینه
تیغ غبار ظلم زد روی جهان ستره	ز انسان که پاک میکند میقل گر آینه
آرایش عروس امارت بود ازو	تیغ ترا که ساخته آینه سگر آینه
با عکس تاب سپهر خورشید شکل تو	گرد و سپهر ز تاب چه نیلو فر آینه
کحل الجواهر است مگر گزیده جلا	جاساز و شسیر و هم چشم سر آینه
با نور چار آینه بر جلالت تو	افتد ز تاب حیرت و شمشیر آینه
در قبضه تو عالم صورت بود تمام	گرم یعنی است ترا کشور آینه
عدل تو ناطقیت که بر نظام ملک	انگشته پیش نشود هفت اختر آینه
اندر زمانه تو بعدیت پاس عدل	کز استلاست نم نشود ابر آینه
در عکس آنچه گریست اندر وقت	مانند آفتاب فشانند آینه
جوهر کند خیال گمراه نخل باردار	از عکس شاختار ستانه بر آینه
با و عدت کمال و جودت عجب مدار	کثرت نه اگر نشود و بگر آینه
در هر صفت شال تو نبود بجای	باشد اگر ز عکس تو باشد در آینه
در هیچ اشوب تو کفم مطلق رسم	کز عکس او گرفته بر پی در بر آینه

مطلع

اگر در بیکل برق بیل مضطر آینه	گر بگذرد شال سمندت و آینه
-------------------------------	---------------------------

بنشد گرسرس و شمش باز بشکند نبود سپهر تارک فیل تو جلوه ساز خورشید منظر انظر خاطر تراست اسکندر زمانه دوری تو مراست اکنون بچشم قدیس این قصیده را دل سوختم که شعر تو مرا یافت آید تاب طرز کلام من نبود طرز دیگران از جوهر کمال من این نظم آید ار روشن بود اگر تو عالم غریب نیست حیرتم از تکون وضع جهان هست فرمانگاه مهر که منم رخ مراد محمود و در دعای تو خیم سخن کند تا پیر زبیب شاید گیتی پیر صبا پهر عروس دولت و اقبال جاه تو بر ریشه بقا که سال عمر تو	جام جهان نما جم و اسکندر آید کش ز آفتاب بستانه فلک بر سر آید گوئی باعتبار مصفا و بر آید این شعر با تاز و نظم تر آید همسر و بقرصه بیضا هر آید آست و در فروغ رخا کس تر آید خود تاب و دیگر است و بود و دیگر آید ز انسان نشان و در کز پیر آید آز سر تراست ای جز پیر و آید از بنده زین معاطه حیران تر آید کردم عزیز خلق چو از جوهر آید ای قزاق بلیغ فکر ترا منظر آید هر روز و آور و فلک از خا و آید از مهر آور و فلک اخضر آید ثابت چنانکه آب و صفاء آید
--	--

۸	باد انیام تیغ ترا سینه مدود اندر من چنانکه بود منضم آئینه	۱۵
در روزگار نام و نشان دفاخواه گرچه امید راحت و آرام و زمان	اندر هر بحر تو بیان جفاخواه لیکن ملک بند قمران صفاخواه	

در روزگار نام و نشان دفاخواه
گرچه امید راحت و آرام و زمان

در تنوع فکر و هنر طعن لبر بود با وصف عشق طیب در آنجا نیر و می از روی روشن تو جهان طبع راست بیا طیب هستی ز شوق گر دلا احمد اگر مدینه رساند مرا برود بهر مدینه مرغ و لیم نیم بمل است مقدور من گنج از خود وصف کند بر گاه در مدینه رسم فکر تو نیست در پیش و می سید کوشین یا جلیل سلطان تحکام شفاعت چو احمد است رفتی چو در مدینه دلا بر در رسول	کال وقت ز فروغ ایمان دفاخواه زین رود لا بغیر سنان سزاخواه مانند مهر هستی گمان ضیاخواه جز فتنه لطیف زمان شفاخواه این سفر سعد غیر حسان خداخواه باشی اگر به بند تو سان بقاخواه مع حسان را چو قمران شامخواه کاجا همیشه غیر زمان صفاخواه از صدق دل فیاض جهان صفاخواه از ذات پاک او تو زیان گداخواه در گاه ادیسواست ستان عطاخواه
--	--

محمود و را که خوف حشر نیست در دلش ز و جز ثنائی احمد و شان عباخواه	
--	--

۱	روایف الحمزه ۴ ۴	۱۱
---	------------------	----

ای رشک ماه شب بکتاب که بود و لها چو گوشت در خیم چو گان باغ است و ای مثال صورت تصویر میرفتی کردی اگر چه روز مرا همچو شب سیاه	تبار و همدم که دیار که بود اسه مست ناز شاه سواد که بود ای دیده گو که آئینه دار که بود هر که که شمع در شب تار که بود
--	--

در تنوع فکر و هنر طعن لبر بود
با وصف عشق طیب در آنجا نیر و می
از روی روشن تو جهان طبع راست
بیا طیب هستی ز شوق گر دلا
احمد اگر مدینه رساند مرا برود
بهر مدینه مرغ و لیم نیم بمل است
مقدور من گنج از خود وصف کند
بر گاه در مدینه رسم فکر تو نیست
در پیش و می سید کوشین یا جلیل
سلطان تحکام شفاعت چو احمد است
رفتی چو در مدینه دلا بر در رسول

سفتی بگر چو گوهر گوش بتان مرا بردی مژگان جان دل بسکون قرار هرگز نکرده ایمل هم خورده رام من دارسی ز طر ز با می نگه عشوه ساز و باز تاب پسیدنت نبود ایمل ضعیف دارم بدل رخ خاریخت زخمها دام	ایمل بشوق وصل غدار که بود آخر گوی بخش کردار که بود مید غزال شیر شکار که بود ایچشم شوخ در پی کار که بود نخیر زار و معید ترار که بود اس گل همیشه بهار که بود
۲	محمود بنیت ز خود می بخیر گو کاذر خیال چشم خمار که بود
۳	بست زان محمود زانرا کند زلف تو کش یک کافرت تاراج ایوان کرد
۴	بخت گشت غمزه را پیکان بترکان کرده سیر عشاق را پیکان جسم پیکان کرده

داد و تا تیغ ابر در از کاب و سمه آب بهر پیچ و درل بیایسگر چاره اش طره طراد بر رویو میدانی ز چیست شادمانم که شد معمر از گنج عنت بے گل آنچیزه از خون دل ایچ چشم بر آب	عاشقان خسته را قصد دل و جان کرده از و غنای بی سبب نحمدان کرده مار را بر گنج حسن خود نگهبان کرده خانه آباد دل را اگر چه ویران کرده فرست بادا که دامن را گلستان کرده
۴	کرده محمود را بے دانه قید و امم عظم تا بگره روی خود خط را نمایان کرده
۵	چش که چمن اسه سر و پا بگل شده بخت بیل و گل بے سبب خلل افتاد ز آتش تو بدل راسته رسید اسه ز تاب طره مشکین و سر و سر کش قد بر آتش عرق بر رخ از تنوج نور اثر میکند اسه سیم تن ترا افکند
۶	مگر سر و خرا مان من تحیل شده در آن بیاه تو اسه گل مگر خلل شده مگر هو اسه و صالی که معتدل شده بلا می خط چسب آفت چگل شده مگر زاه من اسه مهر منتقل شده بجهر تم که چش از چه سنگدل شده
۷	مگر شراره خویش بدل زوت محمود که همچو شعله جود اشتعل شده
۸	از رخ و لعل نه آتش بدل مانده تا بهم زلف بران طلعت زیاده بر هم از حسن تنها و حرمین عالم و بس شش چیت را نبود و سست گنجایش تو
۹	طلعت با بلک بخور رشید و سیاهانده شور و خشت بل عاشق شیدا زنده بلکه در عالم بالا تیره و بالانده بے جهت غیر ز بر عرش سلطانده

ن از رخ و لعل نه آتش بدل مانده

<p>بخت گل نکتد جا به شام اسه دل سره سرکش بچن مانده زغم پا در گل غیر ز گل گلی از خاک مزارم ند طوق از بخیر جو اسه دل یوازه من</p>	<p>ز انکسین بهر خوشم از لطف من بوی کس دیده تامل سر ز خرام قد بوی کس که منم کشته چشم خوش جا بوی کس که بگردن بود دست جفا گیسوی کس</p>
<p>۴ شرح حال دل محمود و گوشتش پر سنان اسه لب چون گذری در چمن کوچه کس</p>	<p>حیف باشد که گفته دید با من سوخت کس که خسته من باشد و دانه بوی کس تا جدا گشته دل خسته ز پهلوی کس آنکه بوی بره از غایتی بود کس</p>
<p>دیده ام لطف بهار چمن و سحر کس شبه ای بخت نمت از تو دارم تار و سینه دا سوخته از آتش جفا کاه و فراق از خطایم خستین که بزبان می راند کرداد از ج شایع دل و دین و صبرم و اعطای از خسر ترسان که شد از خط و زلف</p>	<p>زاه از لطف مسلمان کشن بند کس وزن اعمال سیاهم به تر از دوی کس</p>
<p>۵ کس شمیم گل شنبه به شام محمود و خوش بود ز انکه رسید است به شیب کس</p>	<p>ترا جمال که ایمان سر ز لطف لکاهی که نیست و در بایشان او سلسله لکاهی که تر غمره او را در دین دل شده راهی چو سر و آیدم اندر نظر دل کشم آبی</p>
<p>کنون بکلی طاعت بشکر آنکه تو شای مراسم یکدل البسته و زلف میاهای اگر چه شد بدلم ز خلیک شاد از انم اگر تفرج بستان بیاد آن قد و بوی کنون ز عشق تو شمرنده ام که هیچ ندوم</p>	<p>که صبر و هوش غرور برده بطرز لکاهی</p>

بخت گل نکتد جا به شام اسه دل
سره سرکش بچن مانده زغم پا در گل
غیر ز گل گلی از خاک مزارم ند
طوق از بخیر جو اسه دل یوازه من

کنون بکلی طاعت بشکر آنکه تو شای
مراسم یکدل البسته و زلف میاهای
اگر چه شد بدلم ز خلیک شاد از انم
اگر تفرج بستان بیاد آن قد و بوی
کنون ز عشق تو شمرنده ام که هیچ ندوم

<p>به عشق شعله رخاں کئی دلم بود بیلاست دلم بقید زخندان یار دیدم و گفتم ز بهر قتل من ای نازنین کمر ز چه بندی</p>	<p>که تاب آتش سوزان کجا و طاعت کاهی مگر کبوتر پر کند دشت اده و بجای که غیر عشق ندادم درین میانه گناهی</p>
<p>۶ بر دس یار تو محمود و خط بدیدم و گفتم که گرد آتش سوزان امید تازه گیسای</p>	<p>۱۱</p>
<p>تالا من گرا شریه داشته گرا شریه داشته مرا آه دل سر کشیده ز من آن سر و اگر تیرنگ را نقشه دل بهت کشته شدت زنده ز تیغ اسه منم گاه پریشان نشسته از نسیم منت قاصد کشیده دلم بودی اگر چه بد لغت و لا آه تو اسه دل نکتد هیچ اثر خاک لبه بهر چه غشای اگر</p>	<p>یار تو سالم خبره داشته در دل جیبا نان اثره داشته نخل محبت شریه داشته از گل داغ ار پسته داشته خوش دم معجز اثره داشته غیر غمزه گزشت ز رسته داشته اشکم اگر بال و پر داشته یار لبه بهر چه گذر داشته کاش که سوز جگر داشته ظفل سه شکم هنر داشته</p>
<p>۷ فکر محمود و شادی و شوکت مگر که خیال کمره داشته</p>	<p>۹</p>
<p>اسه ناو که گاه و تو در صید آفتنی چشم تو زیت خفاں دلم زیر ابدان</p>	<p>بر صید سته بهر دست و پازنی در کعبه هم نماده کنون جات ایمنی</p>

پیش رخ تو شبر و زلفت بر دلم
هر دم ز شور آن لب شیرین چو کوکب
ز اعجاز حسان است که کجاست زلف خط
چون سوزن که گم شود از لاغری مرا
در محفل زنا نه زخم زنده بجو شمع
اگر عاشق کجید و بخت از دست چکار

مجموعه و سرکشی مکن و نقش پاسبان
شد در نهامی خلق چو خضر از فروتنی

عقدہ بیستہ مارا زوفا سرکشائی
برول بہتہ ام از دسی و غادرکشائی
ورنگم لب نوشین چو شکرکشائی
باز اسے طایر جان پر سو کہو کشائی
اسے صبا چشم فرو بہتہ صبرکشائی
تج گین از کمر اسے شوخ شکرکشائی
بارہ دین بند گران بن تن لاف کشائی
برفشان لاف سر عبد صبرکشائی

فردی که این را میگوید

یا طاعتی کہ ترک نماز کند

کتاب دیدہ تا بر خشم اکبر سے

با تیغ غیر ترش بر دم مجسمه بند بند
 شد نقش پا بر شود پایاں خلق
 از بسکه کرده جاسے بد لها سزاگر
 در دل خیال دومی بتان پا چهره دهم
 نبود بجو ز حال تو که کتاب حسن خویش
 یا گلشن جمال تو اسے گلبن مراد
 از تیغ سحر دوست خدا یار و اعدا
 در رو بر چشم مست تو آید عجب مراد
 نبود بگوش دل سخن مرد تو مشنا

بند قباہ شوخ من اردو کند کے
جیا اگر در آن سر کو جا کند کے
خال تر خیال سویدا کند کے
چون کعبہ را نظیر کلیا کند کے
آئینہ را تو اں دید بیضا کند کے
دیگر چہ سیر لالا حمر کند کے
در خون چید کے و تماشا کند کے
گر آرزو سے ساغر صہبا کند کے
بیا نیک و صف آن قدر رعنا کند کے

محمود پیش اهل لب نوش دار باد
شرمش اگر که ذکر سیاحت

دارم از عشق گے در دل خورن ناری
چشم مست بقرب دل عاشق بجاری
از خطا از الف تمنا شک نگویم که در
آنجنا ز تیر مشغول که بالند شب و روز
بهر تعمیر دل عاشق مسکین اب
جان من آمد بر لب فراق بخند
آفتش نیست مرا غیر محبت جرمی
ظلم غفلت مزین امیر شیخ بنو ابیستان

خیمه میان شاخ و گلزار
بر دکان مشوه که هرگز نمیرد پیشانی
حاصل کشور تمام از او هر تباری
از جهان خیر نیل تو ندارم کاری
بهتر از گنج عجم او نبود معاری
و دیده بر راه تو و او را دید اری
نیز گزینش ای جان جهان گفت اری
ز آنکه این طایفه را بست دل جباری

۱۱	بہر تحقیق عیار گہر کامل مرد ۴ نیت محبت و بخیر ساغر می عیاری ۹	آئینہ کو تم دیکھو جگہ بڑی حیرت ہے ہر چاک جگر میرا کرتا ہر شکر خندہ نظارہ گلشن کا میل نہو دل کیونکر آغوش نظیر میں وہ کیوں آکر اوتا ہے کیوں خیر نہو برپا جب نگاہ کوٹھے پر ہمسرا تیرے لب کی لعل بدخشانی کیوں شمع کی الفت میں پروانہ نہ جانے اوس عارض تباہان کو دیکھا ہے کہیں شام
۱۲	اوس صبح و وابر و کے ہاں وہیا نہیں تھا محمود کو کیدم کی یار و نہیں فرصت تھی ۷	بچشم دل چو ترا نیست نوز بستانی گشت بجلتہ زلف کجش وادام دست ہزار جان و دل بستر وادام از بند قوی گور شک بر و بر تو حور با حسن ہزار بندہ چو یوسف تراست جلف گوش یزنگ سوسن آزارہ شد مرا از کار زار نفس تو توان رفت از دل محمود

۱۳	یاد کثرت کنوں طاقست شکیبائی ۷	تو شعلہ خوس اگر شمع محفل آرائی چہ غم کہ دیدہ ز شوق تو گشتہ نابینا بہجہ را کجہ مرا گفت شکیبایا قرار و صبر تو از من بجز صبر و قرار رو انداز کہ میسر و در انتظار انداز اگہ یار سفر رفتہ کا یدم از شوق
۱۴	در بلیغ و درود کہ محمود و راز حسرت گشت بتی کہ سیکند از لعل خود میحالی ۷	بشہر چو نشو و شہرہ شور شیبائی قوی کہ چشم و لب و خال طراوت برآ بسر و دامہ ترا اگر مثل زندر و است بغیر قنات آن نو بہال گلشن ناز چندیش رخ چون ماہ وایر و چہ مال چہ جلتے بہر بلست کہ فی میسم
۱۵	مغاز طبع تو محمود و یاف چہ سہ نظم کہ ختم بر سخن است نکتہ آرائی ۱۱	دہ قنات ہلا ہے تیرا کہ ہلا ہے تیرا ہے دہن یا کہ حسد لا بہجہ می سے سرو خزان تو بتا جگر کیا ہے اگر جھوٹ ہے یہ آپ ہی مانے کیا ہے

نیت محبت و بخیر
ساغر می عیاری

بشہر چو نشو و شہرہ
شور شیبائی

<p>دل کیوں نکرتے تیرے لبِ لعل کی طرف غم سے تیری ابرو کے پیر لاغریوں کی را شیراز کا جمیع دل کیوں نہ ہو برہم لش لطف کی نگاہ نہ تیری کب ہو پریشان کب ہو دیرِ اخلاص تیرا ہر دم خستہ دار وہ جو سر مجھے تامل میں رہا ہوا چھا دولت کی تیرے حال نشینوں کو میسر جو نقش قدم اس دل گمراہ جو کوئی نہ</p>	<p>یہ محض ان اسرار کو سو بار پڑھا ہے انکشتِ غما جوں کہ تو قدر دانا ہے دستِ پیر سے زلف کو سایہ میں آتا ہے زنجیر سے یہ آہوئے آقا رہنما ہے عمر اب حرم میں یہ سیر مست پڑا ہے کچھ میں کہیں تیرے قانونِ شفا ہے یہ سایہ دیوار تیرا غفلت آتا ہے پامالِ خلایق ہے وہی راہ ناپا ہے</p>
<p>۱۶</p>	<p>محمود و مجھے خضر کے چشم سے کیا کام ہونٹوں میں توں کے مژد آبِ بقیات</p>
<p>نا تو ان ایسا نقابت سے تیرا بار ہے زلفِ خطا باہم تیرے رخِ حیا ناویا ہے خطا نہیں ہو جو چہید اگر وہ سی یا ہے دیکھ کر آغوش میں میری تجھے کہتی ہے خلق کب نظر کرتا ہے وہ حیرت زدہ کے حال پر ایک آنکھوں سے میرے گزرتے دکھ چشمِ علاج حسن کا جلوہ نہیں ممکن خیرِ عشق ہے وہ جیسا کیا اور گشتِ مست جنوں سے حبیب کے قل کر سقو رہی آنکھوں میں سرِ مست رگ</p>	<p>آہ کا سیز سے آگاہ تلک و شواہ ہے مجھ کو حیرت ہے کہ کیسا رابطہ مودا ہے ہے وہ محض گرواد کے جد و دل نگار ہے مرکز پر کار وہ یہ ہے حلقہ پر کار ہے جسکو آئینہ کی صورت دیکھنے سے عا ہے فکر و دمان کیا کرے جو آپ ہی پایا ہے شمع کی پروانہ سے یہاں گرجی باز ہے رہنے دوس تار میں باقی کہاں مست ہے کیا چلے وہ تیغ جو آلودہ نہ نکا ہے</p>

<p>اُمییاں تیری مگر کجی ہے شاخ کجی طرح حسنِ عشق آپس میں محبت کی یکدیگر ملام پرورش کرتی ہیں ذہنی کو عجب خوش خلق ہیں ہے سدا چکر میں جسکو ہوسِ نفع کی ہے خاک کی بھی مہربانی ہے ہر جا جو ظالم کا کہو</p>	<p>زلف کا سایہ مگر اوپر نہایت بار ہے گل کو میں بلبلوں کو گل والا در کا ہے سایہ دامن گل میں کچھ جائے خار ہے دیکھ کر گوش میں سدا یہ چرخِ نا بجا ہے دیکھ کر سے پوسہ ہند کھلا ہوا سوا ہے</p>
<p>۱۷</p>	<p>کب مجھ خواہش ہے اسے محمود و سیر یا غلی سینہ گزردہ میرا غصہ رت گلزار ہے</p>
<p>گر دیدہ جہانگیر گنبد کی تو داری بر روی تو ای رہنم و زلف کا افتاد کے قیامت بہم شود از کوہی تحت فترک ترا کے رعد دم دستِ منت صد عقدہ زخمی بدلِ نیشِ کراشتاد کو خلل بردیت کر زنجیر نگی حسن است</p>	<p>دل کے شود آواز از بندہ کی کہ تو داری در گردن خورشید گنبد کے کہ تو داری ہمدوش نہ بالائے بلند کی کہ تو داری تو شرمی و خداست سمندی کہ تو داری از حسرت شیرینی قندی کہ تو داری بر آتش سوزندہ سپندی کہ تو داری</p>
<p>۱۸</p>	<p>محمود و شدہ مجھ صدف گوشِ جہاں پر از گوہرِ نجف سپندی کہ تو داری</p>
<p>غیر وہاں من گوسہ و رواں کیستی غیر ز لعلِ قریب گل زرخ تو متغسل جان و تنم از آفتاب تو دیدہ و دل مکان تو زلف کی تو دامنِ لعلِ لب تو کام دل</p>	<p>سرور دل من مجھ ضیہ و بان کیستی در چہن مراد دل سرور و جان کیستی ہست قسم بان تو کو کہ از قن کیستی چون شمع تو دامنِ دل پر جان کیستی</p>

مردت ترشده نظر شکل تو هست جلوه گر
ایمل ناز گو کرد و فکر میسان کیستی
در شب تیره من زخم ناله و آه سیکم
تو بر رخ چو مجدم شمع مکان کیستی

۱۹
مجموعه و از دست عیان گردد و بجز بیان
فاش بگو مکن نهان محمود بان کیستی

شور دل شیرین است دلمه که تو داری
چون شاخ نباتت نباشد که تو داری
ایمل یقین جان سخن و بهش نیست
باز آئی ز بهیود و گمانی که تو داری
شیرازه جمیعت و بهانه پریشان
نبود بجز از موسی سیاه که تو داری
خوبان همه با حسن و جالند هزاران
نبود یکی عشوه و آنکه که تو داری
از جوی شرمه سید بدش چشم ترم آب
زان سبزه خود سرور و آنکه که تو داری
تکاپیر معان گر رسی از جذبه تو فنیق
جا دارد از آن نخت جوانی که تو داری

۲۰
مجموعه و اگر در سخن اعجاز زبانی
نبود عجب از سحر بیانی که تو داری

عاشق زار باش تا باشی
بر سر کار باش تا باشی
زان لب نوش گرد و اطلایی
هچو بسیار باش تا باشی
بگذر از دیر و کعبه را بگذر
بر در یار باش تا باشی
دایر اس زلف گرد و نقطه لعل
شکل پر کار باش تا باشی
من وفادار هستم تا هست
تو جفا کار باش تا باشی
گر چه سر و دله بد اول کام
تخل و پیر باش تا باشی
بر مانده ز بند گر چه ترا
تو گرفتار باش تا باشی

خلق خوش فوی کن بخلق جیسا
گل دستار باش تا باشی
چون من تشنه کام ز آبجیات
هم تو بزار باش تا باشی
طالب لطف زندگی اسے خضر
از لب یار باش تا باشی

۲۱
بسکه محمود و صبح و شام و نور
فکر اشعار باش تا باشی

اسے رشک مهر جا بکنارے نیکی
چون مرچا بهار قمارے نیکی
چون حکم غمزه را پیے کارے نیکی
تاراج نقد صبر و قرارے نیکی
امید بوسه از تو چه دارم که سوال
پیش کسان دروغ هم آری نیکی
اسے عند لب و صل گلت که شو و جلال
در بجز اگر تحمل خارے نیکی
کو طالعی که بسته فقر اک تو شوم
عزم شکار صید نزارے نیکی
عشق مدینه در دل تو جا گرفته است
بهر بیان بهند شرارے نیکی
ایمل ترا سکونت طبع شود دام
کز عشق احمدی تو فرارے نیکی
شوق بقیع در سر تو پر شده بیل
زین و جهر تو بهند مزارے نیکی

۲۲
مجموعه و اگر اندر ہی بوسه از لب
منون منتقش ز چهر بارے نیکی

منور می رخ دل عشاق حیران ساختی رفتی
فشانده می لعل خاطر ناچریشان ساختی رفتی
دل من چمن تنور از سوز بهیران ساختی رفتی
روان از چشمم نم سیلاب طوفان ساختی رفتی
ربوده می سبیل عشاق از یک جنبش شرکانه
ز که بر کمر با جذب نمایان ساختی رفتی
نمردم برده چشمان تو دل در طرقته یعنی
بجا و شیر را میوه غزالان ساختی رفتی

دوسری تیر مڑہ راپے پہلے ایمن قبر بات تو گنج مٹی و گردوسی مکان اندر دل مردم	دل مجروح را شیر خیزان ساختی رفتی ہزاران خاندان آباد و بیل ساختی رفتی
۲۳ دل محمود و بے سلمان سندید میز پر حشمت ز مورت پر پند رفتی سیلان ساختی رفتی	۷
ایمل اگر از کوچه جانان شدہ باشی و می مہر پیش رخ آن مادر دل افروز شیخ حرم از کعبہ رخ آورد سوسے ویر چون ابر بہار می کنی اگر عجب نصیبیت زادہ کنی منع من از بوسہ دوش در بخت تار یک ہر آتش غم سوخت	از زندگی خویش پشیمان شدہ باشی چون کہ یک شب تاب نمایان شدہ باشی شاید کہ تو غار نگہ ایمان شدہ باشی تا شیفہ آن گل خندان شدہ باشی مسکے مگر از حسرت تکرار شدہ باشی تو بہر کسالت شمع شبستان شدہ باشی
۲۴ محمود اگر خواستیش بوسہ عجب نصیبیت بیاری و خود طالب در مان شدہ باشی	۷
نہا شد حاجت کرایش آن سر از بیانی نگر و دشمہ چون در شہر مارا شہر شدانی نگر و دسروہ سر ہرگز بیالاورشت ہمسر بجائی نیست با خوبان بغیا شبت ہرگز بہ خاستہ رود از من عارض بیالاورشت تجربہ پر تو حشت عجب نیرنگ تار و	لجاسن خدا داد است محتاج خود آدانی کہ در عشق تو خود افتاد طشت از بام رسوانی کہ سر و ماہ رخسار می و ماہ سر و بالائی کہ بغامی برسی دل تو از خوبان بمانی ز سر سوش و زل میسر ز جان تاب تو زانی بگنہ در دل تو پنهانی و گرد و دیدہ پیدائی
ز فیض آن لب جان بخش ای محمود و در عالم	

۲۵ بیت سحر بابت رست انجمن از میثاقی	۷
مجموعیت کہ طریق و فسانہ اندانی نہا تم ایک جفا کی تو یا بجای و فاست مہو امی صحبت بیگنا گل اذان و ادبی تر از لولہ تعلق چو آب ساز و پاک چو زرد و سوسوی خودت آفتاب حق کشد از ان چو بارش زنجیل بر سر گنج	ولیک در حق من جز جفا نمیدانی طریق مہر و وفار تو یا نمیدانی کہ قدر و منزلت آشتان نمیدانی تو فیض صحبت اہل صف نمیدانی مگر تو خاصیت کہر بانمیدانی کہ رسم خطا طلسم سخا نمیدانی
۲۶ ز کمر ز اہر پر کار کن حذر محمود تو سادہ و فشی اہل ریاست اندانی	۷
مگر تے ہیں میری محبت بگور دیدہ تر سے عاجز ہے مصور میری تصویر کر سے یا قوت ہو کی سائب جانان کے مقابل در میر ہو اگر مہرہ شوق او سکی گلی کا بے کبیہ دل کعبہ گل سے بہت افضل خیر کوہ آب و دم تو بیج تو ہر سہ کیا ہے ناموسی اگر تجھے منظور جیساں میں ایدا خاک نشینہ کو تیری حاجت اکسیر	ہے قہر مہرہ انکار و نکار میری بر سے لا و بکا قلم و دہر جفا کا کہ ہر سے پہر ہے وہ نازک ہی میری برگیل تر سے پانوں کی جگہ میں چلن اس میں سر سے آئی میری صدا کہ کے دیوار سے در سے اقسوس جو لیل ہے تیرا پانی کو تر سے باہر نکل مثل نگین اپنے تو گھر سے کرتے ہیں وہ تیر کو حاضری نظر سے
محمود وہوں میں جو رخ و زلف کسیکا ایا کام زمانے کی مجھے شام کا سحر سے	

<p>لطیف تو سپید نمود و خدا ز نور جلالت جهان شرف است شفیع ده عالم قوی از کرم که نیست مقبول تو بجز تو جهانست در زیر فرمان تو که هستم غلامت در روز ازل که بے بال و پر بنده عاجزم بحالم کن طلب بر لطف و کرم شوم غرق در چاه و جرم و بدی عطا کن مرا روزی بے حساب نماز و زنجیر مرا از کرم بده زانو ایسان تو هر که من</p>	<p>دین و سما یا حیات النبی سراج الهدایا حیات النبی بروز جزایا حیات النبی بنزد خدا یا حیات النبی شہد و سب یا حیات النبی لصدق صفا یا حیات النبی بحر من و هو یا حیات النبی که هستم که یا حیات النبی بخدمت دست یا حیات النبی بجز و سح یا حیات النبی جمال ترا یا حیات النبی بلطف و عطا یا حیات النبی</p>
<p>۳۱</p>	<p>بکن سبیل محمود و الهی تقبل دعا یا حیات النبی</p>
<p>بے جا علم یا حیات النبی ز پیوند جان رسته و هم بیاد تو مشغول در خویشتم با نوار مهر تو همواره دار من از ناقص از کمال کرم</p>	<p>تو کن عالم یا حیات النبی ده ان بسم یا حیات النبی بکن غیاثم یا حیات النبی متوردم یا حیات النبی تو کن کالم یا حیات النبی</p>

<p>شوم خاص حق فیض عانت اگر</p>	<p>شود شالم یا حیات النبی</p>
<p>بشغل شایسته تو از صدق دل تو نیز از سر رحمت خویش کن ازین پس خدا را بتیغ فراق بی چشم دارم که دیدار تو از ان پس قدام ز کوی تو دو بدریا عین غریقم برآر بطاعت مرا چست و جالاک کن بیا موز از علم دین و بساز یا موالی ادب دنیا و دوز تو هستی گشاینده مشکلات</p>	<p>که من شالم یا حیات النبی بخود و صلح یا حیات النبی مکن بسم یا حیات النبی شود حاصل یا حیات النبی که پادشاهم یا حیات النبی سوت ساحلم یا حیات النبی کسب کالم یا حیات النبی بر آن عالم یا حیات النبی مکن مالیم یا حیات النبی گشایند مشکلات</p>
<p>۳۲</p>	<p>زلفت و ثنائی تو محمود را بکن فاضلم یا حیات النبی</p>
<p>دارم و در مندم یا نبی پس گرفتارم به بند و یو نفس سرکش خوار و ذلیل کن از اخلاق پسندیده بدل یاده وحدت بکام من برین</p>	<p>چاره کن مستندم یا نبی رستگاری ده ز بندم یا نبی در دو عالم از بندم یا نبی فعلیست ناپسندم یا نبی بخیر از چو و چدم یا نبی</p>

غیر نقش سپر تو بر مهر دل در گشتاں شتا غوغائی تو ز آتش و دود و غم بجزان تو بچو میل گاه گریم زار زار شیرب آمد سکن جان و دم چتر تعلیق بسروارم چو عرش نما که باشد در زبان اسکان خلق در ریاض قول و فعل از راستی پر زلف صانع کن صاحب کمال	نقشی و حقی نمکندم یا نبی عند لیب شو قندم یا نبی سینه سوزاں چو کسبندم یا نبی بچو گل گاه بختندم یا نبی ز آب و گل گریه و بندم یا نبی هست این فتن پسندم یا نبی از حد میشت لب ز بندم یا نبی چون سپی کن سر بندم یا نبی بیهوشم کن به شمعندم یا نبی
۳۳	ده زبان محمود و راشک شکر کن سخن شیرین ز قندم یا نبی
خیال آن رخ روشن ز دل چو بختی چو خضر زندگی جاودان اگر خواهی اگر چه بر بگریست دست خد دنیا لالی صفای شست کمان ابرو و رخ و رابی	در گریختاب خورشید و در نظر شکر خیال آن لب نوشین ز دل به بختی چو میوه ان منی ز قندم یا نبی چرخ ناو کیشال سینه تا سپر بختی
۳۴	کمی ز جو رو جفا که چه ناله ها محمود مگر در دوسه و فغانه پیش امر بختی
ایک دو سی بخت دل شده و رایت گاه چشم دارم تو با گوشه چشمی اکرم	باز کن سوسه من با لطف گاه اگر کنی بر من بجزان ده گاه گاه

بختی
و فغانه
چشم

بے تو اسحق شب افروز مینا چون از بے خارت عشاق ستم دیده ندید آنکه بختا و پیش تو زبان در بر من نام از منظر حسنه چو نور خورشید جمال غیر آن ماه که پیشه کد کس نشیند شوق ایقان بسرم حسرت و افسوس شب	بچ سرشته خنجر روز میا بے گاه جز صف آن که کس چو سپاه گاه روسی به بود مینا و آلا بے گاه عاشقان را بنظر ملو ما بے گاه که تبه بر سر خود ماه کلاه بے گاه دور گردان تو خدا از دم آه بے گاه
۳۵	انچه مار از کرم کرد عطاس محمود با گدائے نمکند بهر شاه بے گاه
کسے نماد که دیگر تیغ ناز کشی اگر چه مطربان از بند و ف تو از اند بغیر ذات تو کس نیست یا دیم ز بهار لبشقی احمد تخت از پنج پر و انیست نشدند ماد و فلان طوف روزنات که بے اگر چه بر شد خود راه حق نسیا حق عجیب نقشه غلین تو که مرآت مل چو یاقوتی بهر انوار حق شب سحران	مگر که زنده کنی خلق را و باز کشی ولی تو از اربع و تقوی نام ساز کشی هوای و خواش نقش و حرم و از کشی کو یار باز من اگر خود اعتد از کشی ز تیغ ابرو خود حسن جلا ناز کشی مگر به تیغ جلال تنافی راز کشی مگر زده کس آن از من تو آخر از کشی بخواشش مرا از باطن و مجاز کشی
۳۶	دعا بصدق دل از رب پس کند محمود که در میرز رسانی و در من ساز کشی
بے کرم که تو عاشق نواز می آئی	بناز گشتی و بهر نواز می آئی

بختی
و فغانه

بختی
و فغانه

مگر متاع دلم دین تو میکنی تا راج
 نرسد جان دلم بر دی از کمر شمشیر ناز
 زدی تو آتش شو قی که سوخت خانه دل
 لب حیرت عشق که شعله زد ای اشک
 فدای عقل تو عیاش پیر بردن دل
 بیخیل ماه رخسار پس بخور دیده شد
 بچرخ اینها از پیش خالق کونین
 به بحر سترنی با اکابران غرق اند
 حکیم تست فزول از بهار حبله خناب
 بباغ قدرت قادر که گلشن نور است

ولاست آمدن تو بر زم شه محسود
 اگر پاس اوب چون ایاز می آئی

چو صالح شد از فضل آلی
 برید اختار ان تهیت سیج
 خوشامای که از بهر شرف کرد
 زبیه اختر که چو نور شید اورا
 چه رحمت جنگ را خردند پسید
 ز فرط طبع آن ماه چو شد
 رقم سال طبعش کرد محسود

میر اسید ز اوج بادشاهی
 بهر سپه دولت او گشته رایی
 غلامش آفتاب دهر و داهی
 سز و بر ملک عالم کج یوهای
 شده باشکوه شاهای
 منور عالم از سرتا به پای
 بر آمد آفتاب از برج شاهی

المستقرقات

مناجات فراق نامه

۲۱

کمال حسد باشد بهر داور
 بزرگی داد ما را بر احمها
 درود بجد و بر آن که نام است
 نهاده بر سرش حق تاج لولاک
 شفیع محشر و ختم النبیین
 بر آن و صاحب او هم تابع شان
 خدایا عظمه مقصود ما را
 عجب این گردش چرخ ستمکار
 بر تنگ لاله بر دل دل غدارم
 طعم از سوزش زخم جباری
 نه ایا آنکه مقصود دلم هست
 بسویم از ترحم یک نظر کن
 زیادش آمد به جاتم بلب با
 بزودی کن حصول وصلت او
 که بخشیده بسا دین همپیر
 ز راه لطف و اشفاق و کرهها
 که جز یاد خدا خوا بش حرام است
 برایش کرده پیدا درض افلاک
 قییم حبت و باد می عاصین
 به تیغ شان کریم الخلق و احسان
 شکفته کن حصول مدد ما را
 که دور افتاده ام از یار و لدار
 نهان در سینه خود باغ دارم
 عطا کن مرهم و صلحش آلی
 ز صبیای محبت باشدم ست
 زود بر روی یارم بهره ور کن
 طعم در آتش خمر روز و شب با
 که حیرانم ز بس از فرقت او

میاں یار و ما افسر محبت
مراباد لبس من مشاگردان
مراباد لبس من با هم نگہدار
مروخورشید تا باشد سنور
دو ال تا ابلق ایام باشد
کنار گرم باشد ذال پر نزار

کرم کن پر محمد و اس الهم
بیدار سی سرخ رویم در دو عالم

مناجات

آلہی تو کی پاک پروردگار
نہ امر تو یک ذرہ از من نشد
خوادم غوطہ در بحر فسق و فجور
کہ ذات تو بر حق غفور الرحیم
بسوی گناہم کن تو مگاہ
تو کی بادسی و دہستانی کریم
مدد کن براہ عبادت مسدا
بسویم بکن از کرم یک نگاہ

منم بندہ مجرم و خوار و زار
گہ مہر مقصود روشن نشد
خدا یا مرا از سنگیری ضرور
مرا پس نصیب چہ خوف است و بیم
بکن نظر بر رحم خود یا اے
نسائی مرا جادہ مستقیم
ز من دفع کن کابلی و خطا
دلہم تا منور شود همچو ماہ نو

مرادہ تو عسفران خود یا غفور
آلہی طفیل محمد رسول
بکن جہام دل را ملیب ز نور
زہرہ علی و یحییٰ بتول ۴۴

۳ بقائے تو کن روز محشر حصول ۴
بمحمد و کن این دعا را قبول ۱۵

یا خدای تو فی رسول خدا
ہست نازان نشان تو قرآن
ہمیط جبریل و ختم نبی
من نہ ارم خبر علم و عمل
بر درت آدم کرم فرما
بیں ہلاکم ز گردش گردان
ہست جاسے پناہ در در تو
یک نگاہ کرم من فرما
انچہ مقصود ہست در دل من
از لہذاقت و حج بیت اللہ
زنگ آئینہ دلہم کن صاف
کن نظام تو گوہر ایمان
خاک پایت کنم چو گل بصر
از جمال خودم بکن احسان

سناغہ ندینیں بروز جزا
کردم و شناسے تو سبحان
حاجی من بروز محشر تو فی
لیک ہستم غلام تو نازل
بندہ خستہ ام و بلے سرو پا
کن تغفیل زہر سورہ فون
آدم زان امید بر در تو
آدم بر در تو همچو گدا
دہ مرا یا شبہ زمان از من
کن شرف مرا رسول اللہ
ہمچو خورشید تا شود شفاف
ہم نصیم تقسیم با حق جہان
گو شرم کن عطار بروز حشر
بسکہ شاق ہستم از دل و جان

پیر زہرا بتول یا محمد

کن من فضل و لطف باعدود

نشر

چون آفتاب عالم تاب منار از مطلع مراد طالع شد و ماه خیر از زو از مشرق
امید ساطع اعنی فرزند و لبند سعادتمند بگریزند نور چشم آمل نور حدیقه اقبال
سکندر جاه سلیمان دستگاه فریدون شمشیر منوچهر طلعت خسرو کام جمشید
نام بر آسمان مراد صاحبزاده بلند اقبال صدر جهان و جلال آفتاب آسمان سلطنت
و شهبازی - نورس نهال حدیقه شمشیر و کامنگاری قطب فلک جلال مرکز
محیط اقبال گوهر درج خلافت شمع شهبستان سلطنت رفیع افزای تلج و اورنگ
مغز جنگ ادم الله اقبال چون ماه چهار و نیم از افق میلادیه بیت الشرف
استعداد تزلزل اجلال فرمود طبع بلند آسمان پیوند نمود و در شان آن ماه
چهار و نیم آسمان نیگونی - چهارده فقره موزون که هر یکش با نغمه صحرای اهل
الحکمت نامی اهل کلام - و در تاریخ سال تولدش بحساب جبل مانند در تمام
از مشرقستان خیال بر تو افکن یافت بیان نمود -

آفتاب بلند فطرت - امیر کشور اندوید و جاه و دولت - مراتب چهره شانانی

۱۲۶۰

۱۲۵۹

۱۲۵۹

بے تحلف و سب ثانی - محل بیاض امید بالمال - نیز آسمان دولت و اقبال

۱۲۶۰

۱۲۵۹

۱۲۵۹

آفتاب الاغیاب اوج شایسته ای - محل حکومتان دولت و اقبال شایسته

۱۲۶۰

۱۲۵۹

مرجع شرف شاد کام - نیک بخت بلند نام - سزاوار

۱۲۵۹

۱۲۵۹

والا مراتب عالی مناقب - بهار صبح اقبال میر جمشید علی صاحب

۱۲۶۰

۱۲۶۰

خسرو و همردام اقبال - عالی نژاد ضاعف الله جلالت

۱۲۵۹

۱۲۵۹

درین ایام مسرت انجام و هنگام مینیت انتظام چون از هوب نسایم

فیض شمایم انضال الهی گلی کر ستمام رواج حشر شامیش مشام جان را

معطر سازد و در گلستان امید و مید و شمری که لذت چاشنی شکرش مذاق

دل را ذائقه خلوات زندگی بخت از تخلصان مراد سر کشید اعنی فرزند بلند

سعادتمند بگریزند نور نامیده صبح سعادت و کامنگاری - نور حدیقه شهاب

و نامداری - خلاصه خاندان مجید و اعتلا - زنده و دو مان غرور عطا - عالی مرتبت

معالی منقبت - فرزند چرخ خانی - فرزند لوائی سلطانی - سعادتمند

چاودان المومنون میر کرم علیخان لایزال کامر کرنا و به تشریف الکرامت

مشرق و جنوبستان ارم نشان آرزو صابر و کامکار و الاتبار گوهر

بهر خطرات کبریه شمع شهبستان مملکت عظمی - سلطنت و شوکت پناه

چرخ خاندان آصف جاه - فارس مضار شهبامت و یالست و یالست و یالست

و بیست - مطرح اشرف و ارق الهی - مطلع انوار شاد و ارق آگاهی - مشید

ارکان شجاعت - مؤسس بنیان شهبامت مستند شین محفل سعادت صدر

درین ایام مسرت انجام و هنگام مینیت انتظام چون از هوب نسایم
فیض شمایم انضال الهی گلی کر ستمام رواج حشر شامیش مشام جان را
معطر سازد و در گلستان امید و مید و شمری که لذت چاشنی شکرش مذاق
دل را ذائقه خلوات زندگی بخت از تخلصان مراد سر کشید اعنی فرزند بلند
سعادتمند بگریزند نور نامیده صبح سعادت و کامنگاری - نور حدیقه شهاب
و نامداری - خلاصه خاندان مجید و اعتلا - زنده و دو مان غرور عطا - عالی مرتبت
معالی منقبت - فرزند چرخ خانی - فرزند لوائی سلطانی - سعادتمند
چاودان المومنون میر کرم علیخان لایزال کامر کرنا و به تشریف الکرامت
مشرق و جنوبستان ارم نشان آرزو صابر و کامکار و الاتبار گوهر
بهر خطرات کبریه شمع شهبستان مملکت عظمی - سلطنت و شوکت پناه
چرخ خاندان آصف جاه - فارس مضار شهبامت و یالست و یالست و یالست
و بیست - مطرح اشرف و ارق الهی - مطلع انوار شاد و ارق آگاهی - مشید
ارکان شجاعت - مؤسس بنیان شهبامت مستند شین محفل سعادت صدر

از اسلحه انجمن ارادت خدو کشور سخا گسری - آفتاب آسمان زده پردی کیوان
رفت بر عین طاعت پیرام حشم - نور شیده خدم - ناهید عشیرت - سیل برکت
عطار دوزیر ماه سفیر قطب فلک غزاقبال مرکز محیط جاده و اجلال - والا جناب
بلال رکاب آسمان اورنگ الملک بآفتاب جنگ الهی تا انجمن آسمان از مشعل
میر و ماه روشن است چراغ عرش روشن بخش انجمن وجود - و تالکشن فلک از
گلهای انجم مطراست گل وجودش بهار افزای گلشن است بهود بادمانند
خسرو گل تحت نشین گلشن ولادت گردید طبع بهار آفرین مینو تنگین محمود که
در عینی ریاض سخن از دوست برنگ خند لب بهر دزدستان در وصف آن نوگل
بوستان افروز آرزو نیست و فقره رنگین که الفاظش بزرگ گلهای
بهشت مطرا و لایح - و شمیم تاریخ تولدش از واریج معانیش فایز است
بدینگونه سرانید -

خورشید آفتاب ماه لقا - جوهر مصفا حشمت لوا - مهر ستاره حشم -

۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۵۹
بر عین مهر خدم - شهبان نامدار سلیمان کلان - سلطان سکندر شکوه جم نشان

۱۲۵۹ ۱۲۵۹ ۱۲۵۹
خداوند ملک عادلان - فلک بارگه دارا شکوه شاه جهان - نواب سمار حشم

۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۶۰
اورنگ زیب کام بخش - ولایت بخت بیدار - سرایار سخا کامکار -

۱۲۵۹ ۱۲۵۹ ۱۲۵۹

خوش افغان نیکنام - پایون بخت گل اندام - سرخ فال والا گوهر

۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۰

ابوالمظفر - زینت دولت عالیجاه والا مراتب - گیتی بنیاد میر کرم علیه صاحب

۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۵۹

پادشاه نیکنام ملک کرم مالد عمره - فیاض عالم حسن الله حاله

۱۲۵۹ ۱۲۵۹

ارکان السلطنت اجل الله قدره - آفتاب صبح جلوه نشاط حاصل الله مال

۱۲۵۹ ۱۲۵۹

درین ایام معینت نظام و زمان دیشا است تو اماں لولوسی لالانیکه واسطه

سلسله بادشاهی و گوهر افزای افسر ظل الهی است از بطن صدف اسید

جلوه گر گردید و لعل بیهیاسیکه زینت آرای طوق و کمر جهان بانی و زینت پیرای

اکمیل گیتی ستانی است از درون کان مراد و سر بیرون کشید اعنی فوزند

و بلند سعادت مند جگر پیوند گوهر بجز سوری - یا قوت کان سکندر جی

مصفا سعادت ازلی میر مصفا الدین علی مد الله عمره و زاد قدره و در حرم محرم

صاحبزاده سکندر جاده دارا و ستاره کیوان رفعت سلیمان مرتبت طره و تار

بختیاری حنیفه عامر کامکاری نگین خاتم سلیمان گسری - نوار ساعد جهانگیر

که انوار سعادت از سیایش مانند رنگ از یاقوت روشن - و آثار جلالت

از تقایش بسان صلابت از الماس میرمن - برق صولت رعد انگشت رحمت

جنگ ادم اقبال تو گشت برنگ شجران غنیم وجود را پر انوار ساخت قلم جواهر

در این ایام معینت نظام و زمان دیشا است تو اماں لولوسی لالانیکه واسطه
سلسله بادشاهی و گوهر افزای افسر ظل الهی است از بطن صدف اسید
جلوه گر گردید و لعل بیهیاسیکه زینت آرای طوق و کمر جهان بانی و زینت پیرای
اکمیل گیتی ستانی است از درون کان مراد و سر بیرون کشید اعنی فوزند
و بلند سعادت مند جگر پیوند گوهر بجز سوری - یا قوت کان سکندر جی
مصفا سعادت ازلی میر مصفا الدین علی مد الله عمره و زاد قدره و در حرم محرم
صاحبزاده سکندر جاده دارا و ستاره کیوان رفعت سلیمان مرتبت طره و تار
بختیاری حنیفه عامر کامکاری نگین خاتم سلیمان گسری - نوار ساعد جهانگیر
که انوار سعادت از سیایش مانند رنگ از یاقوت روشن - و آثار جلالت
از تقایش بسان صلابت از الماس میرمن - برق صولت رعد انگشت رحمت
جنگ ادم اقبال تو گشت برنگ شجران غنیم وجود را پر انوار ساخت قلم جواهر

رقم محمود از معدن سخن چهارده جوهر فقرات رنگین که هر یک مانند آئینه بکمال صفائی
فصاحت و هلاسی بلاغت چهره نمائی شاید تاریخ سالع لادت است در سلک
تحریر کشیده آویزه گوش روزگار ساخت - الهی تا خاتم فلک فیروزه تمام از
نکین یا قوت آفتاب و قفس الماس ماه مرصع است باید خشان بدخشان بجل
آرزو در دمان سکه سلطنت بنام نایشی بیب گیر و زینت پذیرد - و عاصدان به
گوهرش را با معدن معدن سوده الماس در جان مانند خاتم سرنخون بختی و در
زیر بایکین بجزرته خاتم المرسلین تا جدار ملک عاقبت - نور آفتاب لطافت

۱۲۶۰

۱۲۶۰

نور چشم سلطنت بایون - گل حدیث شوکت روز افزون - رفیع القدر والا منزلت

۱۲۶۰

۱۲۶۰

۱۲۶۰

نور بصر سلطنت اشد تعالی - چشمه نور مایه روشندلی - عالی شان نیک سیرت ازلی

۱۲۶۰

۱۲۶۰

۱۲۶۰

نور البصر والا مراتب - فلک اقتدار اشد عمره - گزافی تبار زاد اشد قدره

۱۲۶۱

۱۲۶۱

۱۲۶۰

حبیب فرخ میر - ماه رو روشن طالع عالی کبر - توأم جاد و اقبال میر محمد الدین طلیح

۱۲۶۱

۱۲۶۰

۱۲۶۰

صبح طرب از مشرق امید برآمد - نیک خوان تراکت و حباب

۱۲۶۰

۱۲۶۱

تاریخ

اس ملک زاده ستاره چشم
فلک یار گاو پر تنویر
حاجب بار پر درت بهرام
مشتی بامیاسن گهرت
گره ش اسمان ترا با کام
از عنایات ایزد متعال
منعقد شد ترا چه بزم نکاح به
شاه پیش در کنار آمد
بهر تاریخ سال این شادی
کرد محمود بخت سبج چون
دید هر چیز را که نامور است
بسخن چون بگفت او را
پس اصدالی بر آستین تحریر
هر جا باشد ز ماه تا ماهی
پس در آن کن زده علم تعل
می گنجی به مجلس اعدایش
بعد قریبش عدد زده به وفای
ما و بنوق آفتاب مسلم
زهره ساقی بزم و تبر و میر
بست کیوان بر فعت و غلام
کرده کسب سعادت از نظرت
راهم ران و الملق ایام
با هزاران تزیین اقبال
شد جهان مست از ترویج روح
تخل امید تو ببار آمد
کت از خانه راست آبادی
تا بدست آورد معافی بکر
در جهان خوا دامه خوا نراست
سال تاریخ یافت در ادا
کرده تار و شنت شود نصیب
فرض کن نام هر چونی خواهی
گیر احمد او ش از حساب جمل
در دود و چهار بر زن از پادش
یا بود حقیقت یا که باشد طاق

گر بود طاق آن دروسی شمار
و بود جفت یک با و ضم کن
باز ترتیب آن ششوا من
بعد طر حش هر آنچه خواهد بود
حاصلش در دوازده بر زن
بسکه از نیکو صد اصول بسیار
لیکس از آن بیک اصول نمود
تا بود حاصل عدد و بحساب
زیر طاق سپهر میتا فام

چشم او پر ز خورده میتا
چشم از چشم بد سیکه ترا ۶۳

قصیده تتریف نواب مصاص الدوله مصاص الملک بهادر چکیده
طبع شاعر مسعود مولوی حافظ غلام محمود خضر الشدک

گر چه مشهورم بنظم شاعری
خود غلط گفتم که در نظم وری
از سخن صد مرده احب میکنم
کز سنگ از دم فسوفی بر زنم
حسن و عشق از من پذیرد زیب و نقر
کز سخن مر برود را بخشم اثر

حسن را گلو ز رخساره ام
رنگ افروز عذار هر کلمه ۶
عشق را شور دل صد پاره ام
نال آموزد دل هر لب لبم ۶
ناب روی شمع کاشانه منم
انجن افسر و ز پرده اند منم

ق

گرو فی از بهر شیرستان
از فسوفی جان شان با خوش کنم
گر چه باشد شان دل چو پاره سنگ
گر که گریان بود چو ابر من
در که خندان بود بهر رنگ گل
خسرو ملک ستمدانی منم
ملک معنی را گرفتسم از قسم
شاهباز فکر تم رایس گمان
در غزل که کوک سازم ساز را
در دهم در مدح داد و شاعری
مثل من جز آنکه در مرآت آب

نوبتی با دل ز دوسه استعار
گفتم ای اگر مرا از حال زار

کتابخانه
موزه و مرکز اسناد
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

بر سر آتش سحرمد رساں رود
خیزد آن دم آینه سحر برق نعل
سیرکتے بیند بر آں اورا سوار
یا کہ بر شد شیر بر پشت عقاب
اے سپهر خلق را ماہ منیر
خفتم این مح تو بر ایام دل
از یمنار رنگین قبالی وہ ختم
ما رو بہ ہستی از ہم جسد
تا کہ باشد آسمان را روز و شب
بر قدرت زبنا قبا سحر سلطنت
تو شمع و دمن بہ تم ایاز

در میان آب چو حیات رود
پایش از خول سر خصمان چو لعل
بی تصنع بر لب آرد بار بار
باشنده بر سر برق آفتاب
در هنر جینی ترا چشم بصیر
پیشیت آورد هم بحسب راحل
زال طراز قامت افشرد و ختم
پود و تار این فبا کم بگسلد
همان زلفغت و گهر آگین قصب
باو و بر فراقی و یونان ملک
مرح من گردد قبولت را طراز

شجره قاوریه مصنفه محمودیه

۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲

برو چایم بردن فالایش عیب
 برم از شور و در جلای من تصور
 برو هاسے کوتا گویم انا الحق
 خوشا کیفیت امرا مستی
 که است یار الی تخم بلیم احمد
 بچش من زانی قددا الحق
 چرا جویم که یارم در کنار است

ز پیرش نے بچیں و در عہدہ
 چنان در عشق بزرگشت جایش
 و زال پس شاہ مسد بر عزت و جاہ
 چنان از غم و حدت شد صفا کش
 چوست جام و حدت کن جلی شد
 حسن بھری اذان شہ چوں بھر یافت
 ز بھرہ در غم شد شور پیدا
 چو شد داؤد طائی مست قیوم
 و زان پیش شیخ دین سلطان ہر
 قدم زد و در حیم را از سبزی
 جینید از جند عرفان یافت تائید
 شہ دارین ابو بکر محمد
 شد عبد اللہ و احد و زکیست
 پس ایں شاہ عبد اللہ طرطوس
 چو شیخ بو الحسن بنکار آمد
 چو زد کوس و ولایت شیخ مخرم
 محی الدین کہ دین شد زندہ از وس
 روایت یاد دارم ز اہل عرفان
 کہ اگر بعدم شدہ در دین ہمیسر

عرب را سر جبر خود عین رب شو
که شد عرش برین کرسی پایش
غنی والی من گشت سوا لا
که بنام خدا شد نام پاکش
علی الله شد الله علی شد
همه بهره از نور نظر یافت
جیب از جام عشق گشت شیدا
حدید نفس شد در دست او موم
باوصاف الهی گشت موصوف
فهم را از انسان بگری
برو مفتوح شد ابواب تو حید
دلف ابن محمد بن محمد
یک عمر معرفت زد و دست خود را
زده بر اوج بام معرفت کوس
زده و رجم حق سرشار آمد
علم افراشت شاه غوث اعظم
مراد سلام شد تا بنده از دوس
که فرموده تنبی و انس و الحسان
شده بی ریب همی الدین پیبر

عبدالله بن محمد

چو عبد الله کشید آک جام از وی
 از و شد شیخ احمد مست سرمد
 و زو شد فخر دین ابن ابو بکر
 چو محی الدین احمد بن محمد
 سراج الدین که از و شد گفت
 شد اسمعیل زیر مخبر عشق
 شد صدر ولایت شیخ منیر جلال
 بجایش شیخ اسمعیل نشست
 و زان پس گشت احمد ابن موسی
 جنید ابن شیخ احمد یافعی
 چو زو هر شریعت کوس اقبال
 سراج الدین عمر زو شد مسلم
 از ان پس شیخ امین الدین مرواح
 چو یوسف شد شبه اقلیم عرفان
 چو آن بے چوں در چمن کرد آرام
 و زان پس سید احمد نقاشی
 پس انکه سید عبد الله آمد
 چو عبد الله برون چنگ دین زد
 شد کونین حاجی رحمت الله

هم از علوی زبیت دید تنظیم
 رفیع الدین که دین رفت از ویافت
 کنون کرد می جهان از یزیدین است
 شریعت راه پے فرموده اوست
 زنگنه از طریقت گل برچید
 بدید از چشم خود آن دیکت
 یکشتر رنگ یک وحدت برچید
 همه را گم کند در کثرت او
 هو الاول هو الآخر بنحو اند
 چنان زد و در جهان از معرفت شور
 و دنی کرده ز لوح قلب خود حک
 نشان عارف بالله این است
 دل او مبیط نور الهی نه
 مریدان را بر او شرح رهبر
 خداوند آب رومی پاکان
 بچشم سخن عشاق و رخ زرد
 بشکران ترو آن خشک لب با
 بسوز و ساز جان در دمنده
 که در می در جهان نشن تا دم صور

هم از شاه رضا دریافت مکرم
 طریق معرفت عزت از ویافت
 دین عالم شجاع الدین حسین است
 بیان معرفت فرموده اوست
 حقیقت را بچشم خویش بیند
 جهان و حق مثال موج و دریا
 بوحدت صد گل کثرت بچیند
 بر آرد از زبان خود چو یا صمد
 هو الظاهر هو الباطن به اند
 که گوئی خاست خود از گور منصور
 که دو در قلب باشد و تو بیشک
 بیان کنم وجه الله این است
 و زو روشن شد از مدتها با صی
 چنان باشد که است را پیبر
 با شک چشم و دل رخ سینه چاکان
 با و گرم مشتاق و دم سرد
 برنج روز و سخت با خوشب با
 بسختی بائے حال غم پسندان
 دلش از وحدت خود در معور

در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

خلاق را از فیض ده فزون پیر
بکن از ارجمندیش ارجمندم
ز جام وحدت خود ساقی بهوش
زمین حرص و هوا مفقود گردان
مریدش ساز عالم شهر در شهر
رمان از بند نفس خود پسندم
در آوارشاید عشقم در آغوش
مرا در دو جهان محسوس و گردان

ز کمال خاک و رگه پیمبر
بکن چشم مستایم منور

مصرعه با هر طرحی مصنف مولوی حافظ محمود صاحب مخفوق القادری

این خضر را باب بقایست عیاج
زلف او هست لیلۃ الحداج
در دفتر حسنت نبود حرف و فایده
بلبل نشود شیفته گلشن کافه
کیونیکه بر دسوی دلستان کافه
دارم ازین درخت اسید شرمه نوز
و اگر نظر نکند سوسوی بوستان هرگز
خوف گرد دل دیوانه نگرده هرگز
نشان هیچ قیامت شد آشکار امروز

لیک شادم کرده شوق و دازان
چو گرد باد پیر جادوم وطن بدوش
خود کشته و غلب کشت قصاص
نال باله شب آه سحری بود غرض
نبود از عمل میش و عوی اجماع غلط
زشت عمل میش سر کشید سبزه خط
آید بیمار دیار نیا دهنر ارجیف
آئینه را بگش کز نقار ساخته

قیت

از آن

بهر

بسم الله الرحمن الرحيم تاریخ غیبی

بند مولف کتاب بنام مسمی ابوالقادر عبدالقادر محی الدین القادری غفر الله له و له
علاقه دیوانی نظام بهم خورشید مقام خلد الله له و غلا الکرام حقیقی همیشه زاوه خباب
ابوالمحسن مولوی شاه حافظ غلام محمود صاحب قادری المیرور رحمۃ الله و المغفور مصنف
دیوان بنام طبع میگوید که چون تاریخ پنجم ماه رجب المرجب ۱۲۲۸ هجری قمری صلعم روز چهار
شده اتمام طبع کتاب بنام شنیده وقت و ویرانه ختم و خواب دیدم که بزرگه عباس
عربی و علامه سبز قشرف شریف ازانی فرموده یک بیت اخیر قطعه بنام ارشاد فرموده بنده
تو لقب معابد ارشد و مع یک بیت اولی تحریر نمود -

وهو هذا

چون گوید طبع بنام کتاب مسعود
دور کرده شد صد اعدا و ز سال طبعش
اندرون خواب نبرگه که بمن این فرمود
صاف گوی که سگ هست میان محمود

تقریظ مع تاریخ طبع کتاب بنام از طبع را و مولف کتاب مسطور
قطع

چو آفتاب نصیلت کرد بود ما تمویم
جناب حافظ محمود شد بدار جناب

بهر

و عالم لعل معدن فصایل وجود	بجی احمد و آتش خدا گشت غفران
ز یاد گاری شانش نبود هیچ نشان	و نیک بود ز طبعش بر آمده دیوان
بیافتسم که بود آن همه پراگنده	بسان خاطر عشاق و کاکل خوابان
بسی خود همه آن افراهم آوردم	مثال شد گلهای سبزه و ریحان
پس از ز بهت خاطر طبع گشت اندوم	که پے طبع نشود شهرتش جهان بجان
کلام حافظ محمود و شنودی رومی	در آن مطالب اسرار حضرت رحمان
ز من ز فرط عقیدت باین صفت گویم	بلکه که سایر شعر اشد ندر طبلسان
خدا آگاه که این کوشش چنان گردد	که هر آن همه گردند شایق و خواهان
چنان بجا طبع قادر حنی وین آمد	که سال طبع نگار و ز خامه و وزبان
سرودش غیب ندا نیست با و در داد	
کلام حافظ محمود - احمد اول جهان	
عجب اشعار محمود که فرمود	دل پریشان و پراگنده شده بود
چو ام همیشه ز ادبش عبد قادر	فراهم کردمش آن را ز مغفوقه
و هم طبع و گردانیدم آن را	که نام خال خود باشد بشهود
چو سال طبع آن افکار کردم	سرودش گفت در آوازه مسعود
که از روی الهی صفت گوئی	
پسند دل کلام حافظ محمود	
عجب موقوفه خوش اسلوب بود	که حضرت حافظ محمود فرمود
شده چشم قیاد از کلامش	و مانع گشته همچون خندان عود

که در این کتاب است

نیم بلخ دیوانش رسیده	شگفت غنچه دل نیک نبود
کوشش الله است محمود مغفور	چنان کاریکه گریه است بهبود
توئی حال حقیقی مرا بود	که زین نام تو سازد زنده مسعود
که بعد تو شده این طبع دیوان	در احیان مبارک سال مسعود
ز سال آن - همه جا - گوئی قادر -	
کلام الاحسن آید فیض محمود	
نسخه بیت تاریخ مذکور	
گوئی قادر آمار پنج طبعش	کلام الاحسن اصوب فیض محمود
وله ده	
لعل گشت معدن هر فن	قلزم حبس علوم جهان
ذات او بود مصدرا برادر	فیض او بود فیض بخش زمان
مولوی علوم ده و چهار	واقف را از وحدت بجان
خال من - دال تو حافظ محمود	هست او شان مصنف دیوان
گفت قادر سال طبعش	
خوب کند گوهر عرفان	
وله ده	
هست گفت ای خال مسعود	مثل کردار جانش موجود
سال تاریخ گفت این قادر	کان معنی حافظ محمود

گوئی قادر - همه جا - گوئی قادر

کلام الاحسن اصوب فیض محمود

که در این کتاب است

رد، قطعہ دیگر

چو ہر اوج کمالات خال این سکیں
نبود چیزیکہ از یاد گار او ماند
نیافتیم ورستی زان کہ منتشر نبود
بجہ و کدہ ہمہ اوراق جمیع آوردیم
سپس ز کوشش ناچیز من شدہ مطبوع
کلام مولوی محمود ثانی حافظ
نہ اینکہ من زو فور غلو من میگویم
خدا کند کہ سیم چنان شود مشکور
چو فکر شد من بحیث ہارہ عید قادر را

نہ از با لقب غیبی رسید در گوشم
کلام حافظ محمد کوکب ایماں
۱۳۲۸

تقریظ و تاریخ توکر ز خانہ نقیبات شامہ جناب شیخ اکب - کرامت ایاب
شاعر عرفان و راز دان صوفیاں - عالم علوم صوری و منوی و عامل تمامی
مترقی و جلی - زرب مرشد ہند و رموزات مرشدین مولوی صاحب حاجی
شاہ محمد قطب الدین قادری المتین - نجمہ حقیقی جناب عارف صاحب مقصد
علامہ دیوانی نظام خلد اللہ ملکہ و ظلال الکرام -

محمد خدائے سخن آفرین و نعت رسول ختم المرسلین - و منقبت آل اطہار و
مدحت اصحاب کبار - وادی بے پایاں است کہ در آن مجھو خضر رہبر راہ گم میکند
من و چھداں را چہ یاد اگر جاوہ مقصود برابر ساقی عقل بیابیم - الحق ویر خاتم باکل
عارفیت و ہر زبان این جاریت کہ از لاف حمد و ثناء بر خاک ادب فتن اولی است
سجدہ توان کردن و درودے توان گفتن - آنا بعد - بختے روزگار و شاعر
نامدار - علامہ زیاد و استاد لگانہ - عالم علوم چہارہ و دانشمند نجوم و کیمیا
جدامجد و لانا مولوی شاہ حافظ غلام محمود صاحب قبلہ قادری نقشبندی و درہم
سلاسل صوفیاں و ازندہ رتبہ خلافتی است کہ دیوانش ارج سپہر کجہ دانی و موج
بحر خوش بیانی - مفضل گنج بلاغت و مصباح بزم فصاحت - شمع شبستان شمس
راز خدا و بدست کلمات تجلیات تر صفہ اشعارش دل ربا و معنیش عقدہ کشا -
مضامین تصوف گیس چوں در شہبوز و ہر نزل و ہر قصیدہ اش خیلہ آیدار - کلام
بلاغت نظامش دیندیر و ہر شعرش در نغز و اغز بے نظیر - کلام دافع آلامش بگندہ
امدادہ بود والدین و گوارم مودہ نام مولوی الحاج ابو القدر جناب عبدالقادر محی الدین صاحب
قبلہ قادری بدقت تمام و سعی بالا کلام و حسن کوشش بلا انجام و تجسس ہائے
بے قیام - مجمع نمودہ جہت نور افزائی چشم تظار گیاں - و جلالت اسی تہذیب
خلع طبع پوشا ہندہ با بقاسی نام نامی و اسم سامی جد و مدوح کردند چونکہ ہر چہ
با حافظ صاحب موصوف نسبت نیکی میدار و نگار بج طبعش چنان
از طبع خود می برآرد -

قطعه

کلام چهر سوزن منی چو سعدی
بر انساک انصاف مبرور
فی سال کعبه شمس گفت قطعی
مضامین محمود و الله اکبر

(۹)

تقریظ و تارخ نوکر ز قلم افست شیم - شاعر رب مثل سخن گوئے بے بدل -
دقیقه رس هر یک فن خوش دهان کتب رسن - شعر گوئے فصیح کلام شگفته طبع
بلاغت قلم ام - شمس سوار میدان سخن - انی و یک نام مضمار نظم لسانی -
شیرین مقال فلک خیال سخور گداز و یک نامی زمانه - فرد الغرید نیک آیین
مولوی شمس الدین بهر پر خویش بیگانه ساعی المتخلص شمس و شمس
فشی فاضل - سر رشته دار عدالت فوجدار سی ضلع گلبرگ شریف من اضملاع
منیف فرخنده نبیا و حیدر آباد سرکار نظام مظهر الکرام نموده حقیقی مولف
کتاب ہذا -

قطعه

ز بے کتاب که مثلش بد قزوینا
نہے کتاب که از عاشقان خروبره
نہے کتاب که اندک کتاب عاشق
نہے کتاب که از لغت احمدی ملو
نمیدہ چشم محقق بر شسته تحریر
چرا که لغت محمد درو شدہ تطہیر
نمیدہ دیدہ عاشق پر مچ جائے نظیر
بصدق بہت که از چشم عشق پر و توثر
اگر چشم خرد چون نظر کنی دانی
که نیست شاعری بل قدرت خداوند

کلام حافظ محمود و شمس
که در میان علوم است لازم التوقیر
شہنشاہ فضل ادا و ادیب نامور
که از کلام خودش حاصل است نفع کثیر
زبان پیدا کرد و مہکتہ دین دنیا
چو آدم سلم و عالم زیر چرخ دیر
بے کتاب بدینا اگر چه شد تصنیف
مگر چون نام محمود نیست پر تنویر
پس از ہزار و تہ صد و بہت ہستم سال
طبع شدہ ز کرم ہائے قادر تقدیر

طبع کنندہ زیوان جدید سیدی
بہ اند صاحبی قادر بطیبہ تعطیر

(۱۰)

تقریظ و تارخ چکیدہ خامہ روزبان شاعر اعجاز بیان فصیح اللسان
بلاغت نشان عالم فاضل و فاضل کامل - المعنی اللوزعی مولوی غنی و جلی -
یک نام طبع رسا کا شف ہر یک معما - حلال مشکلات عربی نکتہ رس ہوزات فارسی
مور و عنایات الطاف نامی محبوبہ ابوالمہامد مولوی محی الدین محمود - فشی فاضل
مولوی عالم - بدو کار فارسی گورنمنٹ ہائے اسکول چادر گھاٹ سرکار علی
خداوند لکھ و ظلال المتعالی نمونہ حقیقی مولف زیوان ہذا -

فی لسان العز بیما

کتاب فی التَّصَوُّفِ لِلْمُریدِ
کتاب جہد نا الفیہ فی القریب

مجلد یکاں ہمارے نام مصنف علیہ الرحمہ کا زیوان سہمی بہ حدیث آخرت بلحاظ اپنے مضامین صوفیہ
کے سچے اور فائدہ دار مراد خاں العز کے لئے گویا ایک نظم تصوف سے بہری چوٹی کتاب

سبیل است بیانے کہ بودہیں طور
نے دوار کہ رقم شدہ دین گزار کتاب
لکھات و حرکت نقطہ میان دیوان
بنجیا بان مضامین شد گلگشت خرد
الغرض خامہ سجدہ کند انظار تصور
ہاتھ گفت مرا ذکر مجاہد بس کن

حسب فرماں - زردی از دسجھاں آمد
جو بہر نافع انقباض - بہ محمود - ہذا
۱۳۲۸

ولہ (۱۳۲) قطعہ ہندی

مرے جد یعنی تھے ہر فن کے مشہور
ہے محمود نام اون کا موصوف عالم
صفت او سکی مانند دیوان جانتا
معانی حقانی سے وہ بھرا ہے
رموز و نکات اوس میں معمور ایسے
نصائح ہیں اس کے صراطِ حقیقی
دلوں کو ضیاء اور کھلتے ہیں اس کے
ہو ا جبکہ تیار چھپ کر یہ دیوان
لکھا سال تارنج محمود نے یوں

یہ
تاریخ
محمود

(۱۴)

تقریظ و تارنج عجیب و ملفوظ غریب - طبع و اجاب معدن رموزات
حقیقت فہمی و مخزن غمو منات معرفت اندیشی - سر آمد شرعے نامور معلم
کل صاحبانِ خنور - شاعر باوقار عالی تبار - سحر بیان نیک لسان - جناب
مولانا محنت العلماء سی زمین - مولوی سید عبدالخالق صاحب احسن - مصنف
چہل بند جشن خسرو می و بھاگو می سلمہ اللہ العالی - مدوکار فارسی ہائے اسکول
چادر گھاٹ خیدر آباد نظام خلد اللہ ملکہ و ظلال الاحرام - فقط

قطعہ

چو ملفوظات بابرکات ویدم
منور گشت چشم از کلامش
بہار گشتن دیوان و میدہ
جزاک اللہ اسے محمود مجرم
چو بعد از رحلت شد طبع دیوان

زباغ طبع احسن بہر تارنج
شگفتہ شد گل دیوان محمود
۱۳۲۸

(۱۵)

تقریظ فرمودہ منبع تعلیمات کہیں مبین - سرچشمہ علوم نقد و عقاید ہمیں -

عالم باعمل - وفاضل بے مثل - معجز رقم جمیل الشیم - جناب مولانا مولوی
سید زین العابدین صاحب مددگار عربی مدرسہ فوقانیہ چادر گھاٹ
سرکار عالی خلد اللہ ملکہ وظلہ - فقط

من محمدیال این دیوان را از جابجا بغور خوانده - کتابی خوش نوشته -
جزاہ افتد خیرا - چنانکہ ہندیایں را از کتب پارسیاں خیالات ایشان
معلوم میشود همچنان پارسیاں را از کتب ہندیایں کہ بہ پارسی زبان نوشتہ
اند خیالات ایشان ہویدا میشود - و دین کتاب استقارات نوادر ہم دیدہ خواهد
بالجملہ کتابی است یادگار مصنف بختائے روزگار و ہم فخر اینائے دیار است
و جس - فقط -

(۱۶)

تقریظ طبع فرمودہ مصدر علوم گوناگون مجمع فضایل و قلمیوں فیض بخش
معانی رنگارنگ بامولوی معنوی ہنسک - سرکردہ علمائے دہان بکسر سنج
فصیح اللسان برآزندہ رموزات خفی و دانندہ اسرارات جلی - در ہر علوم
متداولہ فاضل - جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب جمیل - مددگار ہر صفا
مدرسہ دارالعلوم سرکار عالی خلد اللہ ملکہ وظلہ - فقط -

دیوان جناب مولوی حافظ محمود صاحب قادری المعفور از آغاز تا انجام دیدم
از گلشن فکر او گل ہائے معانی چیدم - در پر و ہائے سیاہی الفاظ پر ہی خان
معانی نہاں - خیال او تغیر مضامین تحت نشان را آشیایں - ہر نقطہ او
چون نقطہ سوزیدہ دل بدل آید - حلقہ حروف ہا چون مرکب بحدیہ ہاشقن شاید -

نظم

جس لوہ وادہ شاہدان راز را	حیرت آید عاشق جاں باز را
جلوہ مصدر برق گوئی در حجاب	مغیش اندر سیاہی کتاب
سر ز چشم غزالاں می بود	دودہ کان مضمون نگاراں می بود
دل رہا بد معنی گفتار او	دید ہر نور از دیدار او

الحق اینچہ نگاشتہ خوب است - نزدیک مبصران سخن مرغوب - از
دیدنش بیدلاں راول آید - و صاحب دلاں راول بر فتن گراید - بر راز جاں
لباس سخن پوشانیدہ تشنگان سخن رامی شیریں زبانی نوشانیدہ -

اِفْتَرَعَتْ سَرَّاءُ الْمَعَانِي	اِبْتَدَأَتْ مُبْتَدِئَاتُ الْمَبَانِي
معانی کی بارہ لڑکی کا بکر توڑ ہے	تا در ظاہر باتوں کو ایجاد کیا ہے

قطعا

فَكَكَلَمْنَا فِي حُسْنِ عَيْنَاءُ	وَبَيَانُهُ فِي بَدْعِ عَدْرَاءُ
------------------------------------	----------------------------------

مولانا کا کلام حسن و خوبی اور دلیری میں اس عورت کے جیسا ہے جس کے آنکھیں بڑے اور
سیاہ ہوں کہ ایک ہی نظریں دل لہا لے - اور آپکا بیان اس لحاظ سے کہ تیار اور ناہت
بارہ لڑکی ہے یعنی مثل دنا سفر کے ہے کہ آجنگ کسی کے نہیں سنا دے جمید نہیں -

تَبَيَّنَ وَفِيهِ اَلْاِسْتِعَارُ جَوْدَ لَطِيفٍ	فَكَانَتْ فِي نَظْمِهِ الْجَوْشَرَاءُ
--	---------------------------------------

آپ کے اشارے سے جوت طبع نیک رہی ہے گویا آب گویائی میں سراپا جزا میں رہنا چاہا کہ
کہ جس آدمی کا حال وقت پیدا پیش جوڑا کا ہو وہ بڑا شاعر لطف ہے عرب اپنے زعم میں سے شاعر

جو زکوٰۃ سمجھتے تھے اسی طرح شعرا بھی جو زکوٰۃ شیعریں مقلانہ تھے۔

غَيْثُ الْمَقَالِ عَلَى الصَّحِيفَةِ إِنَّ عَذْبُ الْبَيَانِ سَطَوُهَا النَّوَاعُ

آپ شاعری کے ابریں (دیکھو) صحیفہ کتاب پر سطریں شیریں بیانی کے کار تھیں ہیں۔

مَقَسَّدُ الدُّعْوَى وَوَقَاتُهَا أَنْ مَيَّنَ يَتَبَقِ اسْمُهُ فَلَعَيْنُهُمُ الْيَتَامَا

زمنہ گذر گئے اور مولانا بھی دار البقا تشریف لے گئے مگر بنیاس اپنا یادگار چھوڑ گئے جس کے وجہ سے وہ خود باقی ہیں۔ سچ ہے جو شخص زمانہ میں اپنا یادگار چھوڑ جائے گا وہ خود باقی رہنا ہے۔

خَادِمُ الْغَنِيِّ قَدْ دُمَا مَا فِي الْا قَهَّارِ نَوْدُوكِ وَالْقَهْمُ مَوْسِمُ فَيَبَا

اسے اندر تو مولانا کے دیوان کو جبکہ ہم پوچھتے ہیں اسرار پہننے کے تو کہہ سکتے ہیں چہرے کے باقی رہ کر جب تک چاند میں نور اور آفتاب میں فیض ہے۔

(۱۷)

تَقْرِيطُ وَتَارِيخُ مَشْرِحِ قَلَمِ اعْجَازِ رَقْمِ - سَخْنِ كُوسِي سَحَرِ كَارِ مَعْنَايْنِ فَرَاغِ گُہِ تَارِ

شیریں مقال آسمان خیال - مہر سپر خوش بیانی ماہ سلسے عمدہ کلامی - سر آمد

سخنورال ملاف زندہ کن نام شاعران خلف - یادگار و رشک افزا اسی سخن گویا

ما فوق - مولوی غلام محمد صاحب عرب المتخلص شوق - حیدر آباد سی آغا

ابوالعلمائی - سلمہ اللہ تعالیٰ - صیغہ دار محکمہ عدالت کو قوالی امور عائدہ سرکار عالی -

خلد اللہ ملکہ و ظلالا المتعالی - فقط

جنون زندگان شوریدہ سراویدہ ہائے نظم کلام بلا نظر اندیشہ گزند خوار و خسار

برہمنوئی طبع و حشر فزا گام پر گام می زنند - نمی دانند کہ کشتل مخصوص و تاکجا است -

و سر فرد بردگان و رطہ و ریلے ناپید اکا بطوفان خیر شعرو سخن بلا تلاش ناخدا علی

بمقدّمات علیہ فکرتنا آشنائی می گزینند - نمی شناسند کہ ساحل مطلب انشائے

بکدام رود و است - زیرا کہ از ازل مجد را فیاض و اہر و جواہر کجی خجالت و قوت با افکار بدل

و دل غریب طایفہ و بیعت نبیادہ است ناگزیر برین مسلک انسان خیران ہرگز اند نیست - اگرچہ

انقد سخن چوں جنس گل مطلق است مگر رنگ بو کہ بوقلموں است ہر رنگ طبايع گونا گوست

آفرین بر و ان آں دلدادہ این شاہد و نصیب کہ نام مسعودش مولوی طایفہ غلام محمد و مقصد علیہ و

مشار الیہ و محب اب مختار الملک اعلیٰ دستور اعظم ریاست نظم و کن خلد اللہ ملکہ بود و در

شیریں کلامی فارسی اردو مذاقی داشت مگر توسن سخن بن فارسی بمقابلہ اردو از بس گم چوں

بود ریاست کہ بہ سوید ہر دو کلام سراید زندگی است بقید حیات خوش طبع و شیوہ آن ہر

نبرد داشت الحمد للہ ایدہ دل مع لوسی محمد عبد القادر محی الدین صاحب قادری کہ فرزند خوش و پیشتر از

آں گدازمانہ ہست امن سعادت خود بر ہائی مقصود آمودہ گروانیدہ و این در غرر باہر سلک

طبع و راورد و بہر تقریط و تاریخ طبع این نسخہ سحر محبت کہ رسوا کہ نام رنگ نامش غلام محمد عرب

متخلص شوق است اشارتے فرمودہ اند اینکہ بمصدق الامر فوق الادب پتمیلش

کہ ایدم و سر و این تقریط - تاریخ طبع - در ذیل سر و ایدم -

و ہو ہذا

حافظ قرآن محمد متین عاقبت اندیش بود و نیک چہیت

از سیم طبع او در بلغ نظم بسکہ رنگ گہ سادہ شگفت

نہیں ہر قادری الدین ما نازہ یک گلہ ستہ کردہ دست

یعنی در ہائے سخن در سلک سفت

بس کلام خوب و محمد است گفت

۱۳۲۰

بمقدّمات علیہ فکرتنا آشنائی می گزینند - نمی شناسند کہ ساحل مطلب انشائے بکدام رود و است - زیرا کہ از ازل مجد را فیاض و اہر و جواہر کجی خجالت و قوت با افکار بدل و دل غریب طایفہ و بیعت نبیادہ است ناگزیر برین مسلک انسان خیران ہرگز اند نیست - اگرچہ انقد سخن چوں جنس گل مطلق است مگر رنگ بو کہ بوقلموں است ہر رنگ طبايع گونا گوست آفرین بر و ان آں دلدادہ این شاہد و نصیب کہ نام مسعودش مولوی طایفہ غلام محمد و مقصد علیہ و مشار الیہ و محب اب مختار الملک اعلیٰ دستور اعظم ریاست نظم و کن خلد اللہ ملکہ بود و در شیریں کلامی فارسی اردو مذاقی داشت مگر توسن سخن بن فارسی بمقابلہ اردو از بس گم چوں بود ریاست کہ بہ سوید ہر دو کلام سراید زندگی است بقید حیات خوش طبع و شیوہ آن ہر نبرد داشت الحمد للہ ایدہ دل مع لوسی محمد عبد القادر محی الدین صاحب قادری کہ فرزند خوش و پیشتر از آں گدازمانہ ہست امن سعادت خود بر ہائی مقصود آمودہ گروانیدہ و این در غرر باہر سلک طبع و راورد و بہر تقریط و تاریخ طبع این نسخہ سحر محبت کہ رسوا کہ نام رنگ نامش غلام محمد عرب متخلص شوق است اشارتے فرمودہ اند اینکہ بمصدق الامر فوق الادب پتمیلش کہ ایدم و سر و این تقریط - تاریخ طبع - در ذیل سر و ایدم -

ولہ (۱۸)

کلام نیک محمود یک فرمود	پریشان بود و شیرازہ شکن بود
مگر ہمشیرہ ز او شن نام قادر	بدست آوڑ و بعض از حکم محمود
ز بہر یادگار شش طبع کردہ	کہ تا باشد نشان نام محمود
سین طبعش ز روی اسم ذاتی	بیاد صاف حافظ بود محمود

ولہ (۱۹)

شکری خانی کا ہر قادر نے بڑی کوشش سے	پالیا جو کہ پریشان تھا کلام محمود
پھر کیا طبع اسے جس کا سین طبع بہت	لو یہ اسے چھپ چکا دیوان غلام محمود

(۲۰)

تقریظ و تاریخ طبع نوکر ز غلام فصاحت ضمیمہ مشک شمیم زبان اور یگانہ پنجاب شعرا
زمانہ سرو قریحان و سر آمد بیخاں و رہبر دانشوران ماجدہ بو طیب محمد یحیی صاحب
مخلص نقاصد فشی فاضل مولوی فاضل فرزند احمد ابو طاہر مولوی محمد عبد القادر
مردم ساکن محلہ غلپورہ حیدر آباد نظام با احترام خلد اللہ ملکہ و ظلال الکرام فقط

رباعی

عالیست مقام پاک حافظ محمود	زندہ شدہ نام پاک حافظ محمود
قاصد تاریخ طبع دیوانش گفت	مطلب سوغ کلام پاک حافظ محمود

(۲۱)

تقریظ و تاریخ مرشح زبان الہام ترجمان فیض بخش فیض رسان تعلیم فرامی بخور
والا تبار شینت آثار شہسوار میدان ازوانی یکہ تبارہ شمار و خط خوانی فاضل الکرام

عالم العامل - حاجی الحرمین اولاد الحسنین - مہر فلک فصاحت بدر برج بلاغت -
سید العلماء مولد الشعراء - واقف سرخنی و جلی رشک سبحان ایل انوری - از شرک
و بدعت بے لوث حافظ صاحب مولوی غلام غوث - طریقی الشطاری سلاطین الیاری

قطع

جناب حافظ محمود جنگ نام نامی تھا	یہ دیوان افکا ہی صد آفریں کیا خوب ہو گیا
جو میں نے فکر سال طبع کی لے کہا تو	ہوا طبع و دیوان حافظ محمود کا اچھا

(۲۲)

تقریظ و تاریخ رقم زدہ کلک جواہر سلک - شاعر یگانہ یکتا سے زمانہ سخن گوئی
عالی نثار درویشان طبع ضیاء بنیاد - فاضل قمری کمال کامل مبنہ خیال - رشک و
زینبندہ سایہ شعرا و سر آمد جیسے فصحا و بلغا - مولوی صاحب مرزا غلام مصطفیٰ مخلص
بلقظ مخلص رسا - سلمہ اللہ تعالیٰ مددگار عالیجناب فضیلت آب - فلک رکاب
مہر سائے تاب و ماہ فلک انتخاب حکیم الحکماء نواب محی الدین بہادر و ام اقبال
صد الصدور و صدارت صوبجات دکن - ذوالعلم محکمہ نظامت امور مذہبی ملک
محمد سرکار عالی خلد اللہ ملکہ و ظلال المتعالی فقط

قطع

محمود کا دیوان نظر سے میرے گذرا	بے عیب میں سب شعر نثار فرمود تھیں
تاریخ کہی میں نے رسا طبع کی اس کے	محمود کا دیوان ہے یاد فر تو عید

سے سنا نظر ت نمودن و مکتبین و باسطنیہ علم معالی اچھے چکر از تحفظ طبع نظر ت گریز

(۲۳۳)

تقریظ و تالیف مجیدہ خاندان شکر و عزیز شاعر بہرہ گوئی معروف صاحب
رسول رحیم و رؤف - مصدر رموزات حقیقت معدن غموضات معرفت -
خزان عالی صفات مجمع والادرجات - اشعارش چہاگیر گفتار ش عالمگیر -
ہر سیر شگفتہ خیالی باہر ساسی مذبذیب انفعالی - منجہ سریداں آفاقی و ابوالعدائی -
ہر یک فن شاعری ظاہری و باطنی را فریب حاجی حکیم مولوی عاشق حسین خان رضا
عامل انکار و ظالیف التخلیص بہ یافت - سلمہ اللہ تعالیٰ من الآفات الزاں
فی کل الاشیان لازم سرکار عالی المتعالی لازال اللہ جہاہ عالی علائق صرف خاص
فیض اساس - فقط

۵ شاعری خبر ویت از منیری | جا بلانش کفر خواند از غری -

تجربہ کہ جن شعر کے کلام سے معرفت الہی کی خوشبو مشام جان کو معطر
بنادیتی ہے اور وجد و حال کا رنگ دکھا دیتی ہے وہ ایسے ہی خوبی کے
لوگ ہیں ان کے ہر سخن کے سمجھنے سے چشم ظاہر میں کوروشنی اور ویدک بصیرت

و (تقریر) چنانچہ صدق قول و عمارت قردان و خواجہ و توج تجارت میکنی -

۲ - تحقیق و شدہ سخن چنانکہ یک تنہا در ریاضت و علم معانی تقدیر قافیہ کردان
انقطاع بچیت دعایت و دن و در مظلومات تحقیق و مستوی و عقلی و دیند - مقتوی کل کلام کہ غیر
ظاہر الالفاظ بر مضمون مقصود باشد - و عقلی کل کلام کہ دلالت ظاہر نہ در بر مضمون مقصود
کہ موجب دشواری فہم مضمون شود و ایں ہر دو قسم از مطالب فصاحت و بلاغت است -
مثال تحقیق و عقلی (مصرعہ) چل بیانی میکنی انشان و ذاری نہیں دوم - مثال تحقیق و معنوی - ۵
از ان صوبہ مرزا ہیں سو ہزار + چو باہم نہادہ گشتہ و دھند ہزار +

ضیاء حاصل ہو جاتی ہے - میں نے حدیقہ آخرت یعنی باغ محمود کی سیر کی یہ وہ لوہا
معلے جناب مولوی شاعر عاقل و غلام محمود و صاحب قادیسی مخدوم کا ہے ہر نزل اسکی
مشق و قاز جلوہ دکھا رہی ہے ہر بیت اسکی دلکوست بنا رہی ہے مصنف کے کمال
ہونے میں شک نہیں - اپنے کلام میں کہیں صوفیانہ رنگ دکھایا ہے کہیں عاشقانہ
و مہنگ دکھایا ہے کہیں فصاحت کے میدان میں قدم رکھ دیا ہے کہیں بلاغت کے
مضامین سے کام لیا ہے کہیں ناز ہے کہیں نیاز ہے مقتدین کے کلام کا انداز
ہے سفیدہ اسرار گنجینہ راز ہے کلام فارسی ہے خدا میں آرسی ہے - فقط

قطع

کلام فارسی مرغوب ہر دل | زباں و اں کیوں نہیں قربان محمود
سنایا میں نے یافت طبع کا سال | خندگ عشق ہے دروان محمود
۱۳۲۹ھ

(۲۳۴)

تقریظ و تالیف من بلغہ و مشاعر کم سن و ایشان - جو ان صلح عالی خاندان
بلند فکر نازک خیال شعر گوئی عظیم المثل - و قیصر رس سخن و سخنور زمن - سر آمد
فصحا سر کردہ بلغا - عالم علوم جلی و کاشف مہامی مخفی شہسوار میدان سخن گجا
و یکدم تار مضمار بہرہ گوئی - یادگار و نمبر و مرحوم الذکا مسمی محمد حبیب اللہ صاحب
و قفا حفظ اللہ من کل الآفات و البلاء - فقط

ہنرمندان را مشرود - سخیان انان را نوید - کہ دین محشوقہ سر پا غنچ و دلال محباب

سید محمد علی شاہ

جس کا طرزِ صوفیانہ لاجواب
یہ کلام منتخب ہے لاجواب
ہو گیا مثلِ یاز اس کا غلام
آج تک تھا غیب کے پردہ میں یہ
مشک چھپتا ہے چھپاؤ سر کہیں
جس نے کوشش کی اشاعت کیلئے
ویدہ و دل میں جگہ دیں شوق سر

اے وقت تاریخ لکھ دے طبع کی
کیا سخن ہے و نشیں محمود کا
۱۹۳۱ء

(۲۵)

تقریظِ نتیجہ فکر شاعر ذمی وقار و التبار - دقیقہ رس ہر یک فن معانی
سینج ہر سخن فصیح اللسان بلیغ البیان - تلمیذ مستند علامہ دوران ثانی
طوسی و سبحان - ملک الشعراء شیخ ابراہیم خاقانی ہند المتخلص بہ ذوق مسعی
محمد ظہیر الدین صاحب الملقب بر ارقم الدولہ ظہیر دہلوی - حال ساکن مینو سواد
حیدر آباد ملازم خاص سین سلطنتہ راجہ راجایاں مہاراجہ کرشن پرشاد
بہادر متخلص بہ شاد - کے - سی - ایس - بی - مدار المہام سرکار نظام مدظلہ اکرام
بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد گو نہ گو نہ گو نہ و سپاس حضرت آفریدگار تعالیٰ شانہ -
و دامن دامن گلبائے نعت ختم المرسلین - شفیع المذنبین - حضرت محمد مصطفیٰ

لے - حد - ہفتہ
تشریح مال عالم سید
دو چہرہ شاد و خوش
با مصلحت متفق و موافق
و اشراف و شاد و شاد
نشان بیدار و شاد

احمد مجتبیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم - دور و زمانہ دور بر کمال خیرین
و اصحاب الراشدین اجمعین و ارفع کہ مشفق مکر می مولانا مرزا غلام مصطفیٰ المتخلص حضرت
رسوئے ایک دیوان متعل فاری وار و واسطے معاینہ کے میرے پاس بھیجا -
میں نے جستمہ جستمہ او سے کہیں کہیں سے لکھا واقعی کلام فارسی قدوة التالکین
زبدۃ العارفین عارف کامل - عالم باعمل - شاعر بے بدل مولانا مولوی حافظ
غلام محمود صاحب قادری مرحوم مغفور لائق تحسین و آفرین ہے -

فقیر ظہیر دہلوی
شاہزادگان بلند آفتاب حضرت گاہ خالی
متعالی مدظلہ العالی

(۲۶)

تاریخ چکیدہ خانہ بہار ایسن سخن گوئے شیریں - زبان آور جاد و ترین شاعر فصاحت
و بلاغت آگین - عالی خیال بلند مقام - اعجاز نگار عالی وقار سیحان زباں - جالینوس
و دوران - روشن طبع ظلمت قمع - معالج بے نظیر مانند بد رفیر - بہر چہر حضور باشی سرکار
و ماہ فلک از دانی اسرار حکیم آبا فیض بخش جہاں ابو العالی فیض سان غریباں - جناب
حکیم امتیاز حسین صاحب سلمہ الواہب - رشک شعراء سالف المتخلص بہ واقف
طیب خاص
نظام فرخندہ بنیاد حیدر آباد و کن محفوظ الشرف والفتن -

بو محمود کامل و عاقل
سخن عاشقانہ کامل
۱۳۲۸ء

این ہمہ یادگار محمود است
گفت تاریخ طبع او واقف

۲۷ - ولہ

شہرت افزا ہے کلام رنگین -
باغ محمود ہے کی کیا شاوہ

طبع کا سال کہہا واقف نے	چھپ گئی خلق پسندیدہ کتاب
۲۸ ولہ بقاعدہ	تحریر
خوش طبع چوتھ بفضل یزدان	محمود بود کلام محمود
واقف ز محو یکصد سالش	معروف کلام فیض آمو
۲۹ - تاریخ سال کتاب مستطاب از تالیف فکر ضیا انتساب - عالم با عمل مولوی بی مثل	فاضل الکمال کامل الحال - سخن شناس علوم خفی واقف اسرار و نور جلی - رشک ہجران قد پیل
جناب لانا شیخ محمد اسماعیل صدیقی سلمہ اللہ العالی من جمیع صدات الزمان فی کل الاحیان	بازم صر فحاصل نظام مظلہ الکرام -
یا عفو یا ہادی	۳۰ - دادہ عبدالقادر محی الدین مولف حقیر شد کہ یک قطعہ تاریخ سال طبع کتاب ہذا
وہو ہذہ	باخر نامی تقارین طاف شدہ شود معاً بخاطر فاتر کہ گذشت حوالہ زبان قلم گردید -
میرے دل کا یہی تہا عین مقصود	کہ ہو میں طبع یہ اشعار مسعود
طبع کا سال یوں کہتا ہوں قادر	کلام حسن ظن دیوان محمود
نسخہ بیت تاریخ بقاعدہ مدخلہ	
محمد کے وجہ سے کہدے قادر	کلام ذکر حق دیوان محمود



ميد الفادر محمد الدين غفر الله له

